

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 15 جنوری 2009ء بمطابق 17 محرم الحرام 1430 ہجری صحیح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈووکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَفْلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ O  
مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءُ O وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ  
الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُنَجِّبِ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ  
تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مَن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ O صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): اور (مومنو) مت خیال کرنا کہ یہ ظالم جو عمل کر رہے ہیں خدا ان سے بے خبر ہے۔ وہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب کہ (دہشت کے سبب) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ (اور لوگ) سر اٹھائے ہوئے (میدان قیامت کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ نہ سکیں گی اور ان کے دل (مارے خوف کے) ہوا ہو رہے ہوں گے۔ اور لوگوں کو اس دن سے آگاہ کر دو جب ان پر عذاب آجائے گا تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں تھوڑی سی مدت مہلت عطا کر۔ تاکہ تیری دعوت (توحید) قبول کریں اور (تیرے) پیغمبروں کے پیچھے چلیں (تو جواب ملے گا) کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم کو (اس حال سے جس میں تم ہو) زوال (اور قیامت کو حساب اعمال) نہیں ہوگا۔

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Questions Hour': Question No. 60. Mr. Dr. Zakirullah Khan.

\* 60 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ رورل ڈیولپمنٹ پراجیکٹ (ایم آر ڈی پی) سوات میں دوسرے محکموں سے اہلکار / آفیسرز ڈیپوٹیشن پر تعینات کئے گئے ہیں جن میں پراجیکٹ ڈائریکٹر اور دیگر افسران کے علاوہ اسٹنٹ پروگرام منیجر، اکاؤنٹنٹ شامل ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں سے جو اہلکار / آفیسرز ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں، ان کے نام بمعہ محکمہ اور دیگر کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ہر ایک کی پراجیکٹ میں حاضری رپورٹ کی تاریخ بھی فراہم کی جائے:

(ii) تمام اہلکاران اور افسران کے ڈیپوٹیشن سے قبل آخری تاریخ تک متعلقہ محکمہ سے آخری چھ ماہ کی تنخواہ اور پراجیکٹ میں حاضری رپورٹ سے اگلے چھ ماہ کی وصولی کی گئی تنخواہ کی تاریخ کے ساتھ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان { سینئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی) }: (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جوابات درج ذیل ہیں:

(i) ڈیپوٹیشن کی فہرست بمعہ ان کے محکموں کے نام لف ہیں۔

(ii) ان سارے اہلکاروں کو ان کے اپنے محکموں سے LPC جاری کئے گئے ہیں اور ان کو LPC کی روشنی میں اور ڈیپوٹیشن کے قواعد و ضوابط کے مطابق ماہانہ تنخواہ ادا کی جاتی ہے، ان تنخواہوں کی ماہانہ بنیادوں پر داخلی جانچ پڑتال (Internal Audit) ہوتی ہے اور مزید یہ کہ سالانہ بنیادوں پر خارجی جانچ پڑتال (External Audit) بھی ہوتی ہے۔ (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر، د دے سیکنڈ کبنے ما تپوس کمرے دے چہ "تمام اہلکاران اور افسران کے ڈیپوٹیشن سے قبل آخری تاریخ تک متعلقہ محکمہ سے آخری چھ ماہ کی تنخواہ اور پراجیکٹ میں حاضری رپورٹ سے اگلے چھ ماہ کی وصولی کی تنخواہ کی تاریخ کے ساتھ مکمل تفصیل فراہم کرے"، پہ دیکھنے جی دا یوہ پانرہ تاسو واروی، تفصیل ئے راکرے دے، نو خہ

کسان داسے دی جی چہ ہغے کنبے دا د سیریل نمبر آتھ پورے دی، پہ دیکنبے پہ سیریل نمبر 1، 2 او 5 باندے د دے کسانو پہ محکمہ کنبے چہ کومہ تنخواہ دہ نو ہغے ئے اغستے دہ او د دے نہ علاوہ چہ دا کوم دی نو دوئی تہ ڈبل Payment شوے دے، زہ وایم چہ یرہ دا Discrimination ولے شوے دے؟ یا خو تلولو لہ یوہ تنخواہ ورکول پکار و و چہ د محکمے نہ پہ ڈیویویشن تلی و و، نو ہغہ تنخواہ ورکول پکار و و۔ ئینو تہ ڈبل ورکریے شوے دہ او ئینو تہ سنگل ورکریے شوے دہ، د دے زہ لہ تفصیل غوارم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، دا مائیک خراب دے، زہ بل مائیک تہ لا پر شم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل جی، بالکل تلے شئی تاسو، استعمالو لے شئی۔

مفتی سید حانان: جناب سپیکر، یہ مائیک صرف ایم ایم اے والوں کا خراب ہے، باقی سب کا ٹھیک ہے۔

مفتی کفایت اللہ: ہماری قسمت ہی خراب ہے یار۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میرا جو ضمنی سوال ہے، وہ جز (ب) کے ذیلی جز (ii) میں کہ ڈیپوٹیشن سے متعلق محکمہ سے آخری چھ ماہ کی تنخواہ اور پراجیکٹ میں پہلے چھ ماہ کی تنخواہ کی تفصیل مانگی گئی ہے اور انہوں نے تفصیل نہیں دی جی۔ سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ وہ لوگ جو ڈیپوٹیشن پے جس محکمے سے، اس محکمے میں ان کی آخری چھ مہینے میں کیا تنخواہ تھی اور پھر جب یہاں آگئے تو پھر چھ مہینے کی کیا تنخواہ تھی؟ یہ توازن معلوم کرنا چاہ رہے تھے کہ کتنا فرق ہے؟ اور انہوں نے اس فرق کو چھپایا جی، یہ بہت بڑی خیانت کی ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم داد خان، آئریبل منسٹر۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، خومرہ د قواعد مطابق چہ وی، د ہغے مطابق محکمے پہ ڈیویویشن باندے خلق راغبونتی دی او تلی دی او پہ ہغے دغہ باندے کہ د ڈاکٹر صاحب خہ داسے ریزرویشن وی نو محکمے والا ناست دی، زما سرہ د دوئی کنبینی او د دوئی ہغہ ریزرویشن چہ کوم دی، ہغہ بہ ختم کرو۔ چہ خومرہ پورے پہ سوال کنبے تاسو خبرہ کریے دہ، کوم کوئسچن چہ دے، د ہغے متعلق خومرہ دغہ چہ کوم دی، ہغہ د دے سوال سرہ منسلک دی چہ کوم کوئسچن شوے دے، د ہغے مطابق۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یعنی دا کمیٹی ته سپرد کری۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی): کمیٹی ته د خہ د پارہ جی؟ هر خہ چه دی، هغه صحیح دی او که خہ داسے ستاسو ریزرویشن وی، ستیاف شته دے، که ستاسو تسلی اونشوه نو که بیا ئے کمیٹی ته لیبری او که هر چرته ئے لیبری، مونبر تیار یو۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زہ بخبننه غوارمه، دا سوال خوداسے دے چه مونبره هم معلوموؤ چه یو سرے په ډیپوٹیشن باندے راخی نو د هغه په زره تنخواه کبنے او نوے تنخواه کبنے Difference خومره دے او زما په شان هر یو ایم پی اے ته به معلومه وی، نو یا خودا سوال لاری سٹینڈنگ کمیٹی ته نو کیدے شی چه د هغه خہ علاج اوشی او یواخے که ما مطمئن کری نو دا به مناسب نه وی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کفایت صاحب، د ډیپوٹیشن خپله یوه پالیسی ده نو زہ خو وایم چه سیکرٹری به هم دلته کبنے ناست وی او چه تاسو ورسره زما په چیمبر کبنے خبره او کری او هغه تاسو ته د هغه وضاحت او کری خکه چه د ډیپوٹیشن خپله یوه پالیسی ده او د هغه پالیسی مطابق مطلب دا دے چه ډبل تنخواه نه وی خود هغه Enhanced دغه چه وی او الاؤنسز وی، هغه ورله ورکوی، نو زما دا مطلب دے چه مسئله به حل شی او که وی نو زما چیمبر ته مطلب دا دے تاسو هم تشریف راوری او Concerned چه کوم سیکرٹری صاحب وی نو هغه به راشی او ډسکس به ئے کرو چه خہ پوزیشن دے۔ مطمئن یی؟

مفتی کفایت اللہ: او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره شکریه، ډیره مننه۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، ما چه کوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډاکٹر صاحب۔ وایه ډاکٹر صاحب، تاسو خه وایی؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ما چه کوم کونسچن کری و، د هغه جواب راته ملاؤ نه شو۔ زہ وایم په دے سیریل نمبر آتھ کسان دوئی په ډیپوٹیشن باندے اغستے دی، په دے دویمه پانرہ باندے جی تاسو او گوری، یوه صفحه واری، په دویمه باندے، په

دیکھنے مستر اقبال حسین، محمد آصف او محمد جمیل تہ چہ کومہ تنخواہ د  
 دوئ پہ محکمہ کبنے دہ، ہغہ تنخواہ ورتہ پہ پراجیکٹ کبنے ملاؤ شوے دہ او  
 دا باقی نور کوم سات کسان چہ دی، ہغوی تہ د خپلے محکمے لکہ پہ پراجیکٹ  
 کبنے بیا ڈبل تنخواہ ملاؤ شوے دہ، زہ وایم چہ دا Discrimination ولے شوے  
 دے؟ یا خودے درے وارو تہ ہم ڈبل ورکول پکار وو او یا دے نورو تہ ہم لکہ  
 ہغہ تنخواہ ورکول پکار وو، کومہ چہ ئے پہ محکمہ کبنے اغستہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رحیم داد خان! د دے لہر وضاحت او کړئ۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی): مونہہ چہ کوم جواب ورکړے دے، دا بالکل جی د  
 قواعد مطابق مونہہ ورکړے دے۔ چہ کوم شی باندے، پہ ڈپوٹیشن باندے  
 راغلے دی، دھر چا سرہ جدا جدا شرائط وی۔ ما مخکبنے وئیلی وو، عرض مے  
 کړے وو ستاسو پہ وساطت سرہ چہ کہ د آنریبل ممبر خہ ریزرویشن وی،  
 ڈیپارٹمنٹ والا ناست دی، کہ خہ داسے وی نو بیا ئے کمیٹی تہ ہم لبرلے شی،  
 تاسو ئے ہر چرتہ لبرلے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! زہ وایم چہ دا بہ تھیک وی، تاسو چیمبر تہ تشریف  
 راوړئ، ڈیرہ مننہ، ڈیرہ مہربانی۔ کولسچن نمبر 62، دوبارہ ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔

\* 62 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ ادوار میں کمشنر ملاکنڈ ڈویژن کی طرف سے پروگرام آفیسر، ملاکنڈ  
 رورل ڈیولپمنٹ پراجیکٹ (ایم آر ڈی پی) کے ذریعے پراجیکٹ کو فرنیچر، کمپیوٹر، ٹائپ رائٹر مشین، سٹور  
 آئٹمز وغیرہ فراہم کئے جاتے تھے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کو کچھ آئٹمز محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی طرف سے  
 فراہم کئے گئے تھے جبکہ کچھ آئٹمز مثلاً گاڑیاں، ٹیلی ویژن، فوٹو سٹیٹ مشینیں، جرنیل، فریزر، کیمرے،  
 ویڈیو کیمرے، پروجیکٹر، گیس سلنڈرز، ہیٹرز اور دیگر اشیاء پراجیکٹ کے فنڈ سے خریدی گئی تھیں:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بالا اشیاء کی مکمل تفصیل اور اس وقت موقع پر موجود اشیاء کی مکمل فہرست فراہم کی جائے:

(ii) مذکورہ پراجیکٹ کیلئے اشیاء خریدنے سے پہلے کیا قانونی کارروائی ہوئی، آیا اس کیلئے کوٹیشن دیا گیا تھا، اس کی تفصیل، نیز ہر آئٹم کی قیمت خرید اور اس کی موجودہ حالت کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟  
جناب رحیم دادخان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پروگرام آفیسر ایم آر ڈی پی نے سیکشن آفیسر پی اینڈ ڈی، جناب جاوید صدیقی کے ہمراہ 1999 میں فالما کے بند پراجیکٹ سے یہ سامان وصول کیا تھا۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (الف) و (ب) کے جوابات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) ایم آر ڈی پی ایک کثیر المقاصد منصوبہ ہے جو آٹھ سال سے کام کر رہا ہے۔ اس پورے آٹھ سال میں جتنی بھی اشیاء یا تو دوسرے پراجیکٹوں سے موصول ہوئی ہیں یا پراجیکٹ کے اپنے فنڈز سے خریدی گئی ہیں، سب کا ریکارڈ ایک بڑے سٹاک رجسٹر میں درج ہے، یہ رجسٹر 180 صفحات سے زیادہ پر محیط ہے اور ضرورت پر مجاز افسران کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔

(ii) یقیناً مجوزہ قواعد و ضوابط سے انحراف نہیں کیا گیا ہے تاہم ان سب طلبی نوٹوں اور پھر ٹھیکیداروں کے رد عمل اور دفتر کی منظوری وغیرہ جیسی فائلوں کی کاپیاں مہیا کرنا محال ہے تاہم یہ ریکارڈ تفتیش کیلئے پیش کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د کوئسچن پہ (ج) جز کب نے ما دا تپوس کرے دے چہ دے پراجیکٹ د پارہ مختلف آتہمزا اغستے شوی دی نو پہ ہغے کب نے مختلف خیزونہ دی، لکہ جنریٹر، فریزر، کیمرے، ویدیو کیمرے، پراجیکٹر او گیس سلنڈر، دا مختلف سامان اغستے شوے دے جی، ما د دے تفصیل غوبنتے دے چہ یرہ پہ دے پراجیکٹ کب نے دے لہ اغستے شوی خہ خہ دی او اوس پکب نے موجود خہ خہ دی؟ نو تا سو جی دے جواب تہ گوری چہ ہغوی وائی جی چہ "ایم آر ڈی پی ایک کثیر المقاصد منصوبہ ہے جو آٹھ سال سے کام کر رہا ہے۔ اس پورے آٹھ سال میں جتنی بھی اشیاء یا تو دوسری پراجیکٹس سے موصول ہوئی ہیں یا پراجیکٹ کی اپنی فنڈز سے خریدی گئی ہے، سب کا ریکارڈ ایک بڑی سٹاک رجسٹر میں درج ہے، یہ رجسٹر ایک 180 صفحات سے زیادہ پر محیط ہے اور ضرورت پر مجاز افسران کے سامنے پیش کیا جائے گا"، لکہ زہ دا حیران یم چہ دے اسمبلی نہ زیات مجاز بہ خوک راخی چہ دے تہ ئے نہ پیش کوی او بیا بہ ئے مجاز افسر تہ

پیش کوی؟ دا خوبالکل خندا شوے ده جی د دے سوال جواب پورے۔ زہ تپوس کومہ چہ یرہ ما تہ دا او بنائی چہ خومرہ آتہمز اغستی شوی دی، پہ کرورونو روپو اغستے شوی دی، اوس موجود پکبنے خومرہ دی؟ زہ دا وایمہ پہ یقین سرہ چہ ہدود سرہ خہ موجود شتہ دے نہ، چہ خومرہ کرورونہ روپی اغستے شوے دی، پکارده جی چہ تفصیل ئے راکرے وے۔ د دے خو تفصیل غوارمہ کہ دا کمیٹی تہ حوالہ کوئی نو کمیٹی تہ ئے حوالہ کړئ خکہ چہ دا ئے خندا کرے ده جی، بالکل پہ جواب پورے خندا شوے ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم دادخان۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، سپیکر صاحب،----

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر-----

مفتی کفایت اللہ: یو منٹ جی۔ سپیکر صاحب، ما ہم لبر واورئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، ذاکراللہ خان چہ کوم سوال کرے دے، د دے نہ لاندے راشی جی، دا جز (ج) دے جی او دو نمبر دے جی، دوئی وائی جی چہ "یقیناً مجوزہ قواعد و ضوابط سے انحراف نہیں کیا گیا ہے تاہم ان سب طلبی نوٹسوں اور پھر ٹھیکیداروں کے رد عمل اور دفتر کی منظوری وغیرہ جیسی فائلوں کی کاپیاں میا کرنا محال ہے"، دا جی د ایوان توہین دے چہ مونبرہ ورتہ وایو، یو معزز رکن ورتہ وائی چہ تہ کاپی راکرہ او ہغہ وائی چہ کاپی محال دہ، دا خو جی بالکل مذاق دے۔ زما خو خیال دا دے چہ پہ دے باندے د وزیر صاحب جواب نہ راکوی، زمونبرہ سرہ د متفق شی خکہ چہ خنگہ زما Insult کیری، د ذاکراللہ خان کیری، د بل ایم پی اے، د ہغوی ہم شوے دے او کم از کم د دے محکمے غورونہ رابنکل پکار دی چہ دا جواب ئے غلط ولے راکرے دے جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم دادخان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، دا کوم پہ اخیرہ کبنے دی، دوئی ہغہ اونہ وئیل، "تاہم یہ ریکارڈ تفتیش کیلئے پیش کیا جا سکتا ہے"، دا تا سو اخیرے نہ دے لیدلے۔ دا سے

بہ مونبرہ چرتہ اونہ کرو، زہ ہم د دے ایوان ممبریم چہ د ہغوی بے عزتی بہ کبری۔ اخیرے دغہ دوئی پرھاؤ نہ کرو جی "پیش کیا جاسکتا ہے" او مخکبے ڊاکٹر صاحب چہ کوم اعتراض کرے وو، پہ ہغے کبے دا دی چہ 180 صفحات۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زما او دوئی پہ مینع کبے یو کس دے جی، خکہ زہ کتے نہ شمه۔ 'پیش کیا جاسکتا ہے' اور 'پیش کر دیا جائے' میں فرق ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: تفصیل کی بات ہے، تفصیل مہیا کی جاسکتی ہے۔

مفتی کفایت اللہ: پیش کریں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

مفتی کفایت اللہ: یہ پیش کریں، انہوں نے مانگا ہے کہ تفصیل فراہم کی جائے۔ انہوں نے آگے اس کے دو جزو بنائے ہیں کہ تفصیل فراہم کی جاسکتی ہے یا کی نہیں جاسکتی، انہوں نے کہا کہ کی جاسکتی ہے، یہ سوال نہیں تھا جی۔ سوال یہ تھا کہ ابھی تفصیل ہمارے پاس ہونی چاہیے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رحیم داد خان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، دا پہ 180 صفحات باندے وو د ہغے سرہ، ہر یو سری تہ جواب ور کول منسلک کول ڊیر مشکل وو۔ کہ خوک وائی نو زما سرہ تفصیل شتہ، پہ دے خائے کبے شتہ، راشی کببینی زما سرہ بھر او چہ خہ ریزرویشن وی نو چہ تاسو پہ ہغے باندے خہ وائی او کہ بیا خہ نمونہ کمیٹی تہ ئے پیش کوئی یا خہ کوئی خو دا زما سرہ ریکارڈ شتہ، پہ 180 صفحات کبے راغلی دے۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو جی بیا پینڈنگ کرائی خکہ چہ دا خو یوہ ڊیرہ اہم خبرہ دہ چہ آنریبل ممبر تپوس کوی چہ ما تہ د دا تفصیل راکرے شی، تفصیل نہ دے راکرے شوے۔ چہ نہ دے راکرے شوے نو مطلب دا دے چہ جواب نامکمل دے، Incomplete Answer باندے خو دا سوال بہ پینڈنگ کوئی، کہ سبائے راخلی او کہ بیا وروستو گھنتہ پس ئے اخلی۔ نو مطلب دا دے چہ دا سوال خوبہ تاسو پینڈنگ کوئی خکہ چہ زمونہ سرہ خو ہم خہ تفصیل نشتہ دے۔



سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، دا 180 صفحات دی، داسے آسانہ خبرہ نہ دے، پہ دے باندے اخراجات راخی او کہ یو کس تہ خہ وی، دغہ خائے کبنے پراتہ دی، زما سرہ دی، را دشی او خان عبدالاکبر خان دہم راشی او او د گوری ہغہ خائے۔۔۔۔

(شور)

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، ڀیرہ زیاتہ آسانہ او Simple خبرہ دہ۔ زہ وایم چہ یرہ ما ترے لکہ دا تیندرے نہ دی غوبنتی، ما ترے دا نہ دی غوبنتی چہ تاسو پہ کوم کوم دکان کبنے گر خیدلی وئ، آسانہ، سادہ خبرہ دہ چہ جنریتھے، کیمرے او دا خیزونہ، تفصیل مے ورکریے دے چہ کوم کوم تاسو اغستی دی نو د دے خو پہ یوہ صفحہ کبنے تفصیل راخی چہ دا دا خیزونہ مونبرہ اغستی دی او پہ دے باندے دومرہ کروڑہ روپی لگیدلی دی او اوس ستاسو سرہ پہ پراجیکٹ کبنے دہغے نہ موجود خومرہ دی؟ نو پکار دہ چہ ہغہ ئے راتہ بنودلے وے چہ دومرہ موجود دی۔ زہ جی پہ یقین سرہ درتہ وایمہ چہ لکہ دا خومرہ خہ اغستی شوی دی نو ہغہ شے موجود نہ دے، پہ دیکبنے تحقیقات پکار دی او دا داسے سادہ خبرہ نہ دہ چہ گنی یرہ دوئی بہ ما تہ اوس پہ دے خائے کبنے لسٹ را کری۔ پہ دے وجہ ریکویسٹ کوم چہ دا د چہان بین د پارہ کمیٹی تہ اولیرئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رحیم داد خان۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: رحیم داد خان! وایہ چہ ما تہ انکار نشتہ۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): ما تہ خہ انکار نشتہ دے او کہ تفصیلات معلوموی نو زما سرہ دلته کبنے پراتہ دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہتر بہ دا وی چہ مونبرہ دا Next sitting تہ ریفر کرو او دوئی تہ ڊائریکشن ورکرو چہ ریکارڈ تہول Provide کری۔

مفتی کفایت اللہ: زہ ڈیر عزت کوم د محترم وزیر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، زہ ڈیر زیات احترام لرم د محترم سینیئر وزیر صاحب او ہغہ زمونبرہ عزت دے، فخر دے جی خو مسئلہ زمونبرہ د دوئ سرہ نہ دہ کنہ جی، مسئلہ زمونبرہ د محکمے سرہ دہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د ڈیپارٹمنٹ سرہ دہ۔

مفتی کفایت اللہ: او کہ زما پہ یو سوال باندے یا ضمنی سوال باندے د محکمے اصلاح کیبری، نو دوئ ولے رکاوٹ جو ریری جی؟ دوئ د داسے نہ وائی چہ زما سرہ تفصیل شتہ دے۔ تفصیل ہغہ بہ منو چہ کوم د تولو ممبرانو سرہ وی۔ ستاسو سرہ چہ کوم تفصیل دے، ہغہ د بالکل وی خو زہ گزارش کوم چہ دوئ د Agree شی چہ دا کمیٹی تہ حوالہ کری۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب! آپ کیا فرما رہے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ ہم نے اعتراض برائے اعتراض نہیں کرنا، بعض چیزیں ممکن ہوتی ہیں، بعض ممکن نہیں ہوتیں۔ یہ میں نے ہاتھ میں جو پکڑی ہوئی ہے، یہ تیس صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ تیس صفحات ہیں تو 180 صفحات کتنے ہونگے؟ کیسے ہر آدمی اس کو پڑھ بھی سکے گا؟ انہوں نے اچھا جواب دیا ہے کہ جا کر آفس میں موجود ہے، جو اس پہ مطمئن نہیں ہے، وہ وہاں سے اپنے آپ کو مطمئن کریں۔ یہ تو نہیں ہے کہ ہم اسی بات پر اعتراض کریں، اس بات پر Objection نہیں کریں گے۔ یہ Possible نہیں ہے 180 صفحات لانا اس اسمبلی میں، کون پڑھ سکتا ہے جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہتر یہی ہے کہ اس کو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، مجھے اس پر وہی تحفظات ہیں جو پہلے تھے جی۔ یہ ایک ایوان ہے جی، یہ سب سے معزز ادارہ ہے، ان کو 180 نہیں جی، 1080 صفحات ہوں تو بھی ان کو فوٹو سٹیٹ کرنا چاہیے اور ایوان کو اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہیے۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہتر یہ ہو گا کہ اس کو کسٹن کو ہم بینڈنگ کرتے ہیں، ڈیفیر کرتے ہیں With the direction to provide the relevant record to all Members.

(تالیاں)

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انور خان۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: ڀڀرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب، سحر چہ مونبرہ دلته پہ گیت کنبے رانوتو نو دلته د ریڈیو پاکستان ایمپلائیز راغلی دی، هغوی د جلوس پہ شکل کنبے بھر ولاړ دی او اوس چہ په تنخواگانو کنبے کومه اضافہ شوی دہ جی، ڀڀرہ د افسوس خبرہ دہ چہ هغوی دا وائی چہ نن تین هزار او پینتیس سو روپی زمونبرہ تنخواه گانے دی۔ هغوی د جلوس پہ شکل کنبے راغلی دی، عبدالاکبر خان هم او منور خان ورپسے وتلی وو جی۔ مونبرہ دا وایو چہ د هغے د پارہ عبدالاکبر خان به هم خبرہ کوی، د هغه خلقو یو Genuine حق جوړیږی۔ د جلوس پہ شکل کنبے هغوی راغلی دی، بھر ولاړ دی جی۔ چہ دے اسمبلئ ته هغوی خپل آواز رارسولے دے نو زمونبرہ دا فرض جوړیږی چہ مونبرہ د دوئی آواز مخکنبے اورسوؤ چہ په دے وخت کنبے هغوی په تین هزار، په سارھے تین هزار روپی باندے خنکه گزاره کوی؟ نو هغوی ټول راغلی دی، بھر په دے گیت کنبے ولاړ دی، ترخو پورے چہ هغه دغه شوی نه وی۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بالکل جی عبدالاکبر خان، تاسو هم۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، هلته منور خان وو، سلیم خان وو، زه وومه، مونبرہ د هغوی سره ولاړ وو جی۔ چونکه دا د مرکزی حکومت سره تعلق ساتی نو نن هسے هم د ریزولیشن ورخ دہ نو مونبرہ دا وایو چہ کله هغه آئیم راشی په ایجنده باندے نو مونبرہ به یوریزولیشن ډرافټ کرو او هغه به مرکزی حکومت ته د سفارش د پارہ په دغه ریزولیشنز کنبے واچوؤ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: هسے سر، حقیقت دا دے چہ دا ڀڀرہ د افسوس خبرہ دہ چہ کوم پرائیویټ ادارے دی، په هغوی خو گورنمنټ مطلب دا دے چہ د هغے Implementation کرے دے خود گورنمنټ په خپل ډیپارټمنټس کنبے دا Six thousand کوم Announcement شوی دے د پرائم منسټر، د هغے لکه په یو خپل ډیپارټمنټ کنب گورنمنټ Implementation نه شی کولے؟ دا کسان په ډیر

تعداد کنبے راغلی وو، اوس ہم پہ دے تائم باندے دوی پہ پینتیس سو او پہ تین ہزار روپی تنخواہ باندے گزارہ کوی، نو دا اسمبلی، د دوی تولو دا ریکویسٹ وو چہ د دوی پہ حق کنبے یو جائنت ریزولوشن پاس کری چہ د دوی مسئلہ حل شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلورخان۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، دا خنگہ چہ دوی خبرہ او کرہ چہ دا د فیدرل گورنمنٹ سرہ تعلق لری خود دوی دا او نہ وئیل چہ د فیدرل گورنمنٹ د کوم د پیارتمنٹ سرہ تعلق لری؟ آیا دا چرتہ د پراجیکٹ خلق دی، کہ دا Permanent چرتہ ادارے سرہ کار کوی؟ ہغہ دیتیل د اووائی نو د ہغے نہ پس کہ دوی دا غواری نو کبنینو بہ او پہ دے باندے بہ خبرہ او کرو او چہ دوی مونرہ Convince کری، بیا چہ دوی دا ڈرافٹ جوڑ کری نو مونرہ بہ ورسرہ کوآپریشن او کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبرخان! دا د کوم د پیارتمنٹ دی؟ دا خود رپورٹنگ پورہ د پیارتمنٹ دے۔

جناب عبدالاکبرخان: دا جی ریڈیو پاکستان د پیارتمنٹ دے، ہغہ د فیدرل گورنمنٹ ذیلی ادارہ دہ۔

جناب منورخان ایڈوکیٹ: ریڈیو پاکستان، سر۔

جناب عبدالاکبرخان: ریڈیو پاکستان، نو ہغہ وزیراعظم اعلان کرے وو د ہغوی د پارہ خہ۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ دا عرض کوم چہ دا Permanent پوسٹونہ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبرخان: نہ جی، د دے خائے سرہ تعلق نشته دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلورخان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ، نہ، د ہغے سرہ ئے تعلق شتہ۔ ہسے نہ چہ سبا ہغوی راتہ وائی چہ دا تا سو د و مرہ نہ پوہیری چہ دا پہ کنٹریکٹ دی؟

جناب عبدالاکبرخان: نہ، نہ، ہغوی صرف خبرہ د بیس پرسنٹ۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: گورنر جی ہغوی د بیس پرسنٹ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: گورنر جی کہ مونبرہ د دے اسمبلی نہ یو سفارش مرکزی حکومت تہ اولیرو نوپہ دے بانڈے حکومت تہ خہ نقصان دے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): زمونبرہ د طرف نہ انکار نشتہ دے خو چہ داسے شے وی چہ مونبرہ خو خان پوہہ کرو کنہ چہ د کوم ڍ بیار تمنہ سرہ تعلق لری؟ اوس تاسو وائی چہ ریڈیو پاکستان سرہ تعلق لری۔ د ہغوی نہ دا تپوس کول غواہی چہ Permanent دی کہ Work charge دی، کہ چرتہ د پراجیکٹ سرہ دی، خہ شے دے جی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تاسو کبینٹی، د ہغہ خبرہ خو واورن کنہ چہ ہغہ خہ وائی؟ مطلب دا دے جواب۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنہ منور صاحب، وایہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، دا مسئلہ د کنٹریکٹ او د کنفرمیشن خبرہ نہ دہ، ہغہ صرف وائی چہ زمونبرہ Wages چہ کوم دی، پرائم منسٹر صاحب چہ کوم اعلان کرے دے، خو مطلب دا دے چہ د دوی چہ خیل کوم ہلتہ ڍ اٹریکٹر ناست دے او ہغہ د ہغے مطابق Implementation نہ کوی جی۔ ہغوی وائی چہ پرائم منسٹر چہ کوم اعلان کرے دے، د ہغے Implementation داوشی او د مرکز نہ د دا ڍیمانہ اووشی چہ یرہ دا شے د دوی تہ ملاؤشی، نو دا خو ڍیمانہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو زمونبرہ پہ دے رولز کبے داسے خہ پرویشن شتہ دے چہ یرہ مونبرہ بہ داسے دغہ بہ اخلو؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہ، نہ، سر، اسمبلی بہ ریزولوشن پاس کوی، مرکز تہ بہ دا وائی چہ پی ایم صاحب چہ کوم اعلان کرے دے، د ہغے Implementation اوکری۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یو داسے وی چہ یو Daily wages باندے شوک اوساتی د پپارٹمنٹ والا نو د ہغے پہ بارہ کبنے خوئے نہ دی وئیلی۔ ہغہ خودا وئیلی دی چہ کوم خلق کار کوی، Daily wages خو چہ ہزار روپیہ شوک نہ ورکوی۔ ستاسو خپل خومرہ کنستراکشن کمپنی دی، چہ ہزار روپیہ دیلی شوک ورکوی چا تہ؟ دا تپوس کوم چہ آیا دا Permanent دی، دا چرتہ Daily wages باندے دی یا دا چرتہ د پراجیکٹ نہ راغلی دی؟ نو د ہغے نہ پس بہ خبرہ اوکرو، زمونرہ خو انکار نشتہ کنہ۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی، بنیادی خبرہ دا دہ، داسے کار دے چہ مونرہ بہ ریزولوشن درافت کرو، کہ شوک ئے مخالفت کوی نو حکومت د مخالفت اوکری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان! د دوئی خپل یونین ہم وی، پکار دا دہ چہ They should take up the mater with Minister concerned.

سینیئر وزیر (بلدیات): مونرہ ولے مخالفت اوکرو؟ یوہ خبرہ د کار کولو وی، سپیکر صاحب، یوہ خبرہ د چا د پارہ د کار کولو وی یا د چا د پارہ Political milage جو رول وی، دا د Political milage جو رولو خبرہ نہ دہ۔ خبرہ دا دہ چہ کبنینی او یو متفقہ قرارداد پاس کرو، مونرہ تہ خوانکار نشتہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دا د ریڈیو پاکستان سرہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نو مونرہ تہ او بنائی کنہ جی۔ تاسو لڑ مونرہ تہ او بنائی، دا ستاسو پہ لاس کبنے چہ دی، تاسو لڑ مونرہ تہ خو او بنائی۔ مونرہ بہ کبنینو ستاسو سرہ او یو متفقہ درافت بہ تیار کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: We are proceedings further. دا 'کوئسچنز آور' دے، زمونر سرہ یوہ گھنتہ دہ، Important Questions دی چہ کوم زمونرہ بزنس دے، د کوم د پارہ چہ مونرہ راغلی یو، ناست یو۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ، سوال نمبر 63۔

\* 63 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ رورل ڈیولپمنٹ پراجیکٹ (ایم آر ڈی پی) سوات کے علاقے کے طلباء کو ڈی۔ آئی۔ ٹی، بی ٹیک، بی بی اے، ایم بی اے اور پی ایچ ڈی کی تعلیم دلوائی جاتی ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کے نیچر (ایڈمن) نے اسلام آباد میں پی ایچ ڈی میں داخلہ لیا ہے اور ریگولر کلاسز اٹنڈ کر رہا ہے جبکہ ان کے استعمال کیلئے پراجیکٹ سے گاڑی بھی دی گئی ہے:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بالا کورسز کیلئے نامزدگی کے سلسلے میں کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، نیز مذکورہ بالا کورسز کیلئے پراجیکٹ کی طرف سے نامزد طلباء کے نام، ولدیت، سکونت، کورسز میں کامیابی / ناکامی اور پراجیکٹ کی طرف سے ہر طالب علم پر خرچ ہونے والے اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے:

(ii) ایم آر ڈی پی کے نیچر (ایڈمن) نے پراجیکٹ سے کتنی مدت کیلئے چھٹی لی ہے، ان کو کتنے مہینوں کی تنخواہ ادا کی گئی، نیز اس دوران ان کے زیر استعمال گاڑی کے تیل، مرمت وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان { سینیئر وزیر (منصوبہ بندی) } : (الف) ہاں یہ کچھ حد تک درست ہے کیونکہ ایم آر ڈی پی صرف ایم بی اے اور ڈی آئی ٹی کورسز میں معاون ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ نیچر ایڈمنسٹریشن نے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے زیر انتظام پی ایچ ڈی میں داخلہ لیا ہے جس کیلئے اس نے پراجیکٹ ڈائریکٹر سے باقاعدہ اجازت لی ہے تاہم پراجیکٹ کی گاڑی اس سلسلے میں اس کے زیر استعمال نہیں۔

(ج) جوابات درج ذیل ہیں:

(i) ہیومن ریورس ڈیولپمنٹ (ملازمین کی ٹریننگ) پراجیکٹ کے پی سی ون کا حصہ ہے اور پراجیکٹ ڈائریکٹر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مستحق امیدواروں کو منتخب کرے۔ پراجیکٹ میں پی ایچ ڈی آفیسر امیدواروں کی درخواستوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور حتمی منظوری کیلئے پراجیکٹ ڈائریکٹر کو بھیجتا ہے۔ اس ضمن میں تفصیل درج ذیل ہے:

#### Training in MBA

| S. # | Names         | Designation | Status of the Training | Cost in Rs. |
|------|---------------|-------------|------------------------|-------------|
| 01   | Mr. Jahan Zeb | P.M         | Completed              | Rs.52000    |

|    |                    |                        |             |          |
|----|--------------------|------------------------|-------------|----------|
|    |                    | Engineering            |             |          |
| 02 | Miss. Ulfat Begum  | P.M GAD                | Incompleted | Rs.52000 |
| 03 | Mr. Rafiq Alam     | Dwsign Engineer        | Completed   | Rs.52000 |
| 04 | Mr. Zafar Ali      | Sub-Engineer           | -do-        | Rs.39450 |
| 05 | Muhammas Riaz      | Computer operator      | -do-        | Rs.30000 |
| 06 | Mr. Khalilullah    | Accountant             | -do-        | Rs.30000 |
| 07 | Naik Muhammad      | Accountant             | -do-        | Rs.30000 |
| 08 | Mr. Tahir Alam     | Accountant             | -do-        | Rs.58000 |
| 09 | Mr. iqbal Hussain  | Manager Administration | -do-        | Rs.30000 |
| 10 | Mr. Izhar          | Admin Assistant        | -do-        | Rs.30000 |
| 11 | Mr. Amir Alam Khan | Team Leader            | -do-        | Rs.52000 |
| 12 | Muhammad Haseeb    | -do-                   | -do-        | Rs.52000 |
| 13 | Mr. Ifthikhar      | Social Organizer       | -do-        | Rs.30000 |
| 14 | Mr. Murad Khan     | MFA,SOU L/Swat         | -do-        | Rs.39450 |
| 15 | Mr. Shahid Ali     | Social Organizer       | -do-        | Rs.39450 |
| 16 | Miss Fauzia        | F. Social Organizer    | -do-        | Rs.39450 |

#### Training in B.Tech

|    |              |              |   |          |
|----|--------------|--------------|---|----------|
| 17 | Mr. Said Ali | Sub Engineer | In progress but the project has stopped funding | Rs.35000 |
| 18 | Mr. Imran    | -do-         | -do-  | Rs.35000 |

#### Training in DIT

|    |             |                |           |          |
|----|-------------|----------------|-----------|----------|
| 19 | Miss Fitrat | Phone Operator | Completed | Rs.10000 |
|----|-------------|----------------|-----------|----------|



|    |                |                    |      |          |
|----|----------------|--------------------|------|----------|
| 20 | Mr. Wali Khan  | Peon               | -do- | Rs.10000 |
| 21 | Mr. Imran      | Telephone Operator | -do- | Rs.10000 |
| 22 | Muhammad Rahim | -do-               | -do- | Rs.10000 |
| 23 | Mr. Salimullah | -do-               | -do- | Rs.10000 |
| 24 | Muhammad Riaz  | -do-               | -do- | Rs.10000 |
| 25 | Mr. Fayzullah  | Program Assistant  | -do- | Rs.10000 |
| 26 | Mr. Zia-ul-Haq | Secretary          | -do- | Rs.10000 |

(ii) میجر نے چھٹی باتخواہ لی ہے کیونکہ ضابطے کے مطابق یہ اس کا حق ہے جبکہ گاڑی کو اپنی تعلیمی مصروفیات کیلئے کبھی استعمال نہیں کیا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، کوئسچن نمبر 63 کنبے د (ب) جز پہ جواب کنبے۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپلیمنٹری کوئسچن دے جی۔ ما دا تپوس کرے دے چہ دا منیجر ایڈمنسٹریشن چہ کلہ دوئی باقاعدہ واغستو او پہ چھٹی باندے دے لارو، لکہ ہائر ایجوکیشن تہ د مزید دغہ د پارہ لارو نوزہ دا تپوس کوم د منسٹر صاحب نہ چہ دوئی خورینگولر کلاسز پہ اسلام آباد کنبے Attend کول او دے پہ دویمہ ورخ باندے د اپوائنٹمنٹ تلے دے او ہلتہ کلاسونہ Attend کوی او دلته پہ آخر کنبے دوئی وائی چہ منیجر، داخرنی جز پہ جواب کنبے وائی چہ "میجر نے چھٹی باتخواہ لی ہے"، نوزہ وایم چہ دوہ ورخے د یوسری اپوائنٹمنٹ اوشی نو ہغہ تہ مکمل تنخواہ، لکہ Full payment خنگہ کیری؟ د چھٹی خو خہ Criteria دہ، خہ طریقہ کار دے چہ د دوہ کالو نہ بیا وپاندے کیری نو خہ چھٹی داسے وی چہ ہغہ پہ Half Pay وی، خہ د Full Pay سرہ وی او خہ Without pay وی، نو دا سرے چہ خنگہ بھرتی شوے دے، د دغہ تائم نہ دہ پہ اسلام آباد کنبے پہ یونیورسٹی کنبے داخلہ اغستے دہ او دلته دہ تہ مکمل تنخواہ ملاؤ شوے دہ نو زہ د دے جواب غوارم او دویمہ خبرہ دا دہ چہ د دے سرہ دویم کوئسچن مے دا

دے چہ ددہ سرہ گاڊے ہم د پراجیکٹ زیر استعمال وو نو دوئی پہ دے ڄائے کنبے وائی چہ نہ، ددہ سرہ گاڊے زیر استعمال نہ وو خو لکه د بل سوال پہ جواب کنبے، د دویم سوال پہ جواب کنبے وائی چہ دا دغه گاڊے دے، د هغه نمبر دے، ددے گاڊی نمبر، کوم چہ ددہ سرہ زیر استعمال دے، 1084 دے او دا بیا ایکسیڈنٹ شوے ہم دے۔ زہ دا وایمہ چہ د دویم جز پہ جواب کنبے دوئی وائی چہ یرہ ددہ سرہ گاڊے وو او ایکسیڈنٹ شوے دے، پہ اولنی جز کنبے دوئی وائی چہ نہ ددہ سرہ گاڊے زیر استعمال نہ وو او ددہ پہ یونیورسٹی کنبے سبق وئیلو، دغه فائدہ ئے نہ ده اغستے او فل تنخواه ورته ملاؤ شوے ده۔ زہ د منسٹر صاحب نہ ددے جواب غواړم۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: سپلیمنٹری جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: ڊیره مهربانی جی۔ زما جی پہ دے باندے منسٹر صاحب ته گزارش دا دے چہ تاسو پہ ایم آر ڊی پی کنبے د ایم بی اے چہ کوم تریننگ ورکړے دے، تاسو جی صفحے ته او گورئی، یو کس دے مسٹر جهانزیب، دویمه ده مس الفت بیگم او دریم دے جی رفیق عالم، پہ دے درے وارو باندے چارجز شوی دی باون هزار، باون هزار، لاندے بیا تیس هزار راخی او انتالیس هزار راخی نو دا Difference ولے دے؟ یوه خبره۔ بل زما گزارش دا دے چہ تاسو دا تریننگ ورکولو، د ایم بی اے کلاسونه تاسو ستارټ کری وو، که تاسو هغوی نه نوکری اغسته، بیک وقت یو سرے نوکری څنگه کولے شی او په هغه ټائم باندے هغه سټوډنټ څنگه جوړیدے شی؟ نو یو کس له دوه منافع بخش څیزونه ورکړے شوی دی جی۔ چہ کله دوئی کار کولو، دوئی لوستولو، د ایم بی اے تریننگ ئے کولو نو په دغه وخت کنبے د دوئی په ڄائے کار چا کولو جی؟ چہ کار نه دے شوے نو بیا خو محکمے ته نقصان شوے دے، دومره غټه غلطی ولے شوے ده جی؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپلیمنٹری دیکنبے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، پہ دیکھنے جز (ج) چہ دے، د دے پہ پارٹ تو کنبے دوئی دا وائی چہ دا گا دے د تعلیمی مقصد د پارہ نہ و استعمال شوی نو د دے نہ علاوہ پہ دے باندے خومرہ اخراجات شوی دی یا خومرہ فیول چارجز Draw شوی دی؟ آیا وزیر صاحب مونر لہ دا دغہ را کولے شی چہ خومرہ خرچ پرے شوی دے او خومرہ فیول چارجز Withdraw کری دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم داد خان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، تر کومہ پورے چہ ڈاکٹر صاحب د متعلقہ افسر متعلق خبرہ کرے دہ چہ دے با تنخواہ تلے دے او مجاز اتھارتی با تنخواہ ہغوی لہ چھتی ور کرے دہ او تر خومرہ پورے چہ گا دے دے، د ہغہ سرہ ہلتہ کنبے پہ استعمال کنبے نہ وو۔ د ایکسپنٹ خبرہ دہ، ایکسپنٹ چہ شوی دے، دا پہ سوات کنبے شوی دے او پہ ہغہ خائے باندے ہغہ جواب ور کرے شوی دے چہ ایکسپنٹ شوی دے او خومرہ اخراجات خہ چہ پرے راغلی دی، ہغہ دی۔ معزز رکن چہ کومہ خبرہ او کرہ، دا Criteria وی، د ہغہ Criteria مطابق تنخواگانے وی، د ہغوی کوالیفیکشن مطابق چہ خہ وی، ہغہ ور کرے کیری نو دا ہول چہ کوم دی، د یو کیڈر Appointees نہ دی، مختلف دغہ دی چہ د چا یو کوالیفیکشن دے، د یو پوسٹ بل پوسٹ، د ہغے متعلق ہغہ تنخواگانے دی۔ د سکندر خان پہ سوال باندے زہ پوہہ نہ شوم۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دوئی وائی چہ دا گا دے د چا پہ استعمال کنبے نہ وو، د طالب علم د مصرفیات پہ وخت کنبے د ہغہ پہ استعمال کنبے نہ وو نو پہ دے دوران کنبے پہ دے گا دی باندے فیول چارجز خومرہ Withdraw شوی دی او نور چارجز د دغے نہ علاوہ خہ شوی دی؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی): د دے کوم ایکسپنٹ چہ شوی دے، ہغہ پہ دغہ وخت کنبے نہ دے چہ کلہ ہغہ چھتی اغستے وہ او ہغہ ایجوکیشن لہ تلے وو۔ دا پہ فیول ورک کنبے ایکسپنٹ شوی دے او پہ ہغے چہ خومرہ اخراجات شوی دی، ہغہ ہر خہ دلته کنبے سوال سرہ منسلک دی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، د دے تفصیل نشته دے، د هغه په باره کښه وزیر صاحب هم خاموش دے جی، دا جز (ج) جی او پارټ تو، چه دلته تفصیل غوښته دے چه په هغه باندے خومره خرچ شوه دے؟ تفصیل ئے نه دے راغله، هغوی انکار کړے دے د تفصیل نه۔

ڈاکټر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپټی سپیکر: ڈاکټر ذاکر اللہ خان۔

ڈاکټر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، زما ډیر زیات آسان او ساده سوال دے او هغه دا دے چه زه ټپوس کومه چه دا سرے چه کوم بهرتی شو، ده ته خو باقاعدہ اجازت ملاؤ شو چه ته لار شه خیر دے، دلته مونږه د خان سره نوکر کړے د زرگونو روپو په تنخواه باندے خو ته لار شه او هلته په اسلام آباد کښه خان له په هائر ایجوکیشن کښه داخله او کړه نو ده ته یو خو Full payment شوه دے، مکمل تنخواه ورته ملاؤ شوه ده او هلته سټوډنټ دے۔ دویمه د گاډی دا خبره چه ده، دا گاډی په دغه ځائے کښه نه دے ایکسیډنټ شوه، زه په ثبوت سره وایم چه دا په باجوړ کښه ایکسیډنټ شوه دے او په باجوړ باندے ټمرباغ ته تلو او هلته ایکسیډنټ شوه دے۔ د دے زما سره گواهان موجود دی جی، دا گاډی د ده زیر استعمال وو۔ یو سرے خوتا د دوه ورځو د پار، دوه ورځے ده ډیوټی نه ده کړے او دے تله دے په اسلام آباد کښه سبق وائی، دا دومره عنایات په دے خلقو باندے ولے شوی دی؟ د دے به هډو څوک ټپوس نه کوی؟ دا خو غریبه صوبه ده، زه خو حیران دا یمه چه د دے پراجیکټ خو لکه څلور ارب یا درے ارب روپی، منسټر صاحب ته به زیاته معلومه وی چه دا د Developmental Activities د پار ه وے او خرچ شوی نه دی د سره، لکه هغه خلق د دے نه محرومه پاتے شوی دی نو هغه کار نه وو او په گاډو باندے دا نمونه خرچ کول کیدل، یو سرے داخله واخلی په یونیورسټی کښه او فل تنخواه ورته ملاویری او ورسره د گاډے ملاویری، زمونږه غریبه صوبه ده نو دا دومره عنایات ولے په دے ځینو خلقو باندے کیږی، آخر د دے وجه څه ده؟ د دے د تحقیقات ضرورت دے او د دے ریکوری پکار ده۔ ریکویسټ کومه چه د آئنده د پار ه بیا مجاز افسران دا نمونه کار نه کوی او په دے خلقو پورے دا نمونه خداگانے نه کوی

گنی دغه شان به مونبره د دے غیر یقینی صورتحال سره مخامخ یو۔ دغه د امن و امان مسئلہ به وی، دغه شان به زمونبره ژوند ته خطرہ وی، دغه شان به مونبره په تکلیف کبے یو، که مونبره د دے صوبے سره دا نمونہ ملنډے او دا نمونہ خنداگانے د دے په وسائلو پورے کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم داد خان۔

مفتی کفایت اللہ: که دا کمیٹی ته حواله شی نو بنه به وی۔ مونبره ریکویسٹ کوؤ چه دا کمیٹی له ورکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منت چه دوئی جواب۔۔۔۔

سینیئر وزیر (منصوبه بندی، ترقی): جناب سپیکر، تر خومره پورے، بار بار هغوی دا کوئسچن کوی او بار بار هغوی ته زه دا جواب ورکوم چه خومره احساس د دے غریبه صوبے د دوئی سره دے، د دغه نه زیات زمونبره سره دے، د هر چا سره دے او په دے دغه باندے پی اینډ پی پلاننگ هم کوی، مانیتیرینگ هم کوی۔ که د چا اعتراض وی یا خه وی، که وائی چه کمیٹی ته د دا حواله شی نو حواله د شی، ما ته خه اعتراض نشته۔

جناب سکندر حیات خان شریاؤ: جناب سپیکر، زما په خیال دغه به د ټولو نه بنه تجویز وی، وزیر صاحب هم او منله، نو دا د کمیٹی ته حواله کړے شی۔

مفتی کفایت اللہ: دا ریکویسٹ دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رحیم داد خان! حواله ئے کړو؟

سینیئر وزیر (منصوبه بندی): حواله کړی جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 63, asked by the Honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 64, Dr. Zakirullah Khan.

\* 64 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ رورل ڈیولپمنٹ پراجیکٹ (ایم آر ڈی پی)، سوات کی گاڑی نمبر 1084 اور 1081 کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ گاڑیاں کس مجاز آفیسر کے زیر استعمال رہی ہیں اور ان کا کب، کہاں ایکسیڈنٹ ہوا، نیز مذکورہ گاڑیوں سے لی گئی ڈیوٹی کی نوعیت اور ان کی مرمت پر ہونے والے اخراجات کی الگ الگ تفصیل بتائی جائے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن، خاصکر ضلع سوات کی غیر یقینی اور مخصوص ہنگامی صورتحال کی وجہ سے جون 2007 سے مارچ 2008 تک مذکورہ پراجیکٹ کی فیلڈ اور دیگر سرگرمیاں معطل رہیں اور مذکورہ پراجیکٹ میں کافی تعداد میں سرکاری گاڑیوں کے باوجود ایک پرائیویٹ گاڑی ہزار روپیہ یومیہ تیل، مرمت وغیرہ کے عوض کرایہ پر حاصل کی گئی، جس کیلئے ڈرائیور بھی ایم آر ڈی پی کی طرف سے فراہم کیا گیا؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو کرایہ پر حاصل کی گئی گاڑی کا نمبر، مالک کا نام بمعہ ولدیت، سکونت اور کرایہ کی مد میں ادا کی گئی کل رقم اور دورانیہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز ایم آر ڈی پی کے ڈرائیور کی اس دوران لی گئی تنخواہ کی رقم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان { سینیئر وزیر (منصوبہ بندی) } : (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) دونوں حادثے پراجیکٹ ڈائریکٹر کے علم میں لائے گئے تھے اور پراجیکٹ ڈائریکٹر کی باقاعدہ منظوری کے بعد مرمت کا کام کروایا گیا۔ تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | آفیسر کا نام                    | گاڑی نمبر | تاریخ      | مرمت خرچہ   | کام کی نوعیت                               |
|-----------|---------------------------------|-----------|------------|-------------|--|
| 1         | ولی الرحمان (منیجر ایڈمنسٹریشن) | 1084      | فروری 2006 | 23,000 روپے | آفس سے گھر جا رہا تھا                      |
| 2         | طاہر عالم (اکاؤنٹنٹ)            | 1081      | جنوری 2008 | 18,000 روپے | مینگورہ سے ایس ڈی یو دفتر پشاور جا رہا تھا |

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ پراجیکٹ کے کام فیلڈ میں رک گئے تھے۔ چونکہ پراجیکٹ کے ترقیاتی کام دیہی تنظیمات کے ذریعے سرانجام پا رہے تھے کیونکہ امن وامان کا مسئلہ صرف ضلع سوات کے کبل اور مٹہ

تھسیلوں میں درپیش تھا جبکہ ضلع سوات کی دوسری تھسیلوں، ضلع بونیر، شانگلہ اور ملاکنڈ میں امن وامان کا کوئی مسئلہ نہیں تھا، اسلئے ان اضلاع میں پراجیکٹ کا کام اسی رفتار سے جاری رہا، لہذا طالبان کی کارروائیوں سے پراجیکٹ کی گاڑیوں کو اپنے قبضے میں لینے کا قوی احتمال تھا۔ اس سے پہلے پراجیکٹ کی چار گاڑیاں طالبان اپنے قبضے میں لے چکے تھے چونکہ ایم آر ڈی پی ایک بیرونی امداد سے چلنے والا پراجیکٹ ہے، اسلئے یہ عسکریت پسندوں کی ہٹ لسٹ پر تھا۔ ان وجوہات کی بناء پر پراجیکٹ کی گاڑی اور پراجیکٹ ڈائریکٹر کی جان کی حفاظت کی خاطر نجی گاڑی سرکاری فرائض انجام دینے کیلئے نہایت ضروری تھی۔

(د) مکمل تفصیلات درج ذیل ہے:

کرایہ پر لی گئی گاڑی کی تفصیل

| گاڑی نمبر | گاڑی کے مالک کا نام | ولدیت    | سکو نت    | ماہانہ کرایہ | دورانیہ  | کل ادائیگی |
|-----------|---------------------|----------|-----------|--------------|--|------------|
| SWB-2475  | عظمت علی            | منیر خان | سمبٹ سوات | 25,000 روپے  | 20 اگست 2007 تا 30 نومبر 2007<br>3 مہینے اور 12 دن | 84677 روپے |

نوٹ: ڈرائیور ایم آر ڈی پی کا اپنا تھا اور وہ پی سی ون کے مطابق ماہانہ تنخواہ 6,150 روپے لے رہا تھا۔  
ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: بس جی دے سوال باندھے خود دہرہ اوو ایم چہ د ہغہ بل پہ تائید کنبے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا ہول کوئسچنز د دیو دیبار تمنٹ Against کری دی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: د ہغہ بل پہ تائید کنبے بہ دا خبرہ او کر مہ چہ لکہ دا خبرہ یقینی وہ او کوئسچن نمبر 64 کنبے ما او وئیل چہ دا دوہ گاہی ایکسپینڈنٹ شوی وو،  
1084 او 1081۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپلیمنٹری پکنبے دا دے جی چہ لکہ دا پانرہ تاسو واروائی نوپہ دیکنبے ہغہ کوم سرے، ہغہ منیجر ایڈمنسٹریشن، د ہغہ چہ ما تپوس کرے وو نو د ہغہ سرہ ہم دا گاہے زیر استعمال وو، دا کوم چہ پہ دے اخیرنئی صفحہ

باندے دے چہ کوم ئے ایکسپینٹ کرے دے ، د دغے پہ تائید کنبے جی دا ثبوت شو، بس دے باندے نور خہ نہ وایمہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم دادخان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی): شکریہ۔ جناب سپیکر، دے باندے چہ کوم اخراجات راغلی دی، ہغہ تپوس کرے شوے دے او زما پہ خیال دا کوئسچن کہ دغہ شوے وے نو بیا بہ کمیٹی تہ حوالہ شوے نہ وو، وروستو راغلی دے چہ کوم گاڈی دے، کوم نمبر دے او چا سرہ وو او خومرہ اخراجات پہ ہغے راغلی دی، ہغہ ور کرے شوے دی، منسلک دی۔

Mr. Deputy Speaker: Dr. Zakirullah Sahib, sufficient?

Dr. Zakirullah Khan: Yes, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Question No. 65, Dr. Zakirullah Khan, the Honourable MPA.

\* 65 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزی منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومتی پالیسی اور مروجہ قواعد کے مطابق آسامیوں پر بھرتی کیلئے امیدواروں کی تعلیمی قابلیت / تجربہ / عمر وغیرہ کے سلسلے میں ایک Criteria مرتب کیا جاتا ہے اور اسی بنیاد پر بھرتیاں کی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں ملاکنڈ رورل ڈیولپمنٹ پراجیکٹ (ایم آر ڈی پی) سوات میں سیکرٹری، ایڈمن آفیسر، اکاؤنٹنٹ، کمپیوٹر آپریٹر اور دیگر آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ملاکنڈ رورل ڈیولپمنٹ پراجیکٹ (ایم آر ڈی پی) میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے افسران / اہلکار بھرتی ہوئے ہیں، ہر آسامی کیلئے اخباری اشتہار، امیدواروں کی فہرست، میرٹ لسٹ، ہر ایک پوسٹ کیلئے منظور Criteria اور بھرتی شدہ امیدوار کے Criteria کے مطابق کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جو افسران / اہلکار ڈیپوٹیشن پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دوسرے محکموں سے لئے گئے ہیں، ان کے کوائف، محکمہ کی تنخواہ، پراجیکٹ کی تنخواہ اور پراجیکٹ کے پی سی ون میں مذکورہ پوسٹ کیلئے منظور شدہ تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم دادخان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔



(ب) جی ہاں، یہ درست ہے تاہم پراجیکٹ کی مکمل مدت آٹھ سال ہے۔

(ج) جوابات درج ذیل ہیں:

(i) پراجیکٹ نے گزشتہ پانچ سالوں میں سو سے زیادہ تعیناتیاں کی ہیں، ان تمام تعیناتیوں کی تفصیلات فراہم کرنا ناممکن اور بہت زیادہ محنت طلب کام ہے، اسلئے گزارش ہے کہ کسی نمائندہ کو اس کام پر مامور کیا جائے تاکہ وہ دفتر میں اس کا مکمل ریکارڈ چیک کر سکے۔

(ii) ڈیپوٹیشن پرفران / اہلکاران اپنے محکموں سے جاری کردہ آخری تنخواہ کی سند اور پی اینڈ ڈی رولز کے مطابق تنخواہ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دا کونسچن جی۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question please?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپلیمنٹری کونسچن مے دا دے جی چہ ما دے دے پارہ دا تپوس کرے دے چہ دے Criteria خہ دہ چہ دا کسان تاسو بھرتی کوئی؟ دوئی خو یو دلته منلے دہ چہ مونر سو کسان بھرتی کری دی، سو کسان، نو بیا د تیسٹ او انٹرویو خبرہ چہ راغلی دہ نو دلته پی جی، ایس پی یو یوہ چتھئی دوئی تہ کرے وہ چہ دا بغیر تیسٹ او انٹرویو تاسو خنگہ دا خلق اغستی دی؟ نو دوئی بیا چہ تیسٹ انٹرویو کرے دہ جی، نو دوہ کالہ پس ئے تیسٹ انٹرویو کرے دہ۔ بیا چہ کوم کسان بہ ورتل او خپل ڈاکومنٹس بہ ئے اورل جی چہ دا پوسٹونہ تاسو ایڈورٹائز کری دی او مونرہ بھرتی کری بہ دیکنبے، نو ہغوی تہ بہ ئے وئیل چہ پہ دے باندے خو دوہ کالہ مخکنبے بھرتی شوے دہ۔ زہ دا تپوس کومہ چہ سو کسان جی، سو کسان چہ دیو یو ستر او اسی، اسی ہزار روپی تنخواہ دہ، دا بغیر تیسٹ او انٹرویو خنگہ بھرتی شوی وو چہ دوہ کالہ پس پہ ہغے پسے بیا انٹرویو کیدہ او ہغے ئے بیا ریگولرائز کول جی؟

مفتی کفایت اللہ: دیکنبے سپلیمنٹری دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری کونسچن، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: مہربانی جی۔ دا جواب د جز (ج) پارٹ (i) او (ii) دے، دے دوپرو طرف تہ زہ وزیر صاحب متوجہ کومہ چہ کوم پوائنٹس غوبنتے شوی دی، د ہغے تفصیل بالکل نشہ جی او دوئی یوہ خبرہ کوی جی جواب کنبے چہ "کسی نمائندہ کو اس

کام پر مامور کیا جائے تاکہ وہ دفتر میں اس کا مکمل ریکارڈ چیک کر سکے"، دا خو جی ڊیر زیات Insult دے جی کہ مونبرہ سوال کوؤ، د هغه معلومات نه را کوی۔ زه نه پوهیبرمه چه دے ایم آر ڊی پی کبنے دا خومره غت معتبر سرے دے چه هغه زمونږ د سوال بالکل هغه یو گیند په شان پبنے باندے اولی، Kick کوی جی او مونږ له د هغه جواب نه را کوی، مسلسل مونږه په تیاره کبنے ساتی۔

Mr. Deputy Speaker: The manner, in which the answer is furnished, is not appreciated. رحیم داد خان، د دے کوئسچن تاسو او گورئی، لکه دا دواړه Answers چه کوم ډیپارٹمنٹ ورکړی دی نو د هغه Language چه کوم Use کړے دے یا کوم دغه ئے دے نو That is not the -----

سینیئر وزیر (منصوبه بندی، ترقی): جناب سپیکر، یو خو زه دا عرض کومه چه دا کوئسچنز پته نشته خومره زاړه دی او هغه ایم آر ڊی پی په 2008-12-31 کبنے ختمه شوی ده او اوس دا خلور شپږ میاشته کوم پیریډ ئے چه ورکړے دے، هغه د سامان د Collection د پارہ دے۔ بیا دا مخکبنے جواب راغله دے چه کله شوک وائی نو طلب کولے شی خو هسه انکوائری چه کوم وی، د دغه مجاز اتهارتی چه کوم ده، هغه ئے کوی۔ دا هاؤس بالا دے، دغه دے چه خومره پورے، زه وایم یو سرے نه، که ټول ډیپارٹمنٹ وائی چه حاضر شی، مونږ ورته حاضرئ ته تیار یو او دا څه داسه دغه خبره نه ده چه یره دا د دے په عزت کبنے یا د دے ایوان سپکولو د پارہ دا خبره شوی ده خو مجاز اتهارتی چه کوم وی، هغه انکوائری کولے شی۔ که داسه څه خبرے وی، هغه هاؤس ته چه کوم دے یو سرے تاسو را غوښتے شی او د راغوښتو، بلکه Voluntarily زه اوس هم وایم چه زما ستیاف ناست دے او دوئ د ورسره کبښینی چه څه نمونه د دوئ ریزرویشنز دی، د هغه مونږه جواب ورکولے شو۔

مفتی نفايت الله: سپیکر صاحب! تاسو د دے لینگویج نوټس اغسته دے؟

جناب ډپټی سپیکر: مفتی صاحب! زه خو وایم چه دا جواب Satisfactory دے۔

مفتی نفايت الله: تاسو جناب، د دے لینگویج نوټس اغسته دے، سپیکر صاحب؟

جناب ډپټی سپیکر: او۔

مفتی کفایت اللہ: ڊيره مهر بانی جی۔ زه خو وایم بیا دا سوال پر یویلج کمیٹی ته تاسو ریفر کری جی ڇکه دا استحقاق د یو کس نه دے مجروح شوعے او بل کوم چه رحیم داد خان جواب راکوی، هغه د اطمینان قابل نه وی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه چه کوم دا جناب رحیم داد خان او وئیل چه لکه مونره Already دا دغه کرے دے چه چیمبر کنبے به ملاویرو نو دا خبره هم ورسره او کرو که مطلب دا دے چه۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نه جی، چیمبر ملاویدو کنبے مونر نه یو غل تبنتی جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، ستاسو او زما مشترکه یو جدوجهد دے جی۔ دا چه مونر، چیمبر کنبے ملاؤ شو او مونر یو بل سره مروت او کرو نو زمونر نه یو غل به اوتبنتی جی، نو Kindly دا اونیسئی راسره جی او دا خود غسے نیولے کیبری چه دا یو سوال پر یویلج کمیٹی ته تاسو ریفر کری او دا بل سوال سٹینڈنگ کمیٹی ته اولیبری جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رحیم داد خان! تاسو۔۔۔۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، زه دا ڊیر افسوس کوم چه څومره په ادب سره او څومره احترام سره د دے هاؤس احترام او د دوی احترام ما او کرو خو هغه خپل ضد دوی کوی خود دوی دا کونسیچن چه کوم دے، Relevant نه دے۔

جناب شاه حسین خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاه حسین صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، چه دا خبره ختمه شی جی، لکه زه دا بیا خبره کومه چه زمونر خبره د رحیم داد خان باره کنبے نه ده، دوی خو چه د کومے غلطی جواب راکوی، هغه به دے Commit کوی چه کله دے سینیئر۔۔۔۔

ایک آواز: مونره خود ڊیپارٹمنٹ خبره کرے ده۔

مفتی کفایت اللہ: مونر خود ڊیپارٹمنٹ خبره کوؤ، ڊیپارٹمنٹ Still مخے نه جارحیت۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوئی اووٹیل، ڊیر وضاحت سرہ ئے اووٹیل چہ افسران راغلی دی، مونہر بہ چیمبر کنبے کنبینو هغوی نہ بہ تیوس اوکرو۔ Already مونہرہ مطلب دا دے هغے کنبے رولنگ ورکرو چہ چیمبر کنبے بہ کنبینو پہ دے باندے نورخہ نشته۔۔۔۔

(شور)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دا خو پراپرتی آف دی هاؤس دے جی۔  
مفتی کفایت اللہ: دا د هاؤس پراپرتی دے جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: اوس هغے کنبے چیمبر کنبے هغه شان دغه، پراپرتی آف دی هاؤس دے نوپکار دے چہ هاؤس تہ دغه ملاؤ شوے وے جی۔

مفتی کفایت اللہ: گورئی جی، دا د پبنتو وطن دے جی، مونہرہ چیمبر کنبے دیوبل نہ اوشرمیرو، دلته جی، هغه چیمبر تہ مونہرہ مہ لیبری چہ دا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ بہ شرمیرو، صفا خبرے بہ کوؤ۔ خیر دے، شرمیرو بہ نہ۔۔۔۔  
مفتی کفایت اللہ: او مونہرہ ضد نہ کوؤ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صفا خبرے بہ کوؤ، خیر دے نہ بہ شرمیرو۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): سپیکر صاحب، دا ما بار بار اوکرو، دوئی تہ خفگان دے، پہ هغے زہ معذرت کومہ دوئی نہ، کہ دوئی دغه باندے داسے محسوس کرے وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ۔ رحیم داد خان! تھیک شوہ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب، تاسو پخپلہ باندے جی لکہ د دے (ج) جز دا جواب اوگورئی او لہر ئے زہ تاسو تہ اورومہ یو منہرہ بس، "پراجیکٹ میں گزشتہ پارچہ سالوں میں سو سے زیادہ تعیناتیاں کی ہیں، ان تمام تعیناتیوں کی تفصیلات فراہم کرنا ممکن ہے"، د سلو کسانو د تعیناتی تفصیلات فراہم کول د دوئی د پارہ نا ممکنہ دے؟ "اور بہت زیادہ محنت طلب کام ہے"، خکہ جی یو یو لاکھ روپی تنخواہ اخلی، نو دا ورتہ ڊیر گران کار بنکاری، "تو اسلئے گزارش ہے کہ کسی نمائندہ کو اس کام پر مامور کیا جائے"، نو تاسو بہ د

اسمبلی نہ بل سرے ہلتہ مامور کوئی چہ ما لہ د دے جواب راگری، نو دا خو ملنڈہ دہ جی۔ دا خو اسمبلی دہ، دا خو دومرہ خندا ورپورے نہ دہ پکار لکہہ دا کوم جواب چہ راگرے شوے دے۔ رحیم داد خان زمونہ مشردے، مونہ نئے عزت کوؤ خو ڊیپارٹمنٹ چہ دا کوم لینگویج استعمال کرے دے، د دے خو خہ سزا ورکول پکار دی۔ دلته کنبے خو پریویلیج زما حق جو پریری چہ زہ پرے راومہ جی۔ نو زہ دا وایمہ چہ دا ٲول کار خطا شوے دے، پکار دا دہ چہ پہ دے باندے دغہ اوشی۔ دا خو خہ خبرہ نہ دہ چہ مونہ پہ چیمبر کنبے کنبینو۔ پہ چیمبر کنبے بہ بیا خبرہ، پہ چیمبر کنبے بہ خہ خبرہ اوکرو؟ تاسو د اسمبلی دا کمیٹی د خہ د پارہ جوہے کرے دی؟ ٲولے ختمے کریں چہ ہڈو ضرورت پاتے نہ شی خو دلته بہ راخو خبرہ بہ کوؤ او دوئی بہ پہ چیمبر کنبے مونہ لہ جواب راگری او خبرہ بہ خلاصیری۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو بیا ہاؤس کنبے ولے خبرہ نہ کوؤ؟ بیا ہاؤس خو ہغے نہ ہم ڊیر Power full دے، کمیٹی خو نہ دہ، ہاؤس دے، بیا ہاؤس کنبے خبرہ پکار دہ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ہاؤس تہ ئے Put up کریں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس نہ بہ بیا ٲوس اوکرو چہ یرہ خہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر۔

مفتی کفایت اللہ: رحیم داد خان! تاسو یو منٹ صبر اوکریں۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم داد خان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): دا کوم جواب چہ راغلیے دے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زہ یوہ خبرہ کوم۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): یو د وخت کمے، بل دا اخراجاتو د پارہ دے۔ خومرہ پورے چہ دوئی کوم سوال کرے دے، ہغہ تفصیل ما سرہ شتہ، دا دی ما سرہ دی او زہ

دوئ سرہ بہ کبیینمہ او بیا د دوئ خہ ریزرویشنز وی نو بیا پہ ہغے باندے کہ کمیٹی تہ ئے حوالہ کوئ، خہ تہ واین، ما سرہ شتہ دے دا جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زہ جی، لکہ کم از کم Mover تہ دا تفصیلات ور کول پکار دی جی۔ یو متعلقہ منسٹر تہ ئے ور کوی جی، زیاتہ خرچہ پرے راخی نو Mover تہ خو کم از کم دا تفصیلات خلق ور کوی جی، نو Mover تہ ہم تفصیلات ئے نہ دی ور کپی، یو منسٹر تہ ئے ور کپے دی نو دا خو زما جی حق جو ریزی، Right مے جو ریزی چہ ما تہ ئے را کپے وے نو پہ دے وجہ زہ د دوئ د خبرے سرہ متفق کیرم نہ۔ ہاؤس تہ ئے Put up کپے چہ حوالہ ئے کپے کمیٹی تہ۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، زہ تیاریم، Mover تہ زہ اوس ور کومہ، دا جوابات چہ کوم دی، Mover تہ بہ زہ اوس ور کپم۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف کیردی، نکہت بی بی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دا کوئسچن پینڈنگ کپے چہ تہ لو تہ تفصیل ملاؤ شی۔ دے باندے بہ د نورو ممبرانو ہم کوئسچنز وی جی۔

محترمہ نگہت باسمین اورکزئی: جناب سپیکر، دا د ہاؤس پراپرٹی دہ او دیکنبے نور ممبران ہم خبرہ کول غواپی۔ داسے نہ دہ چہ منسٹر صاحب چیمبر تہ لار بہ شی او بیا ہلتہ خبرہ کوؤ بلکہ دا د ہاؤس پراپرٹی دہ او پورہ ہاؤس پہ دے باندے خبرے کول غواپی۔ بہتر دا دہ چہ دلته ڍیر ممبران خہ نہ خہ وئیل غواپی او خہ فیصلہ دا ہاؤس کوی، ہغسے کول پکار دی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): زہ تاسو تہ ریکویسٹ کوم چہ کمیٹی تہ د ریفر شی، کمیٹی تہ د ریفر شی۔

مفتی کفایت اللہ: نہ جی، نہ دا داسے نہ دہ جی۔ دا داسے دہ، یو لفظ باندے تاسو غور او کپے جی کہ زہ خطا یمہ جی، زہ بہ واپس واخلم الفاظ۔ دے وائی چہ "بجاز افسر کو تفصیلات فراہم کی جاسکتی ہیں"، دا افسر دانیس گریڈ دے یا د بیس گریڈ دے جی،

دے زما ایم پی اے او ہاؤس لہ احترام نہ ورکوی جی، ہغہ افسر لہ ورکوی نوزہ خو وایم چہ دا دیو سہری استحقاق نہ دے مجروح شومے، دا دتول ایم پی ایز استحقاق مجروح شومے دے۔ تاسو جی دے بانڈے مونر لہ موقع راکری چہ مونر دیکنبے استحقاق دپارہ د استحقاق کمیٹی تہ ریفر کرو جی۔ دا د رحیم داد خان یواھے خبرہ نہ دہ جی، یو بیورو کریسی دہ جی او د ہغے مقابلہ کنبے جی د کومے پارتی چہ ایم پی اے دے، دا سیاستدان دے جی، اوس دے وخت کنبے بیورو کریسی سرہ جھگرہ دہ، یو خائے کنبے ہغہ مونرہ خرابوی جی۔ دیکنبے بشیر خان زما ملگرے دے جی، رحیم داد خان ہم زما ملگرے دے جی، مونر یو کلب کنبے یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ جی، تشریف کیردی۔

مفتی کفایت اللہ: برائے مہربانی دا استحقاق والا استحقاق کمیٹی تہ بوخی جی او دا نورہ خبرہ Concerned کمیٹی تہ بوخی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فی الحال بہ دا کمیٹی تہ ریفر کرو، بیا بہ کمیٹی یو Decision ورکری چہ ہغوی خہ وائی چہ آیا مطلب دا دے پریویلیج تہ خی یا نہ خی؟  
مفتی کفایت اللہ: سر، نیم اطمینان او شو جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 65, asked by the Hon'ble Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

مفتی کفایت اللہ: دا جی نیم اطمینان شومے دے جی۔ سپیکر صاحب! مہربانی، دا نیم اطمینان شومے دے، استحقاق کمیٹی والا نہ دے لیبرلے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Question No. 210, Syed Muhammad Ali Shah, honourable MPA.

210 - سید محمد علی شاہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ رورل ڈیولپمنٹ پراجیکٹ (ایم آر ڈی پی) ختم ہو چکا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر کی آسامی کو بھی ختم کر دیا گیا ہے؛  
 (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پراجیکٹ کی گاڑیاں کن لوگوں کے زیر  
 استعمال ہیں، نیز ان گاڑیوں کے پٹرول اور دیگر اخراجات کہاں سے پورے ہوتے ہیں، تفصیل فراہم کی  
 جائے؟

جناب رحیم داد خان (سینیئر وزیر): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ملاکنڈ رول ڈیویلمینٹ پراجیکٹ  
 (ایم آر ڈی پی) اپنی مدت میعاد پوری کر چکا ہے۔  
 (ب) یہ درست نہیں، پراجیکٹ ڈائریکٹر کی آسامی صوبائی حکومت نے 31 دسمبر 2008 تک برقرار رکھی  
 ہے۔

(ج) چونکہ مذکورہ پراجیکٹ اپنی مدت میعاد 30 جون 2008 کو پوری کر چکا ہے، لہذا اس پراجیکٹ سے  
 متعلقہ سارے ترقیاتی کام رک گئے ہیں، البتہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے پراجیکٹ کیلئے چھ مہینے کامزید  
 وقت دیا ہے جس میں پراجیکٹ کے اثاثے اور ریکارڈ کو جمع کیا جائے گا۔ مزید برآں پراجیکٹ کے آڈٹ،  
 عدالتی مقدمے وغیرہ کی پیروی کرنا بھی شامل ہے، یہ سب پھر محکمہ کے احکامات کے مطابق حوالہ کئے  
 جائیں گے۔ اس ضمن میں گاڑیوں کی واپسی شروع ہو چکی ہے اور باقی اثاثوں کے بارے میں محکمہ کے  
 احکامات کا انتظار ہے۔ ان کاموں کو پورا کرنے کیلئے چھ مہینوں کے بجٹ کی منظوری دی جا چکی ہے اور اسی  
 بجٹ سے گاڑیوں کے پٹرول و دیگر اخراجات کئے جاتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Question No. 211. Mr. Malik Qasim Khan Khattak, the Honourable MPA.

\* 211 - ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں این۔ای۔آر۔پی پراجیکٹ کے تحت متعدد منصوبے شروع  
 کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبے 2008 کے عام انتخابات کے دوران اور کچھ عرصہ بعد بغیر  
 کسی ٹینڈر، ورک آرڈر اور صوبائی حکومت کی مکمل پابندی کے باوجود شروع کئے گئے اور ادائیگیاں بھی کی  
 گئیں؛



(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبائی حکومت کے واضح احکامات اور مروجہ قواعد و ضوابط کی صریحاً خلاف ورزی کرنے والے اہلکاروں کے خلاف صوبائی حکومت تادیبی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اور کب تک، تفصیل فراہم کریں؟

جناب رحیم داو خان (سینیئر وزیر): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) نہیں، تمام پراجیکٹس مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق 2008 کے عام انتخابات سے پہلے منظور کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں ریجنل کوآرڈینیشن آفیسر کوہاٹ کا خط نمبر 840/RCO، مورخہ 4 ستمبر 2008 اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ سکیمز 2008 کے عام انتخابات سے پہلے شروع ہوئی ہیں۔ سکیموں کی تفصیل مذکورہ بالا چٹھی میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(ج) جوابات اوپر تفصیلاً بیان کر دیئے گئے ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا شان، چہ پہ کوم انداز کبنے مونر۔ تہ دے دے سوال جواب راکرے شوے دے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

ملک قاسم خان خٹک: جی سر، د جواب نہ بالکل زہ مطمئن نہ یم۔ دا د دے ہاؤس مذاق اور او شوی دے جی۔ د دوی چہ کوم جواب دے بالکل، یعنی دیکنبے یو پیسہ حقیقت نشہ۔ سر، تاسو د کمیٹی جی، تاسو سرہ پریویلیج کمیٹی کنبے دغہ باقاعدہ، یعنی پہ دے پریویلیج کمیٹی کنبے دا خپلہ ایڈمٹ شوی دی چہ دا سکیمونہ سیاسی بنیاد باندے شوی دی او ارشد عبد اللہ صاحب، وزیر قانون مخامخ دے او دوی ما تہ باقاعدہ کال اتنشن نمبر 249 باندے دا کلیئر کت وٹیلی دی چہ او دا پہ سیاسی بنیادونو باندے شوی دی او د الیکشن پہ دوران کنبے شوے دی، نو دا د پی اینڈ پی د دوی، زہ دا وایم چہ دا د استحقاق کمیٹی تہ ریفر شی، ورسرہ ورسرہ د ورکس او د پی اینڈ پی کمیٹی تہ ریفر شی، دوارو تہ، چہ بیاد پارہ داسے غلط جواب نہ راکوی جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دیکنبے سپلیمنٹری جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر شیرپاؤ صاحب، یومنہ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دیکھنے کہ دا جز (ب) تاسو او گورئ جی چہ "آیہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبے 2008 کے عام انتخابات کے دوران اور کچھ عرصہ بعد بغیر کسی ٹینڈر، ورک آرڈر کے اور صوبائی حکومت کی مکمل پابندی کے باوجود شروع کئے گئے ہیں اور ادائیگیاں بھی کی گئی ہیں"، جواب کب سے دوئی وائی جی چہ "عام انتخابات سے پہلے منظور کئے گئے ہیں"، د شروع کولو او دغہ خبرہ مخکبے دوئی، کہ دوئی دا وضاحت او کپری چہ دا کلہ شروع شوی ووا او کوم دوران کب سے دا کارونہ Complete شوی دی یا پہ دے باندے کار شروع شوے دے او پیسے د دے ریلیز شوے دی؟

ملک قاسم خان ننگ: او بل زہ یو ضمنی سوال کوم جی۔ سر، آیا دا محکمہ منصوبہ بندی او ترقیات د وزیر اعلیٰ، د دے ہاؤس او د وزیر صاحب نہ بالاتر دہ؟ مونر۔ صرف دا خبرہ کوؤ خکہ چہ د وزیر اعلیٰ پہ دیکھنے ڈائریکٹیوز دی جی باقاعدہ او محکمہ ورکس اینڈ سروسز، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ دوہ دوہ ورک آرڈرز ایشو کرے دی، د چیف منسٹر پہ ڈائریکٹیوز باندے ئے معطل کرے دی، ورسرہ ئے چہ کوم دے، بل تھیکیدار تہ ور کرے دی۔ پہ یو سکیم دوہ ورک آرڈرے، Already سکیمونہ دوہ خائے مکمل شوی دی۔ جناب والا، دغے باندے مے تحفظات دی، زہ پہ دے ہم جواب غواہم۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اقبال دین صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): دا مائیک آن کرئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د اقبال صاحب دا مائیک آن کرئ۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر، زہ چیئر نہ ورکوم۔

ڈاکٹر اقبال دین: سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمان: سپیکر صاحب، دا ہاؤس دے چہ کلہ یو چیئر تہ او کلہ بل چیئر تہ؟ دا معاملہ ہمیشہ د پارہ جی خرابہ دہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ما تاسو ته پرون عرض کرے وو چہ یرہ مطلب دا دے دا Replace کوؤ او سپیکر صاحب ہم پہ دے سلسلہ کنبے اوس یو میتنگ کنبے Busy دے ، ہم دے بارہ کنبے خبرہ کوی خکہ ہغہ رانغلو، ہغہ ہم ہغہ چیمبر کنبے ناست دے۔۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر، زہ کوم خوا لا پرشم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا Replace کوؤ خودومرہ پہ یوہ ورخ کنبے خونہ کیری کنہ۔

جناب عتیق الرحمان: سپیکر صاحب، خنگہ چل او کرو، زہ بہ ہلتہ لا پرشم جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا چہ خومرہ ورخو کنبے جو پر شوے دے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کیری بہ کنہ، یو طریقہ، کوآپریشن بہ کوؤ، یو دغہ بہ کوؤ We have taken action against that very person.....

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب، دا کرسی مے پرینودہ ورلہ، اوس دا

کرسی پر بردم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ جناب اقبال صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب، ما تہ خو ہم، زہ کوم خوا لا پرشمہ جی؟

ڈاکٹر اقبال دین: دیخوا راشہ۔

جناب عتیق الرحمان: تھیک شوہ۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب، د مفتی صاحب پہ دور کنبے شپہر

کرورہ روپی پہ دے مائیک بانڈے خرچہ شوے دہ، شپہر کرورہ روپی۔

ڈاکٹر اقبال دین: یرہ مننہ۔ جناب سپیکر صاحب، زما ضمنی کوئسچن دا دے چہ د

این۔ای۔آر۔پی پراجیکٹ تحت چہ پہ ضلع کرک کنبے کوم کارونہ شوی دی، دا

منصوبے د Rehabilitation Programme تحت شوی دی او کہ نہ دیکنبے نوے

سکیمونہ شوی دی؟ خکہ چہ دا Basically د دے Rehabilitation، د زرو

سکیمونو د Rehabilitation Programme وو، دا دا اونائیلے شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: چونکہ منسٹر صاحب اکٹھا جواب دیں گے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ (ب) میں اگر دیکھیں جواب میں، سوال تو انہوں نے کیا ہے کہ آیا یہ منصوبے الیکشن سے پہلے یا الیکشن کے وقت شروع ہوئے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ الیکشن سے پہلے شروع ہوئے، اب الیکشن سے پہلے شروع ہوئے لیکن Approval یا کوئی سرٹیفکیٹ ہے؟ اس کی بجائے 2008 میں ایک چھٹی نکالی جاتی ہے 4 ستمبر 2008 کو، اگر آپ سر، جواب میں ایڈیشنل سیکرٹری کو لکھی گئی یہ چھٹی دیکھیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، تو اس میں یہ لکھا ہے کہ "I am to refer to the above noted subject and to state that the District Government Karak has identified / got approved the following schemes under the Project before February 2008 General Elections" یعنی 4 ستمبر 2008 کو الیکشن کے آٹھ مہینے بعد یہ کتا ہے کہ یہ الیکشن سے پہلے Approve ہوئی ہیں تو اس کی جو Approval ہوئی ہے الیکشن کے وقت سے پہلے، اس کی Approval کدھر ہے؟ Authenticated تو تب ہوگا کہ جب ہمیں وہ Approval دکھائی جائے کہ جو الیکشن سے پہلے Approve ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم داد خان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، کوئٹہ چہ خنگہ شوے دی، دھغے مطابق جوابات ورکریے شوی دی۔ سکندر خان، عبدالاکبر خان خبرہ اوکرہ چہ کوم ڊیت او کوم، کوئٹہ کبے دا نہ دی شوی چہ کوم ڊیت نہ دا دغہ شوے دی، صرف دا کوئٹہ دے چہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبے 2008 کے عام انتخابات کے دوران اور کچھ عرصہ بعد بغیر کسی ٹینڈر، ورک آرڈر اور صوبائی حکومت کی مکمل پابندی کے باوجود شروع کئے گئے اور ادنیٰ بھی گئیں"، پہ دیکھنے ڊیت او دا خیزونہ نہ دی بنائیلی شوی خو دغہ مجموعی طور الیکشن نہ پس یا الیکشن کبے د دے جواب راغله دے چہ "نہیں تمام پراجیکٹس مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق 2008 کے عام انتخابات سے پہلے منظور کئے گئے ہیں، اس ضمن میں ریجنل کوآرڈینیشن آفیسر کوہاٹ کا خط

RCO/840 مورخہ 04-09-2008، یعنی 2008 کے عام انتخابات سے پہلے شروع ہوئے ہیں۔ د  
ہغے کاپی چہ کوم دی، د دے سرہ منسلک دی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم صاحب، یو منٹ تشریف کیجئے۔ اقبال صاحب، دا  
It can not be treated as a supplementary ، ستاسو کوئسچن چہ کوم دے ،  
question ، دا سپلیمنٹری کوئسچن نہ دے دا خو Main Question دے چہ یرہ  
خومرہ چہ وی او خومرہ نہ وی۔ سپلیمنٹری کوئسچن آیا چہ د دے کوئسچن او د  
جواب پہ مینٹ کبے د رولز مطابق چہ کوم خیز را اوئی نو پہ ہغے باندے  
سپلیمنٹری تاسو کولے شی۔ اوس دا ستاسو کوم کوئسچن ما واوریدو نو دا  
کوئسچن خو Main Question دے ، دا بہ تاسو خپلہ مطلب دا دے According  
to the rules را وری۔ ملک قاسم صاحب، وایی تاسو۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زمونر مشر چہ کومہ خبرہ او کرہ، ہغوی بالکل زمونر د  
خبرے جواب اونکرو۔ ما پہ دے باندے ضمنی کرے وو چہ آیا دا محکمہ د وزیر  
اعلیٰ صاحب نہ، د دے ہاؤس نہ او د وزیر صاحب نہ بالا تر دہ چہ ہغہ کومہ  
قصہ کوی، ہغہ من مانی منی او صاحب پرے گو تہ لگوی بیا؟ او مونر بلہ خبرہ  
جی دا کرے وہ چہ دا جواب غلط دے۔ زہ اوس ہم وایم چہ غلط دے ، دا د کمیٹی  
تہ حوالہ شی او پورہ پورہ انکوائری داوشی۔ سر، تاسو تولو نہ خبری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم خان۔۔۔۔۔

مفتی نفاہت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ جی۔ ملک قاسم خان! دا خو Identical question  
already مطلب دا دے چہ د پریویلیج کمیٹی Under consideration دے کنہ۔ دا  
ہم ہغہ یو د سترکت کرک دے او دا ہم ہغہ سکیمونہ دی چہ ہغہ تاسو مطلب دا  
دے کوم دغہ کری دی۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، اوس د دغے د نوے نوےس واغستلے شی چہ دے ہاؤس تہ  
غلط انفارمیشن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم ہر بار بار Repetition دے، ہم دہرے بار بار Repetition دے،  
Repetition دے، Repetition دے۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، دے ہاؤس تہ ئے غلط انفارمیشن ورکرل، دا دہاؤس  
پراپرتی دہ، دا کمیٹی تہ حوالہ کری۔ دا غلط ہاؤس تہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنر تاسو خود دے دیپارٹمنٹ د افسرانو خلاف یو پریویلیج  
موشن ہم راوستے دے او ہرے ایڈمٹ شوے دے، پہ ہرے باندے یوہ کمیٹی  
میٹنگ ہم کرے دے او Next meeting بہ کیری نو دا خو Repetition دے۔

ملک قاسم خان خٹک: بیا سر، دا خہ بدہ خبرہ دہ چہ دا تاسو دغے کمیٹی تہ حوالہ  
کری چہ دا جواب ئے غلط ورکرے دے؟

Mr. Deputy Speaker: Repetition is prohibited in these rules. These rules say that no repetition of any matter, because it will waste the time of this August House.

ملک قاسم خان خٹک: سر، پہ دے کوئسچن باندے زہ پریویلیج موشن راورمہ اورول  
54 لاندے زہ باقاعدہ دا نوٹس درکوم۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! زما سپلیمنٹری دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! ستاسو پخپلہ د وکالت شعبے سرہ تعلق دے، یو  
وی جی دعویٰ او بیا دہرے گواہان وی، جناب سپیکر صاحب، ستاسو توجہ  
غوارمہ جی۔ جناب سپیکر! توجہ غوارمہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: یو دعویٰ وی جی، بیا دہرے دعوے پہ اثبات کنبے گواہی وی  
جی او دا دواہرہ د سوال جواب حصہ جوڑی۔ دوئی جی دعویٰ خو کرے دہ چہ  
2008 د الیکشن نہ مخکبے دا شے Approve شوے دے او دہرے شہادت وو،  
ہرے Approved documents جی دوئی نہ دی پیش کری، د دے معنی دا دہ چہ  
دعویٰ دہ بلا دلیل، نو سوال Incomplete شو جی۔ چہ کلہ د سوال، جواب نا

مکملہ شو نو د دے معنی' دا دہ چہ پخپلہ محکمہ Agree کوی چہ دا تاسو  
 Concerned Committee له ورکړئ نو بیا دیکبڼے څه رکاوټ نشته کنه جی۔  
 جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! زما په خیال رحیم داد خان خو اووئیل، هغوی  
 Statement ورکړو چہ دا Before the elections شوی دی او هغوی بنه سینیٹر  
 سرے دے نو د هغوی جواب خو Satisfactory دے زما چہ څومره خیال دے۔  
 مفتی سقایت اللہ: جواب خو دوئ نه دے لیکلے کنه جی، جواب خو ئے محکمے  
 راکړے دے او کیدے شی هغوی دروغ وائی جی۔ نو که دوئ مونږ له  
 Approved document راکړے وے نو مونږ به منلے وه جی۔ دا جواب  
 Incomplete دے۔ که دوئ دا Agree کوی او کمیټی له ورکړئ نو مهربانی به  
 وی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، زه افسوس کوم چہ په دے دومره لوی  
 فورم باندے دا الفاظ د دروغو، دا عجیبه لگی او نه داسے غلط جرات  
 دپیارتمنت کولے شی چہ داسے یو غلط جواب د هاؤس ته رامخکبڼے شی؟  
 پوره هغه دسترکت آفیسر ما Quote کړو، د هغه لیټر راغله دے، په هغه باندے  
 پوره دغه ورکړے دے چہ په دے وخت، د الیکشن نه مخکبڼے په دے څیزونه  
 باندے کار شروع شوی دے او د طریقے او قاعدے مطابق دی۔ د کرک حالات  
 ما ته معلوم دی، زما ورور قاسم صاحب د دوئ چہ کوم Grievances دی، څه  
 چہ دی، هغه Local politics هلته کبڼے دی، زه په هغه باندے همیشه د دوئ  
 سپورټ کوم خو هغه Local politics چہ کوم دی، دوئ د مهربانی او کړی، دے  
 هاؤس ته د نه راوړی، هغه به په هغه ځائے کبڼے مونږه حل کوؤ خو چہ څومره  
 پورے کوټسچنز دی، د هغه هغه جواب برابر راغله دے او د هغه ما درته،  
 تاسو وائی چہ قواعد و ضوابط مطابق چہ کوم دے، د ریجنل کوآرڈینیشن آفیسر  
 خط ما تاسو ته Quote کړو چہ هغه په دے را لیږلے دے نو دا جواب غلط نه شی  
 کیدے۔

ملک قاسم خان څنگ: بالکل جی دا غلط دے۔ سر، زما ریکویسټ دغه دے چہ دوئ  
 کومه خبره کوی چہ دا آر سی او چہ کوم خط لیکلے دے، دا بالکل غلط دے۔

دستریکت گورنمنٹ دا سکیمونہ نہ دی کری، دا د پی اینڈ پی نہ فیکس باندے  
 ۛی۔ زہ ۛومرہ چتھئی تاسو تہ در کرم چہ دستریکت گورنمنٹ دا سکیمونہ نہ دی  
 کری؟ دا فیکس ور ۛی او ہلتہ کمیٹی پرے میتنگ کوی جی۔ بالکل دے پی اینڈ  
 پی نہ براہ راست ۛی۔ سر، مونر دا خبرہ او کرہ چہ آیا دا پی اینڈ پی د وزیر  
 اعلیٰ صاحب، د منسٹر صاحب او د دے ہاؤس نہ بالا تر دہ؟ دا تہلہ خبرہ د  
 بیورو کریسی د چکر دہ۔ کمیٹی تہ جی حوالہ کری، دغہ ور کس کمیٹی تہ ئے  
 حوالہ کری، پی اینڈ پی اہم کمیٹی تہ ئے حوالہ کری۔

Mr. Deputy Speaker: Now coming to question. تھیک شوہ

ملک قاسم خان ۛنگ: زہ فیصلہ غوارم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

ملک قاسم خان ۛنگ: سر، پہ دے باندے ووٹنگ او کری، ووٹنگ پرے او کری۔

مفتی کفایت اللہ: Mover مطمئن نہ دے۔

ملک قاسم خان ۛنگ: مونر مطمئن نہ یو کنہ۔ چہ اوس یو شی نہ تہ مطمئن نہ یے نو تہ  
 ۛہ رنگ کوے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کفایت اللہ صاحب! تاسو دو اورو تہ یوہ خبرہ کومہ۔ زہ چیئر نہ دا  
 خبرہ کومہ چہ دا Mover مطمئن کیدے نہ شی۔ د ہغے یو وجہ دا دہ، زہ تاسو تہ  
 مطلب دا دے، دا خپلو کبنے دہ چہ د دوئی خپلو کبنے، د کمیٹی میتنگ ما کرے  
 دے، ہغہ ما چیئر کرے دے، د دوئی خپلو کبنے نالگی دہ، دا ۛہ خپل یو دغہ  
 دے۔ زہ دا یو خواست کوم ہاؤس تہ چہ گورئی مونر بہ د دے رولز مطابق ۛو،  
 اوس مونر بہ د د دوئی پرسنل، مطلب دا دے Like, dislike او د دے مطابق  
 تاسو او گورئی، تاسو تہول بنہ فاضل خلق یی، ڍیر بنہ، مطلب دا دے د دغے  
 مطابق دا شے نشتہ دے۔ گورئی I remember, identical case، زہ دا وایمہ  
 چہ زہ ہم د دے ہاؤس یو ممبر یمہ، زہ دا وایمہ چہ مطلب دا دے زہ چیئرمین  
 وومہ، دوئی د دے سری خلاف پریویلیج راوستے وو، ہم دا ۛیز دے نو زہ دا  
 خواست کوم چہ We will do according to these rules، اوس دے رولز  
 کبنے داسے ۛہ Provision نشتہ دے۔ اوس یو سرے دے، ہغہ وائی چہ زہ نہ



Then ، نہ مطمئن کیبرم، نہ مطمئن نو دا خوبل خہ رولز نشته دے ،  
 we will use and we will apply these rules ، چہ یو ممبر صاحب، زما ڊیر  
 آنریبل ممبر، زما ڊیر خور ممبر، زما محترم ممبر وائی چہ زہ بالکل نہ مطمئن  
 کیبرم، نہ مطمئن کیبرم، کوئسچن ما کتلے دے ، Answer ما د شپے کتلے دے ،  
 ہغوی ور کرے دے باقاعدہ، Identical دا Already کیسونہ راغلی دی او دا د  
 پر یویلج کمیٹی Under consideration دی، ہغے کنبے آئندہ مطلب دا دے  
 تاریخ فکس دے نو اوس خا مخا چہ زما یو محترم وائی چہ زہ نہ مطمئن کیبرم نو  
 ما سرہ بل خہ Solution نشته Except چہ زہ بہ دا Use کوم لہذا Now I ask  
 Mr. Israr Ullah Khan Gandapur for Question No. 220.

\* 220 - جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ہر سال ممبران اسمبلی، وزراء، متعلقہ محکمہ جات،  
 وزیر اعلیٰ صاحب اور دیگر ذرائع سے بجٹ سے پہلے اے ڈی پی میں شامل کرنے کیلئے سکیمیں وصول کرتا  
 ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) اے ڈی پی برائے سال 2008-09 کو مندرجہ بالا ذرائع سے کل کتنی سکیمیں وصول ہوئیں، سکیم  
 بعد تجویز کنندہ کے عمدہ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛  
 (ii) جو سکیمیں ڈراپ ہوئیں، ان کی وجوہات بتائی جائیں، نیز جو سکیمیں شامل کی گئیں، ان کی تفصیل اور  
 شامل ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب رحیم داد خان { سینیئر وزیر (منصوبہ بندی) } : (الف) یہ درست نہیں ہے کیونکہ محکمہ منصوبہ  
 بندی و ترقیات سال کے اوائل میں ہی تمام متعلقہ محکموں کو آئندہ مالی سال کیلئے اے ڈی پی کے متعلق  
 ہدایات جاری کر دیتا ہے۔ محکمے اپنے متعلقہ سیکٹر کی اے ڈی پی بنا کر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھجوادیتے  
 ہیں جو کہ غور و حوض کے بعد جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کی جاتی ہے اور منظوری کے بعد سیٹنٹ میں  
 پیش کی جاتی ہے۔ سیٹنٹ کی منظوری کے بعد اے ڈی پی کو صوبائی اسمبلی میں حتمی منظوری کیلئے پیش کیا جاتا  
 ہے۔ صوبائی اسمبلی کی حتمی منظوری کے بعد متعلقہ محکمہ جات کو عملدرآمد کیلئے جاری کر دی جاتی ہے۔  
 چونکہ تمام متعلقہ محکمے اپنے اپنے سیکٹر کی اے ڈی پی خود بناتے ہیں اور صرف منظوری کیلئے محکمہ منصوبہ بندی  
 و ترقیات کو بھیجتے ہیں اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات جو سکیمیں براہ راست وصول کرتا ہے، وہ بھی متعلقہ

محکمے کو بھجوا دی جاتی ہیں، لہذا متعلقہ محکمہ جات ہی بہتر جانتے ہیں کہ کل کتنی سکیمیں وصول ہوئیں اور ان کی تفصیل بھی وہی مہیا کر سکتے ہیں، نیز جو سکیمیں شامل کی گئیں یا شامل نہ ہو سکیں، ان کی وجوہات کے بارے میں بھی متعلقہ محکمہ جات ہی بہتر جانتے ہیں۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات متعلقہ محکمہ جات کو صرف ان کے شعبے کا حجم، Sectorial Allocation اور ترجیحات بتاتا ہے۔ تفصیل بحوالہ چٹھی NO.SO/COORD/P&D/105/04/ADP/2008-09 Dated Peshawar the 05-12-2007 مہیا کی گئی۔

جناب اسرار اللہ خان گندہ پور: شکریہ، سر۔ سر، پہلے میری ہاؤس سے ایک ریکویسٹ ہے کہ دو عہدے آپ بنالیں، ایک ڈاکٹر ذاکر اللہ خان کیلئے، پہلے میں نے کہا تھا بنام حکومت سرحد اور ایک مفتی صاحب کیلئے پبلک پراسیکیوٹر کا۔ (تہقے/تالیان) سر، سوال کے (الف)، (ب) اور (ج) جز میں میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ سوال بالکل واضح ہے۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آیا اے ڈی پی میں شامل کرنے کیلئے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

جناب اسرار اللہ خان گندہ پور: سر، اس میں میرا سپلیمنٹری کولسچن ہے آزیبل منسٹر صاحب سے کہ سر، یہ بالکل واضح ہے۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کیا آپ ممبران سے سکیمیں وصول کرتے ہیں؟ یہ کہتے ہیں، یہ درست نہیں ہے اور پھر انہوں نے اپنی ایک تاویل پیش کی ہے۔ اس میں سر، جب ہم سوال بھیجتے ہیں، میرا مقصد اس میں یہ تھا کہ پی اینڈ ڈی میں جب ہم جاتے ہیں، میں اپنے ساتھ یہ ریکارڈ لایا ہوں کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ نے ڈائریکٹوریٹ کی شکل میں Before Budget Session ایڈیشن کئے تھے اور انہوں نے مجھ سے باقاعدہ یہاں پہ وصول بھی کئے ہیں، یہ میں ساتھ لایا ہوں، اگر آپ دیکھنا چاہیں، وزیر صاحب دیکھنا چاہیں۔ سر، جب میں ان کے پاس گیا تو ان کے پاس کوئی نو سو اسی سکیمیں اس وقت کمپیوٹر میں انہوں نے Feed کی تھیں۔ اس کے بعد جہاں تک میرا Knowledge ہے بارہ سو کے قریب ساری سکیمیں End of the ADP پہنچ گئی تھیں جو اے ڈی پی میں Reflect ہوئی تھیں، وہ تقریباً میرے خیال میں کوئی دو سو ستانوے کہ تین سو نئی سکیمیں ہیں۔ سر، جب ہم سوال بھیجتے ہیں تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ کون سے عوامل ہوتے ہیں جو کہ پی اینڈ ڈی کے محکمے پہ اثر انداز ہو کے، وہ سکیمیں بارہ سو سے سکرڈ دو سو ستانوے پہ آ جاتی ہیں؟ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آیا وزراء صاحبان کی، وزیر اعلیٰ صاحب کی، ممبران کی اور ان کی Identification مجھے کر کے دے دیں، یہ کہتے ہیں، ہم شروع سے

وصول ہی نہیں کرتے تو سر، میری ان سے یہ گزارش ہے کہ یہ آگے پھر اے ڈی پی بنے گی، اگر ممبران کے ساتھ یہ مذاق ہو کہ انہوں نے مجھ سے وصول کئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بالکل وصول نہیں کرتے تو سر، میرے خیال میں وزیر صاحب اگر Agree کریں تو یہ کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ آئندہ کیلئے اس کا سد باب ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم دادخان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، جواب راغلیے دے چہ پی اینڈ ڈی تہ د متعلقہ محکمو نہ سکیمونہ راخی، بیا پہ ہغے غور کیبری، بیا وزیر اعلیٰ صاحب تہ پیش کیبری او بیا ہغے کیننٹ تہ مخکینے کیبری، لکہ دوئی چہ کومہ خبرہ او کرہ، کہ خہ داسے یو سکیم ایم پی اے، ایم این اے یا داسے بعض ضروری سرے وی چہ د ہغوی ہغہ علاقے تہ Need base باندے ضرورت وی نو بیا ہم ہغہ متعلقہ محکمو تہ لارشی، نو پہ ہغے د ہغے نہ پس بیا پی اینڈ ڈی تہ راخی او پہ ہغے باندے دغہ کیبری نو داسے د دے خہ دغہ نشتہ او آئندہ کہ داسے خہ خبرہ وی، غلطی وی، ہغہ بہ انشاء اللہ تعالیٰ مونبرہ درست کوؤ، پہ ہغے دغہ تہ ضرورت نشتہ۔ دا معزز رکن دے او ڊیر Experienced سرے دے چہ زہ پہ پرومبی خل راغلم، ما دوئی واوریدل دلتہ کنبے نو ڊیر بنہ رولزا او ریگولیشنز ہغوی ستہدی کوی، د دوئی نہ بہ مونبرہ فائدہ اخلو، د ہر یو ممبر نہ بہ مونبرہ فائدہ اخلو چہ آئندہ داسے خہ خبرہ وی، کومے غلطی یا خہ شے شوے وی چہ آئندہ د پارہ د ہغہ غلطو تلافی اوشی، نو د دے کمیٹی تہ د تلو ضرورت نشتہ، مونبرہ ورونبرہ یو، ملگری یو او ٲول پہ یو خائے بہ دا ہاؤس چلوؤ چہ خومرہ د دوئی ارشادات دی، ہغہ مونبرہ آنر کوؤ، او۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، ایسا ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ "یہ درست نہیں"، لیکن انہوں نے مجھ سے وصول کئے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ وہاں پر Basement میں ایک کمپیوٹر پڑا ہوتا ہے، اس میں اس کو ڈالتے ہیں۔ بارہ سو کے قریب سکیمیں تھیں، پھر دو سو ستانوے نئی اے ڈی پی میں Reflect ہوئیں۔ سر، وہ ٹھیک ہے Sectorial ADP علیحدہ چیز ہے لیکن ممبر کی اگر Constituency کی طرف سے کوئی Need ہے اور وہ بھیجتے ہیں اور وہ وہاں پر چلی جاتی ہیں اور وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ نے ان کو لکھا ہے اور اس کے باوجود وہ کہتے ہیں کہ "یہ درست نہیں" اور آگے چل کر باقی جو دو سوالات ہیں، ان پر

بالکل خاموش ہیں۔ منسٹر صاحب، صبح سے تھکے ہوئے ہیں، کافی انہوں نے Headlock day گزارا ہے، میری ان سے گزارش ہے کہ اگر یہ Agree کریں، میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے، یہ سارے ہاؤس کی بات ہے، اگر وہ Agree کریں تو اس کو کمیٹی کو ریفر کر لیں۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): ما۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم داد خان۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میرا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، ہم سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کرتے ہیں، سی ایم صاحب سے پی اینڈ ڈی کو ریفر کرتے ہیں اور ہماری سکیمیں سب یہ لیتے ہیں، یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اے ڈی پی میں انہوں نے Reflect نہیں کیں لیکن ہم اپنی Need base پر، اپنی Constituency کی Need bases پر ان کو دیتے ہیں اور یہ ہونا چاہیے۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ محکمہ اپنی مرضی سے ڈالے گا وہ سکیمیں، وہ تو جو On going سکیمیں ہیں، انہیں Enhance کرتا رہے گا، وہی ڈالتا رہے گا۔ ہمیں تو اپنے حلقے کی ضرورت کے مطابق سکیمیں دینی ہیں اور جیسے گنڈاپور صاحب کہتے ہیں، میں بھی یہ چاہوں گا کہ یا یہ کمیٹی کو دیا جائے یا یہ ہاؤس آپ کی وساطت سے یہ فیصلہ کرے کہ آئندہ جو اے ڈی پی بنے گی، وہ ایم پی ایز کی مرضی سے بنے، ان کی اپنی PF constituency کی Need base پر ان سے مانگی جائیں، یہ میری ریکویسٹ ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم داد خان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، د دے خپل قواعد، خپل طریقہ کار وی او گنڈاپور صاحب چہ کومے خبرے او کرے، ہغہ کوم Feasible schemes چہ وی، ہغہ رامخکبے شی او کوم چہ Feasible نہ وی نو ہغہ وروستو پاتے شی او دیکبے خہ ڊیر د فنڈز ہغہ کمے ہم وی خوزہ ڊیر افسوس کومہ، دا بے مروت شان راتہ بنکاری چہ د گنڈاپور صاحب خومرہ صفت او ما دومرہ تعریف او کرلو، نو د ہغے ہغہ (تہقے) نو کمیٹی تہ ئے د تلو ضرورت نشتہ دے۔ ما خو خو خله او وئیل چہ ستاسو د تجربے نہ بہ استفادہ مونرہ حاصلوؤ او مخکبے بہ خو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زما خیال دے چہ منسٹر صاحب دا کوم Assurance ورکړلو، دا کافی به وی انشاء اللہ، مطلب دا دے چہ ممبران صاحبان به مطمئن وی۔  
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Since specific time for the Questions and Answers has been lapsed, so now coming to the next item, and the rest of the Questions and Answers will be taken later on.

(شور)

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، پروں ہم زما کوئسچنز پاتے شوی وو، نن ته مو پاتے کیری وو، نن بیا پاتے شو۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، زمو نره یو کوئسچن پاتے کیری جی۔

جناب محمد علی: پروں پاتے شوے وو نو تاسو وئیل چہ سبا به ئے کوؤ۔

محترمہ گلہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! تاسو تشریف کیردی۔ د چھٹی دا درخواستونہ کوؤ نو بیا د هغے نه پس کوؤ، تشریف کیردی تاسو۔ معزز اراکین اسمبلی، ملک بادشاہ صالح صاحب نے 15 جنوری 2009، جناب سردار شمعون یار خان نے 15 و 16 جنوری 2009 اور محمد جاوید عباسی صاحب نے 15 و 16 جنوری 2009 کیلئے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں جو میں منظوری کیلئے ایوان کے سامنے

پیش کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Coming to Item No. 5, Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his privilege motion No. 46. Mr. Israrullah Khan Gandapur, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکر یہ، سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ میں ڈپٹی ڈائریکٹر نے سی آئی پی پراجیکٹ میں ذاتی پسند اور ناپسند

کی بنیاد پر مخصوص افراد کو نوازنے کیلئے حکومتی فنڈ کا بے دریغ استعمال کیا اور اس کے اس عمل سے میرے حلقہ نیابت میں بے جا مداخلت ہوئی جس سے بطور ممبر میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا، لہذا مختصر بحث کے بعد اس کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

سر، اس ضمن میں میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ معاملہ کوئی آج کا نہیں ہے، پچھلی اسمبلی کا تھا اور اس وقت میں اس پر ایک ایڈجرمنٹ موشن بھی لایا تھا لیکن چونکہ اس وقت وزراء بے چارے ڈی آئی خان کو 'No Go Area' سمجھتے تھے، ان کی وہاں پر پہنچ نہیں تھی، وہ بے بس تھے البتہ اس ایڈجرمنٹ موشن کو بخت جہان خان نے 6 مارچ 2007 کو منظور کیا تھا لیکن حکومت اس معاملے کو لمبا کرتے چلے گئے اور وہ اسمبلی میں پیش بھی ہوئی لیکن پھر پینڈنگ رہی۔ اس دوران بخت جہان نے باقاعدہ ان کو ایک لیٹر بھی لکھا کہ یہ Breach of privilege ہوگی کہ اگر آپ یہاں پہ Intervention کریں کیونکہ Subject matter جو ہے، Already اسمبلی میں ہے لیکن اس کے باوجود سر، چونکہ حکومت تھی، اس پر عمل ہوتا رہا اور پہلے دس لاکھ روپے ریلیز ہوئے، پھر جو اس کیلئے Allocation تھی غالباً چالیس لاکھ کی، وہ Phase wise ان کو جاتی رہی۔ جب حالات ذرا تبدیل ہوئے، نگران سیٹ اپ، آیا، شہزادہ گستاخ صاحب تھے، ان کے ذریعے اس افسر کا میں نے وہاں سے تبادلہ کرایا کیونکہ وہ پارٹی بن چکا تھا لیکن اس کے باوجود سر، وہ میرے پاس جرگہ کی شکل میں آیا اور میں نے یہ غلطی کی کہ میں نے ان کا جرگہ تسلیم کر لیا حالانکہ مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا اور اس کا خمیازہ مجھے یہ بھگتنا پڑا کہ انہوں نے مجھے اندھیرے میں رکھتے ہوئے مزید جو ریلیز تھیں، وہ بھی کر دیں۔ میری سر، گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ اگر افسران صاحبان کا طرز عمل اس طرح کا ہو، باوجود اس کے کہ سپیکر کا لیٹر ہے، اگر آپ دیکھنا چاہیں سر تو میں بچھواتا ہوں، منسٹر صاحب بھی دیکھ لیں اور انہوں نے اس پر باقاعدہ Subject matter میں لکھا ہے کہ Breach of privilege ہے، ورلڈ بینک تک یہ بات گئی، ڈی جی سی آئی پی جو تھے، انہوں نے بھی ہدایات دیں لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے فنڈز ریلیز کر دیئے اور سر، یہ مخصوص افراد کو نوازنے کی بات تھی۔ گورنمنٹ سے میری یہ استدعا ہے کہ اس پر یو ج موشن کو کمیٹی کو ریفر کر دے۔ شکر یہ۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ جیسا کہ گنڈاپور صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): خنگہ چہ گنڈاپور صاحب خبرہ او کپہ چہ دوئی سرہ زیاتے شوے دے نو مونبر تہ اعتراض نشته، داد پریولج کمیٹی تہ لارشی او هلته د دا Thrash out شی چہ دا ولے زیاتے شوے دے؟ مونبر تہ اعتراض نشته جی۔  
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکر یہ سر، میں گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 46, moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکر یہ، سر۔ میں ہاؤس کا، آپ کا اور گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں۔  
محترمہ نگہت باسمن اور کزنئی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت بی بی صاحبہ! فرمائیں آپ کیا فرما رہی ہیں؟  
محترمہ نگہت باسمن اور کزنئی: شکر یہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر اکثر لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں جب بات ہوتی ہے تو ہم ہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو تنقید بھی کرتے ہیں لیکن جب کوئی اچھا کام ہوتا ہے تو اس کے بارے میں کسی کو، نہ گورنمنٹ، بچوں سے اور نہ ہی اپوزیشن کی طرف سے کوئی ایسا جواب آتا ہے کہ جس سے ہماری پولیس، جنہوں نے محرم کے دوران اتنا اچھا کام کیا اور پورے صوبے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے انہوں نے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں تو سر، ان لوگوں کیلئے میں یہاں پہ آپ کے توسط سے گورنمنٹ کے نالج میں یہ بات لانا چاہتی ہوں حالانکہ یہ بات ان کو کرنی چاہیے تھی کہ پولیس کو جیسا کہ پنجاب میں اور دوسرے صوبوں میں ایڈوانس کے طور پر یا ایک سیلری ان کی اچھی کارکردگی کی بنیاد پر دی گئی ہے تو صوبہ سرحد کی پولیس کیلئے بھی، میں یہاں سے ٹریڈری نچرز کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ محرم میں انہوں نے اتنا اچھا کام کیا تو کم از کم، یہاں پر ان کو لتاڑنے کا کام تو سر، یہ بھی کرتے ہیں، ہم بھی کرتے ہیں لیکن جب وہ اچھا کام کریں تو ان کیلئے بھی کچھ نہ کچھ پیسے کا اعلان کیا جائے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، نگہت بی بی یرہ بنہ خبرہ او کپہ او مونبرہ خو بنہ کار ہمیشہ Appreciate کرے دے او زمونبرہ صوبہ کنبے خو زمونبرہ

خیال دے کوشش کوؤ چہ پولیس تہ زیات نہ زیات مراعات ورکرو۔ پہ دے باندے بہ ہم حکومت غور او کری چہ خہ کیدے شی، انشاء اللہ ضرور بہ ورتہ کوؤ۔

### توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to Item No. 7: Mr. Atif-ur-Rehman, MPA, to please move his 'Call Attention Notice' No. 117. Mr. Atif-ur-Rehman.

جناب عطف الرحمان: ڊیره مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا ڊیره د افسوس خبرہ دہ چہ ما دلته کنبے تحریک استحقاق جمع کرے دے او ما پہ خپل لاس باندے لیکلے وو او هغه ما جمع کرے وو او نن ما تہ ملاؤ شوے دے چہ تہ بہ پہ توجہ دلاؤ نوٹس باندے خبرہ کوے، نوزہ نہ پوھیہرہ چہ یرہ دلته کنبے پہ دے کاغذونو کنبے دارد و بدل شوک کوی او دا ولے کیری؟ پروں محمود عالم خان ہم پہ دے باندے خبرہ کرے وہ چہ ما دیو سوال د پارہ درخواست نہ دے کرے او د هغه ہم یعنی سوال نہ وو شوے او د هغه پہ نوم باندے خلقو سوالونہ جمع کری وو نو زما چہ کوم تحریک، استحقاق زما مجروح شوے دے جناب سپیکر، هغه درتہ زہ وایمہ خو ما له توجہ دلاؤ نوٹس راغلی دے او ما دا خیز جمع کرے دے نو دا ڊیره د افسوس خبرہ دہ جی چہ د هغه خلقو لاسونہ دلته کنبے ہم رارسیدلی دی او زما خیال دے چہ هغوی دلته کنبے ہم گر بر کوی نو د دے خیز لہ تحقیقات پکار دی۔

"جناب سپیکر صاحب، چونکہ خیبر میڈیکل کالج اور حیات آباد گریجویٹ میڈیکل کالج میرے حلقے میں واقع ہیں اور وہاں پر کلاس فور ملازمین میرے مرضی کے بغیر بھرتی ہوئے ہیں اور ان لوگوں کا تعلق بھی اسی علاقے سے نہیں اور میرے حلقے کے لوگوں میں بڑی بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ میرا استحقاق بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی مجروح ہوا ہے، لہذا اس تحریک کو استحقاق کیٹی کے حوالہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر صاحب، زہ د خیبر میڈیکل کالج پرنسپل له دفتر تہ ورغلی وومہ او دا پوستونہ هغوی پہ اخبار کنبے ایڈورٹائز کری وو، ما ورتہ وئیل چہ چونکہ دا خیبر میڈیکل کالج او پشاور یونیورسٹی کنبے چونکہ خلیلو ڊیره غتہ قربانی کرے دہ چہ هغوی دا زمکہ ورکری وہ او پہ هغه کنبے چہ کوم



کلاس فور پوسٹونہ را اوخی، هغوی ورته د بهر نه خلق راولی او د بهر خلقو په دے خائے کبنے تعیناتی شوی دے، نو حقیقت دا دے سپیکر صاحب، زما په علم کبنے چه تر کومه پورے خبره راغله ده نو په دے پوسٹونو کبنے پیسے اغستلے شوی دی او دا پوسٹونہ هغوی په پیسو باندے خرخ کری دی، په دیکبنے زما د علاقے یو کس نه دے شوی نو زه دا غواړمه چه زما دا تحریک تاسو استحقاق کمیٹی ته حواله کری جی۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Ji, Minister concerned, Health Department.....

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): گزارش دا دے جی چه هیلتھ منسٹر صاحب نشته نو که دا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: که دا د هغوی په موجودگی کبنے بیا Raise کری، پینڈنگ ئے کری خه وخت د پارہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف الرحمان صاحب۔

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Janab Speaker, cabinet is collectively responsible.

وزیر قانون: نه خو دا خیز لکه Particular، اوس گورنمنٹ کبنے خو پینخه سوہ خایه کبنے پینخه سوہ پراجیکٹونہ روان وی، اپوائنٹمنٹس کیبری هر خائے کبنے، Exact detail خو هیلتھ منسٹر صاحب ته، د هغوی ډیپارٹمنٹ دے، به پته لگی نو زمونږه دا گزارش دے که دا پینڈنگ کری For the time being او سبا، بله

ورخ هغوی راشی او بیا. It should be taken later on.

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، دا کومے نوکری چه هغوی کری دی، مهربانی د اوکری د هغوی هغه آرډرونه د Held in abeyance شی او چه انکوائری اوشی نو د هغه نه پس د بیا فیصله اوکری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف خان! اول ستاسو چه زمونږه د سیکرٹریٹ په حواله باندے کومه خبره اوکړه نو هغه کبنے تاسو چه دا کوم د استحقاق د پارہ تحریک

را البيرلے وو نو هغه جوړيدو نه According to the rules، نو د دے وجے نه  
 your Adjournment Motion was converted into the Call Attention  
 Notice، هغه جوړيدو نه، په دے وجه باندے۔ باقی چه کوم زمونږه لاء منسټر  
 صاحب خبره او کړه نو دا به مونږه پينډنگ اوساتو د ورځ دوو د پاره چه کله  
 هيلته منسټر صاحب وی نو هغوی به پوره د هغے وضاحت او کړی۔ د هغے  
 وضاحت نه پس به بيا دا هاؤس چه څه غواړی، د هغے مطابق به کار کوؤ۔ تهپیک  
 شوه؟

جناب عطيف الرحمان: تهپیک شوه جی۔ دا تاسو پينډنگ اوساتئ، په دے باندے به  
 بيا بحث او کړو خو زما دا گزارش دے جی چه هلته کنبے کومے بهرتئ شوی دی  
 کنه جی، چه هغه آرډرونه Held in abeyance شی او۔۔۔۔۔

جناب ډپټي سپیکر: هغه ستاسو خبره تهپیک ده خو چه کله هيلته منسټر صاحب له موقع  
 ورکړو چه هغوی د هغے پوره وضاحت او کړی، ډيپارټمنټ او چه بيا وی نو بيا  
 هاؤس چه څنگه Recommendations کوی، هغه شان به ايکشن واخلو۔ که غلط  
 شوی وی نو مونږ به ئے اوباسو، او۔

جناب عطيف الرحمان: سپیکر صاحب، داسے کار دے جی، دا آرډرونه تاسو Held  
 in abeyance کړئ، خير دے د هغے نه پس به پرے خبره او کړو کنه جی، دا  
 پينډنگ اوساتئ۔

جناب ډپټي سپیکر: بهر حال په دے باندے به دا تهپیک وی، دا به Suitable وی چه دا  
 چه دغه اوشو، مهربانی۔

جناب عطيف الرحمان: جی؟

جناب ډپټي سپیکر: دا به پينډنگ کړو، هيلته منسټر به سبا يا بله ورځ راشی۔  
 Monday پورے به دا مونږه پينډنگ کړو، Monday پورے به پينډنگ کړو۔ دا  
 ستاسو چه کوم تحفظات دی، هغوی به وضاحتی جواب درکړی۔ فرض کړه که د  
 جواب نه مطمئن نه وئ نو بيا به پرے ايکشن واخلو کنه، هاؤس چه څه  
 Recommendations او کړل، د هغے مطابق به ئے او کړو۔

جناب عطيف الرحمان: څه ډيره بنه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی۔

جناب عطیف الرحمان: مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Abdual Akbar Khan, honourbale MPA, to please move his 'Call Attention Notice' No. 119. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، شکریہ۔ جس طرح عطیف صاحب نے بات کی ہے جناب سپیکر، میری بھی وہی عرض ہے اور اگر میری یہ پریولج موشن نہیں بنتی اور کال اٹینشن نوٹس بنتا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پریولج موشن ہے لیکن اگر چیئر یا کوئی اور سمجھتا ہے کہ یہ نہیں ہے تو I don't want to move it as 'Call Attention Notice' as a protest.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میرے خیال میں ان کو سن لیں کیونکہ ہمارے معزز رکن ہیں اور اگر ان کیساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے اور انہوں نے پریولج کے زمرے میں لایا ہے تو میری آپ سے استدعا ہوگی کہ آپ اس کو Convert کر لیں، سر۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب، یہ بالکل۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ کا جو Reply ہے،

وہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: وہ ڈیپارٹمنٹ کا Reply سن لیا جائے تو اس کے بعد جس طرح ہاؤس مناسب سمجھے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، ہغوی لا موؤ کہے نہ دے نو Reply دوئ خنگہ ور کولے شی؟ خبرہ دا دہ جناب سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان ہم دے ہاؤس۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو کس خبرہ او کروی نو۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: عبدالاکبر خان ہم دے ہاؤس سپیکر پاتے شوے دے، کستیوین پاتے شوے دے۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر شیرپاؤ صاحب! آپ سے بات کر رہا ہوں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زما عرض دا وو چہ عبدالاکبر خان دے ہاؤس کستو دین ہم پاتے شوے دے او پہ کانستی تیوشن باندے او پہ رولز باندے ہم بنہ پورہ پوہیری۔ کہ دوئی یوموشن موؤ کرے دے نو پہ ہغے کبنے بہ خہ نہ خہ دغہ ضرور وی او تاسو تہ بہ دا ریکویسٹ وی چہ کہ دا پریویلیج موشن کبنے Convert کرئی، نو زما خیال دے پہ دیکبنے بہ خہ بدیت نہ وی جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زہ ہم د دوئی تائید کومہ جی۔

سینیئر وزیر (بلدات): سپیکر صاحب، دا خود دوئی اول پیش کری چہ دوئی د کوم د پارہ Apply کرے دہ تاسو تہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدات): سپیکر صاحب، چہ دوئی د خہ مقصد د پارہ ستاسو سپیکر تہریت تہ در لبرلے دے، ہغہ کہ کال اٹینشن دے، کہ ہغہ پریویلیج دے، دوئی د خالی او وائی، یوخل خبرہ د او کری۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلدات): پریویلیج دے خو خبرہ او کرئی۔ زمونہ منسٹر صاحب بہ جواب او کری۔ چہ دوئی Satisfied نہ شی نو بیا د ہغے نہ پس بیا چہ خنگہ دوئی وائی، ہغہ شان بہ او کرو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، اسمبلی سیکرٹریٹ یہ سمجھتا ہے کہ یہ پریویلیج موشن نہیں ہے، بات یہ نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم ایک چیز کو جمع کرتے ہیں، ہمارے دماغ میں ایک چیز ہوتی ہے، ہم اس کو Express کرتے ہیں، پھر آپ موقع دیتے ہیں اور پھر ہم اس پر بات کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر، اگر دو دن کے بعد ہماری پریویلیج موشن کو کال اٹینشن نوٹس میں Convert کیا جاتا ہے، اگر ہماری ایڈجرمنٹ موشن کو کال اٹینشن نوٹس میں Convert کیا جاتا ہے لیکن سر، ہم اس طرح تو بات نہیں کرتے۔ ٹھیک ہے اگر آپ کی یہ رولنگ ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں چیز کی عزت کرتا ہوں، مجھے کوئی اعتراض

نہیں ہے، But I don't want to move it as a 'Call Attention Notice'۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، پہ دیکبنے یوہ خبرہ دہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ اس کو میں پینڈنگ رکھتا ہوں اور میں اپنے سیکرٹریٹ میں ڈسکس کرونگا اور پینڈنگ رکھتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، شکریہ، جناب سپیکر۔

**Mr. Deputy Speaker:** Mr. Ghulam Muhammad, the honourable MPA, to please move his 'Call Attention Notice' No.131. Mr. Ghulam Muhammad, please.

جناب غلام محمد: شکریہ۔ "جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل چترال میں مورخہ 25-12-2008 کو کلاس فور اور ٹیکنیکل سٹاف کی تقرریاں کی گئیں، ان تقرریوں میں نہایت ہی سنگین قسم کی بے قاعدگیاں کی گئی ہیں۔ ان میں دوران سروس بعد از مرگ گورنمنٹ پالیسی کے مطابق ملازمین کے بچوں کو سروس دی جاتی ہے، اس کو بھی بالائے طاق رکھا گیا اور معذور افراد کے کوٹے کو بھی نہیں اپنایا گیا ہے۔ منسٹر ہیلتھ کے پی اے، انٹرنواز اور پولیٹیکل سیکرٹری، عمران نے ڈراڈھما کراچی ڈی او چترال کو منسٹر کے دفتر بلا کر اپنے من پسند افراد کی تقرریاں کیں جو کہ سراسر جمہوری روایات کے خلاف ہے اور منتخب نمائندوں کا استحقاق مجروح ہونے کے مترادف ہے، لہذا وہ تقرریاں منسوخ کر کے باقاعدہ میرٹ کے مطابق تقرریاں عمل میں لائی جائیں۔"

جناب سپیکر، ایک طرف اس معزز ایوان میں یہی کہا جا رہا ہے کہ ہر ایم پی اے اپنے حلقے میں وزیر اعلیٰ ہے، وزیر ہے، ایم پی اے ہے مگر دوسری طرف اس کا استحصال ہوتا ہے، ہمیں ایک کلاس فور بھرتی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر اس طرح کا سلوک ہمارے ساتھ کیا گیا جناب سپیکر، تو ہم کدھر جائیں گے؟ آپ ہی مجھے بتائیں۔ یہی ہمارا ایوان ہے، ہمیں اس میں بولنے کا حق دیا گیا ہے۔ اگر ہمیں کسی نے بھیجا ہے اس ایوان میں تو وہ ہمارے حلقے کے عوام نے بھیجا ہے سر، ہمارے اوپر کسی کا احسان نہیں ہے۔ اسلئے سر، اس پر انکو آئری Conduct کریں، ان تقرریوں کو منسوخ کریں تاکہ جو Deceased sons ہیں، وہ ہو جائیں، جو معذور ہیں، وہ ہو جائیں۔ سر، میری یہ استدعا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر، ارشد عبداللہ صاحب، آپ جواب دیں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): یہ دوبارہ ہیلتھ سے متعلق ہے میرے خیال میں سر، تو وہی گزارش ہوگی جی کہ ہمیں تو Exact details نہیں معلوم، ہیلتھ منسٹر صاحب کا انتظار کیا جائے اس کو پینڈنگ کر دیں، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب غلام محمد صاحب۔  
 جناب غلام محمد: ٹھیک ہے سر، جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔  
 جناب ڈپٹی سپیکر: پیوندنگ کرتے ہیں، جب منسٹر صاحب تشریف لائیں تو بات کر لیں گے ان کیساتھ۔  
 جناب غلام محمد: ٹھیک ہے، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Sardar Aurangzeb Khan, to please move his 'Call Attention Notice' No. 182. Sardar Sahib.

سر دار اورنگزیب خان نلوٹھ: شکر یہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہزارہ یونیورسٹی میں طلباء کی فیسوں میں دوگنا اضافہ کیا گیا ہے جس سے غریب طلباء بری طرح مشکلات میں پھنس گئے ہیں اور اس مزنگائی کے دور میں پہلے ہی تعلیم اتنی ہنگی ہو چکی ہے کہ غریب کا بچہ قابلیت ہونے کے باوجود اپنی تعلیم مکمل نہیں کر سکتا، لہذا حکومت غریبوں کی معاشی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہزارہ یونیورسٹی میں فیسوں کے اضافے کو واپس لے اور یہ اضافہ کچھ اس طرح ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب! آپ سے Related question ہے، آپ ذرا توجہ سے سنیں، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہے، پلیز۔

سر دار اورنگزیب خان نلوٹھ: ایگزامینیشن فیس آٹھ سو روپے سے بڑھا کر اٹھارہ سو روپے کر دی گئی ہے، رجسٹریشن فیس پانچ سو روپے سے بڑھا کر ایک ہزار روپیہ اور لیٹ فیس ایک سو روپے سے بڑھا کر چھ سو پچیس روپے کر دی گئی ہے، تو میں گزارش کروں گا متعلقہ منسٹر صاحب سے بھی اور پورے ایوان سے کہ یہ تعلیمی اخراجات میں ایک سو تیس فیصد جو اضافہ کیا گیا ہے تو یہ سراسر طلباء خصوصاً غریب طلباء کیساتھ زیادتی ہے اور ہزارہ یونیورسٹی کے طلباء اس وقت سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں، روزانہ وہ جلوس نکال رہے ہیں، تو میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ فیسوں کے اس اضافے کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکر یہ۔ سپیکر صاحب، یہ بڑی اہم بات کی ہے سر دار اورنگزیب صاحب نے۔ سر، آپ کو پتہ ہے کہ بنیادی طور پر یونیورسٹیز کی فنڈنگ جو ہے، وہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کرتا ہے اور ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اس دفعہ 68% Cut لگایا ہے یونیورسٹیز کی فنڈنگ پر۔ ہزارہ یونیورسٹی والوں کیساتھ ہماری بات ہوئی تھی ہری پور کیمپس کے حوالے سے، اس میں انہوں نے مجھے

پونے دو کروڑ روپے کا ایک پی سی ون بنا کی دی کہ جی اگر آپ اس کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو مجھے یہ فنڈنگ کروا کر دیں اور یہ جو طلباء ہیں، جن کی یہ فیسیں بڑھ گئی ہیں، میرے ساتھ ان کا رابطہ ہوا تھا۔ میں ایسا کرونگا سر، کہ وائس چانسلر صاحب کو یہاں پر بلا لیتے ہیں اور سردار اور نگزیب صاحب اور ایبٹ آباد کے باقی ایم پی ایز کو ملا کر ہم ان کیساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ انہیں حکومت کی طرف سے فنڈنگ مل جائے تاکہ یہ ڈائریکٹ اخراجات جو غریب والدین کو اٹھانے پڑ رہے ہیں، وہ بوجھ ان پر نہ پڑے۔

**Mr. Deputy Speaker:** Thank you. Mr. Alamzeb Khan, honourable MPA, to please move his 'Call Attention Notice' No. 133. Mr. Alamzeb Khan, please.

**جناب عالمزیب:** مہربانی، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی اور پورے ہاؤس کی توجہ خاکسار ضلع پشاور کے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پشاور میں جو بھی پوسٹیں خواہ کسی بھی محکمہ جات میں خالی ہو جائیں تو تمام منسٹر صاحبان اور محکموں کے افسران صاحبان اپنے اپنے آبائی علاقوں سے کلاس فور سے لیکر گریڈ گیارہ تک کے لوگوں کو پشاور میں ان پوسٹوں پر باہر سے آئے ہوئے لوگوں کو بھرتی کر لیتے ہیں اور پشاور کے تمام مرد و زن اسی طرح بغیر نوکریوں کے رہ جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ باقی تمام اضلاع میں اسی ضلعوں کے لوگ بھرتی ہو جاتے ہیں، اسی طرح پشاور میں بھی پشاور کے لوگوں کو بھرتی کیا جائے اور جو لوگ باہر سے آئے ہوئے ہیں، مہربانی کر کے ان کو اپنے آبائی اضلاع میں واپس کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، مسئلہ دلته کبنے دا دہ چہ زمو نبرہ پہ دے پینبور بنار باندے کہ اوگورئی نو د مہاجرو خپل یو یر غت بوجھ دے چہ مونبرہ پہ دے خپل سر راغستی دی۔ د توله صوبے چہ خومرہ بچی دی نو ہغه دلته کبنے راخی سبقونہ وائی، ہسپتالونہ دلته دی، د بھر نہ خومرہ مریضان یا Exidetal کوم دغه چہ دی، ہغه توله دلته راخی، دلته پہ دے ہسپتالونو باندے ہغه رش دے۔ دغه شان پرون چہ خنگہ خبرہ شوے وہ، پہ سرکونو ہم دغه شان رش دے خو یو غت ظلم د دے پینبور بنار د ہغه تعلیم یافتہ بچو سرہ او د بچیانو سرہ کیبری چہ د دلته نہ زما دغه بچو تہ نہ کلاس فور سیٹ ملاویری، نہ ہغه تہ چرتہ د کلرکئی پوسٹ ملاویری، نہ ہغه تہ چرتہ د استاذی پوسٹ ملاویری۔ کہ سیکرٹری تہ ورنو خو نو د پینبور یو بچی تہ پکبنے چرتہ نوکری نہ ملاویری،

کہ ڈائریکٹریٹ تہ ورشو، د دے پیسنور، د دے صوبے چہ خومرہ محکمے دی، ہر یو زمونہ آنریبل منسٹران صاحبان، زما د محکمو سیکرٹیران صاحبان، ڈائریکٹران صاحبان راجی او ہغہ د خپلو علاقو خلق راولی او دلته کبنے نے بھرتی کوی۔ زہ پہ دے ہاؤس کبنے حلفاً دا تاسو تہ وایمہ چہ پہ دے تیر لسو میاشتو کبنے کم از کم زما د حلقے چرتہ یو کلرک باہو نہ دے بھرتی شوے۔ چہ کوم دفتر تہ خمہ، ہغہ کوم پوست چہ راشی پہ اخبار کبنے نو کہ زہ خپل منسٹر ورور تہ وینا او کرمہ، کہ مونہ ہغہ سیکرٹری صاحب تہ وینا او کرمہ، کہ د ہغے ڈیپارٹمنٹ ڈائریکٹر تہ وینا او کرمہ نو وائی چہ دا پوست ڈک شوے دے نو چہ بیا ئے معلومات او کرمہ نو د پیسنور بچے یا بچئی پہ ہغے باندے نہ وی راغلے۔ آیا ایجوکیشن ٹولو تہ دلته کبنے ملاویری، زما د دے پیسنور دغہ بچیان دومرہ کمزوری ہم نہ دی چہ ہغوی پہ تیسٹ انٹرویو کبنے نہ شی پاس کیدے یا کومہ انٹرویو چہ ورکری نو پہ ہغے کبنے د ہغوی پوزیشن ولے نہ راجی؟ صرف او صرف دا خبرہ دہ چہ زما د پیسنور د دغے بچو سرہ، د دغے بچیانو سرہ انتہائی ظلم دے۔ زہ دا سوال تاسو تہ کومہ چہ یوہ کمیٹی د دے ہاؤس جوہہ کروی او دا مہربانی او کروی چہ پہ تیر پینخہ کالہ حکومت کبنے او زما پہ دے نہہ میاشتے یا لس میاشتے حکومت کبنے چہ خومرہ پوستونہ ڈک شوی دی، ہغہ کہ د کلاس فور دی، د گریڈ پانچ نہ اونیسئی د گریڈ گیارہ پورے دی چہ د ٹولو محکمو دغہ رپورٹ رااو غواری او دلته کبنے ئے او گوری او بیا ما سرہ کینینی، تناسب ما لہ راکری، زما ضلعے تہ پکبنے پانچ پرسنٹ ہم نہ دے ملاؤ شوے نو دا بچیان او بچیانے راجی، ہغوی دا خپل حق غواری نو د نورو ضلعو خپل ملگری زمونہہ چہ کوم دی، خنکہ چہ پہ تیرو ورخو کبنے زما د ہزارے ورونہہ راپاخیدل او ہغوی دا وینا او کرلہ چہ زمونہہ د ہزارے دغہ کومہ یونیورسٹی چہ دہ، نو پہ ہغے کبنے د زمونہہ خپلو بچو تہ دغہ حق ملاؤ شی، زہ د ہغوی تائید کومہ، دا د ہغوی حق دے، ہغوی تہ د ورکری او مالہ د زما د پیسنور د بچو او بچیانو دا حق راکری نو دا بہ صرف او صرف پہ دے کیری چہ د دے آنریبل ہاؤس نہ د داسے یوہ کمیٹی او تاکلے شی چہ ہغہ د راروان بل اجلاس پورے دا ٹول معلومات ما تہ راکری، دے ہاؤس تہ ورکری چہ پہ تیر پینخہ کالہ کبنے او پہ



دے نہہ لسو میاشتو کنبے چہ خومرہ کسان دلته کنبے بھرتی شوی دی چہ د دے  
 لستونہ ما تہ ملاؤ شی، کہ ہغہ د سیکرٹریٹ لیول دی، کہ ہغہ د مختلف  
 دیپارٹمنٹس د ڈائریکٹریٹ لیول دی، کہ ہغہ زما ایجوکیشن دے، کہ ہغہ ہیلتھ  
 دے، کہ ہغہ لوکل گورنمنٹ دے، کہ ہغہ پی اینڈ پی دے، کہ ہغہ ہر دیپارٹمنٹ  
 دے، کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، خومرہ چہ مونر گورو چہ دا ہول مہربانی ما  
 سرہ اوکری۔ زہ دے ہاؤس تہ ہم سوال کوم چہ ہر چا تہ د خپل حق ملاؤ شی او د  
 پیسنور پہ دغہ بچو او بچیانو باندے دا رحم اوکری چہ زمونرہ دا بچی او بچیانے  
 چہ کومے دی، چہ دوئی تہ د نوکری دا حق ملاؤ شی۔ ڀیرہ مہربانی، ڀیرہ  
 شکریہ جی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر، پہ دے باندے خوب بحث نہ شی کیدے  
 جی، دا کال اٹینشن نوٹس دے، پہ دے باندے خو خبرہ نہ شی کیدے کنہ۔  
جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، عالمزب ورور تہ بہ دا گزارش وی چہ پیسنور  
 Cosmopolitan city دے، کیپٹل سٹی دے، پہ ہول این ڈبلیو ایف کنبے د ہولو نہ  
 غت بنار دے۔ د ہول حکومت مشینری، ہول سیکرٹریٹ، ہول دیپارٹمنٹس پیسنور  
 کنبے Base دی جی۔ تاسو پخپلہ ہم پوہیری چہ پہ آئین کنبے داسے پہ چا باندے  
 پابندی نہ شو لگولے چہ یرہ یو سرے د صوبے د یو خائے نہ پیسنور کنبے بہ  
 نوکری نہ کوی۔ داسے پابندی لگول، پہ آئین کنبے خہ اختیار نشتہ او حکومتی  
 یو قانون کنبے داسے خہ اختیار نشتہ چہ دا پابندی اولگیدلے شی چہ د پیسنور  
 نہ بھر چہ کوم خلق دی، ہغہ خلق بہ دلته نوکری نہ کوی یا بہ دلته نہ Employ  
 کیری، نوزما پہ خیال دا خونا جائزہ دے او بل دا دہ چہ دلته درے خلور منسٹران  
 دی د پیسنور، داسے زمونرہ پارٹی دی، د پیپلز پارٹی دی، فیڈرل منسٹران دی  
 او ہول لگیا دی پیسنور بنار د پارہ کار کیری او د عالمزب خان د پارہ بہ زہ دا  
 گزارش ضرور کوم د دے خائے منسٹرانو صاحبانو تہ چہ عالمزب خان لہ خپلہ  
 حصہ ور کوئی چہ ہغوی گلہ نہ کوی او باقی پابندی خونہ شی لگیدے جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب عالمزیب: زہ جی، دیکھنے چونکہ دا خبرہ دہ جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عالمزیب: یو منت زہ خبرہ او کرم، بیا تاسو او کړئ جی۔ داسے خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عالمزیب خان۔

جناب عالمزیب: داسے خبرہ دہ جی، زہ دا نہ وایم چه پیسنور له د سو فیصد ور کړی، زہ دا وایم چه ماسره تاسو کښینی، دغه حساب راسره او کړئ چه تیر شپږ کاله کښے د پیسنور بچیانو او بچو ته څومره حق ملاؤ شوے دے؟ یو Percentage راله جوړ کړئ، یوه لار راله جوړه کړئ۔ ما تاسو ته او وئیل چه د دے هاؤس په دے فلور باندے حلفاً دا وینا کوم چه په دے لس میاشتو کښے زما یو کلرک، یو بابو، یو جینتی، یو هلک نه دے بهرتی شوے زما په حلقه کښے، آخر څوک به دا مال بهرتی کوی؟ د کوم ځائے نه به زه دا سوال کوم؟ چا ته به زه دا جولئی پھیلاؤم؟ زه هر مشر، خپل هر آنریبل، که زما بشیر خان دلته ناست دے، هغوی ته مے هم سوال کړے دے، ما وزیر اعلیٰ صاحب ته هم سوال کړے دے، ما دلته د دے خپل هاؤس ټولو ملگرو ته، د کینت ممبرانو ته سوال کړے دے، ما له چا یو کس نه دے بهرتی کړے نو که ما له نه دے بهرتی شوے نو زه خپل بچیانو له د کوم ځائے نه دا حق را پیدا کړم؟ ما له په دے هاؤس کښے ما ته حق پکار دے۔ (تالیان) د پیسنور د بچو د پاره، بچیانو د پاره یو کمیٹی جوړه کړئ او ما له د دے بچیانو د پاره حق پکار دے، دا حق راله را کړئ، Percentage راسره کیږدئ، څه لار راله جوړه کړئ۔ که لار راله جوړه نه کړئ نو دا۔۔۔۔۔

Mr. Muhammad Anwar Khan Advocate: Point of order.

وزیر قانون: په دیکښے بحث نه شی کیدے، Under the rule دیکښے بحث نه شی کیدے۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: یو کمیٹی ور له جوړه کړئ کنه۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: جناب سپیکر، زموږ دے معزز ممبر یوه عجیبه غوندے خبره او کړله۔ دا پیسنور خو د ټولے صوبے دارالخلافة ده، دلته کښے خو د ټولے صوبے دفتر ونه، ټولے ادارے قائم دی او دوئی وائی چه د بهر دا خلق د دلته نه

او بنکلے شی، نو کہ دوئی پہ دے دغہ باندے ڊیر تنگ وی نو دا دارلخلافہ دیا  
پہ مردان کنبے جوړه شی، بدلہ د شی یا د ایبت آباد ته لاره شی او یا د پہ  
شانگلہ کنبے جوړه شی، پوهه شومے؟

(تالیاں)

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خان، عالمگیر خان،-----

جناب محمد ظاہر شاہ خان: مونږ ته به د دے خبرے اعتراض نه وی چه مونږ له د پہ  
شانگلہ کنبے دا صوبائی دارلخلافہ راکړی، بیا مونږه پوستونه نه غواړو، ټول  
د د پېښور پکنبے بهرتی شی، پوهه شومے؟

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، څنگه چه ارشد خان  
او وئیل د نوکرو باره کنبے، مونږ د افسرئ غم نه کوؤ خو مونږ درته یو دا وایو  
چه تاسو نن او گورئ، ستاسو پشاور یونیورسټی، ستاسو حیات آباد، ستاسو  
یونیورسټی ټاؤن، دا ټوله زمکه راغونډه کړئ، دا د خلیل قوم زمکه ده او چه  
کله ترینه دا اغستلے کیده، ټولو ورسره دا ایگریمنټ کړے دے چه په دیکنبے دا  
کلاس فور ایمپلائز به د خلیلو وی۔ نن ما سره حساب او کړئ، که ایچ ایم سی ته د  
بوخمه، که ټی ایچ ته د بوخمه، هغه گریډ دو، تین، چار او گیاره پریرده، د  
کلاس فورو ما سره شمار او کړئ، که زما د لوکل خلیلو نه پکنبے بنوسی زیات  
نه وو، بل ترے زیات نه وو او زه چا باندے Attack نه کومه خو مونږ دا وایو چه  
کلاس فور کم از کم، زما کلاس فور به څه کوی؟ څنگه چه هغوی وائی چه  
دارالخلافه ده، تهپیک ده دارالخلافه ده، دارالخلافه کنبے خو زما حق، دلته  
دا مونږ نه وایو، تاسو او گورئ سیکرټریان ټول د پېښور دی؟ ډپټی سیکرټریان  
ټول د پېښور دی؟ ایډیشنل؟ هغه خو سیکرټریت بیله لانجه ده، مونږ درسره دا  
وړوکی جهگړه کوؤ، مونږ درسره د کلاس فور خبره کوؤ۔ ارشد خان، زه که  
ستاسو کلی ته د پېښور نه د چارسدے هسپتال ته سرے درولم نو ته به ئے  
پریردے؟ ته ما له جواب راکړه، ته به ئے پریردے؟-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: تہ بہ تہ پر پردے پہ خپل کلی کنبے؟ تہ بہ تہ پر پردے؟  
اووایہ ماتہ، تہ بہ تہ پر پردے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب، زہ د دہ نہ تپوس کومہ چہ تہ بہ تہ  
پر پردے؟ تہ اووایہ ماتہ چہ تہ بہ تہ پر پردے؟-----

وزیر قانون: دا پابندی نہ شی لگیدے جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: کہ زہ چارسدے تہ د پاؤکی نہ سرے درولم نو تہ بہ تہ  
پر پردے؟-----

وزیر قانون: دا پابندی مونہ نہ شو لگولے۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: یا زہ شانگلے تہ درورلم د پاؤکی نہ سرے، تہ بہ تہ  
پر پردے؟-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اس کے بارے میں آپ-----

جناب محمد عالمگیر خلیل: یا زہ، یو منت، یو منت-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں بات کرتا ہوں۔-----

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ انور خانہ! کنبینہ۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، یو منت جی، یو منت۔ زہ یوہ خبرہ  
کومہ۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: یو منت، یو منت۔-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خان! تہ کنبینہ۔ Please listen to me-----

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: زہ یوہ خبرہ کومہ۔-----

جناب ڈپٹی سپیکر: زہ د دے بارہ کنبے وضاحت کومہ کنہ، تہ کنبینہ۔

جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ: زہ یوہ خبرہ کوم سر، یو مننت ما لہ را کریں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تہ کبسنہ، زہ درتہ وایم۔ Please take your seat، زہ د دے وضاحت کومہ۔ دا دومرہ لویہ، یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے، میں بتا دیتا ہوں، چونکہ اس کے بارے میں ہمارے رولز ہیں، یہ NWFP Civil Servants Appointment, Promotion and Transfer Rules 1989، آپ اس کے رول 12 دیکھ لیں، اس میں ہے کہ جو کلاس فور ہیں ایک سے لیکر پانچ سکیل تک، وہ لوکل ہوں گے، لوکل بھرتی کئے جائیں گے۔۔۔۔۔  
(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز میں ہے، وہ رولز دیکھ لیں۔ تو رولز میں ہے کہ وہ آدمی لوکل بھرتی کیا جائے گا۔ تو یہ رولز میں ہے اور یہ جو رولز بنے ہیں Under section (5) of the NWFP Civil Servant Act 1973، اور یہ Conclusion ہے تو اس میں جھگڑے کی بات نہیں ہے، البتہ ایسی اگر کوئی Irregularity ہے کہ جہاں پر اس رولز کی Violation کی گئی ہے تو وہ اچھی بات نہیں ہے۔  
جناب عنایت اللہ خان حدون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عنایت اللہ خان۔  
جناب عنایت اللہ خان حدون: سر، یہ کال اٹینشن نوٹس ہے، اس پر بحث ہو رہی ہے تو یا تو اس کو Convert کریں ایڈ جرنمنٹ موشن میں، یہ کال اٹینشن نوٹس ہے جس پر بحث ہو رہی ہے تو اس کو یا تو Convert کریں ایڈ جرنمنٹ موشن میں یا اس طرح پھر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ان کو بتادیں، یہ دیکھتے نہیں؟ Now coming to the next۔۔۔۔۔

جناب عالمزیب: نہ جی، دا داسے خبرہ دہ چہ دے باندے، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب، یو مننت غوارمہ پہ دے باندے۔

قرار داد ہا

Mr. Acting Speaker: It is sufficient, it is sufficient. Now coming to item No. 8, 'Resolutions': Syed Qalb-e-Hassan, honourable MPA, to please move his resolution No. 21. Syed Qalb-e-Hassan, please.

سید قلب حسن: شکر یہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ خوشحال گڑھ پیل، جو جنوبی اضلاع کا واحد صوبائی رابطہ پیل ہے، کی حالت انتہائی خطرناک ہے، لہذا این ایچ او کو ہدایت دی جائے کہ مذکورہ پیل، جس کا سروے ہو چکا ہے، پر فوری کام شروع کیا جائے۔" شکر یہ۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ہم حمایت کرتے ہیں جی اس قرارداد کی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

سید قلب حسن: شکر یہ، سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: Syed Muhammad Ali Shah, honourable MPA, to please move his resolution No. 34. Syed Muhammad Ali Shah Sahib. Not present, it lapses. Ms. Shazia Tabasum, honourable MPA, sorry, Ms. Shazia Tehmas, honourable MPA, to please move her resolution No. 48. Ms. Shazia Tehmas, please.

محترمہ شازیہ طہماس خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے Gender Reformation Action Plan یعنی GRAP نامی منصوبہ بنایا گیا تھا جس کا مقصد نہ صرف ادارہ جاتی اصلاحات تھا بلکہ خواتین کی ترقی کیلئے منصوبہ سازی بھی تھی لیکن کچھ وجوہات کی بنیاد پر یہ منصوبہ شروع نہیں ہو سکا، لہذا مذکورہ منصوبے پر عملدرآمد کیلئے ایشیائی ترقیاتی بینک سے دوبارہ مذاکرات کئے جائیں تاکہ صوبہ پنجاب کی طرح یہاں پر بھی یہ منصوبہ نافذ العمل ہو جائے۔"

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned.

وزیر قانون: جی۔۔۔۔

محترمہ ستارہ آباز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): جی زہ۔۔۔۔

وزیر قانون: بنہ، بنہ، I am sorry.

جناب ڈپٹی سپیکر: ستارہ آیاز صاحبہ۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: جی، پہ دے GRAP باندے کار شروع دے جی، دا Last government کنبے دیکنبے کمیٹی جو رہ شوے وہ لیکن دے باندے خہ میتینگ نہ وو شوے، ہغے کنبے زمونر اوس میتینگ اوشو، سینئر منسٹر ہغہ چیئر کرے ہم وو۔ اوس دا فنانس کنبے دے، خہ Financial implications دی، ہغہ خنگہ چہ د فنانس نہ راشی، مونر بہ ئے اسمبلی تہ د Approval د پارہ راو رو خو ہغہ ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک ہم مونرہ سرہ پہ دیکنبے تعاون کوی او We are going, soon we are going to start GRAP office here in Peshawar.

(قطع کلامی)

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: نہ جی، ہغہ خو سپورٹ کرے دے کنہ، Already it is

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، ستاسو توجہ جی زہ، ما چہ کوم یو کوئسچن جمع کرے دے، ہغے طرف تہ بہ راگر خوم، ہغہ ہم د حوالے سرہ دے۔۔۔۔ وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: او ہغہ ہم ہغہ دے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: پہ ہغے کنبے ستاسو ڈیپارٹمنٹ پخپلہ آخرہ کنبے دا لیکلی دی، تاسو ئے پرھاؤ کړی چہ "نیز صوبائی سطح پر یہ منصوبہ ابھی تک منظوری کا متقاضی ہے" نو ما خکہ او وئیل کہ چرے د دے فورم نہ Approve شی نو بیا بہ لبرہ آسانہ شی۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: زمونرہ خو جی Full support دے۔۔۔۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: او ہاؤس تہ دا گزارش دے چہ دا منظور کړی۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: او مونرہ دا غوارو چہ دا راتہ جی منظور کړی د ہاؤس نہ۔ د ہاؤس نہ سپورٹ غوارو د دے د پارہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honouralbe Member may be passed?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Thank you very much, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Dr. Faiza BiBi Rasheed, the honourable MPA, to please move her resolution No. 77.؟ Not present, it lapses.

Mr. Mehmood Alam, hon'able MPA, to please move his resolution No. 82. Mr. Mehmood Alam, please.

جناب محمود عالم: اس میں کوئی کونسی کونسی آئی نہیں ہے مجھے محمود عالم کا، مجھے دیا نہیں ہے، کدھر ہے؟ (تہقے) "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع کوہستان، بنگرام اور مانسہرہ میں زلزلہ سے تباہی ہوئی ہے اور خصوصاً ضلع کوہستان پہلے سے ہی ایک پسماندہ ضلع ہے، لہذا وفاقی حکومت ان اضلاع کیلئے خصوصی فنڈ مہیا کرے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: مونبر، تہ ہیخ اعتراض نشنتہ جی، دا بالکل Put up کرئ ہاؤس تہ۔ مونبر، تہ اعتراض نشنتہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable MPA may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Musarrat Shafi, honourable MPA, to please move her resolution No. 83.

محترمہ مسرت شفیق ایڈووکیٹ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔  
"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ ضلع کوہاٹ میں پینے کے پانی کی ترسیل کا مسئلہ نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے، لہذا ضلع کوہاٹ میں صاف پانی کی ترسیل کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں۔"۔ دا خوبہ اوس۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب۔



بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): تھیک شوہ، صحیح دہ جی، تھیک دہ جی، We agree.

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: شکریہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mrs. Sanjeeda Yousaf, honourable MPA, to please move her resolution No. 86.

بیگم سنجیدہ یوسف: Thank you very much. "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں حکومت نے ہزاروں بے گھر لوگوں کو جو دریائے سندھ کیساتھ ملحقہ سرکاری اراضی پر آباد اجداد کے وقت سے آباد ہیں، تاحال مالکانہ حقوق نہیں دیئے جبکہ پورے ملک میں کچی آبادی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں اور دیئے جا رہے ہیں لیکن باوجود اس کے کہ 1993 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب نے اعلان بھی کیا تھا کہ مذکورہ مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں لیکن تاحال اس پر عملدرآمد نہیں ہوا، لہذا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی کچی آبادی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے کیلئے فوری اقدامات کئے جائیں۔" شکریہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیکھنے دا یوہ Relevant مسئلہ دہ جی، ہغہ زہ ستاسو پہ خدمت کنبے پیش کومہ جی۔ سرکاری زمکو باندے جی ڍیر خایونو کنبے او بیسنور ضلع کنبے خاصکر زمونبرہ پہ میرہ کچوری کنبے غریبانانو آبادی کپہ دہ، چالیس ساہتہ سال نہ ہغوی پہ ہغے باندے آباد دی جی او اوس ہغہ سرکاری زمکہ چہ دہ، ہغہ نورو خلقو تہ، ڍیپارتمنتس تہ، پولیس ڍیپارتمنت تہ، نورو تہ حوالہ شوے دہ، زما خواست دا دے سر، چہ دا زہ بالکل دغہ نہ کوم چہ یو سرکاری اراضی باندے شوک راجی، ہغہ یو غیر قانونی کار دے خودا غریب خلق دی سر، پنخوس شپیتہ کالو نہ ہغوی پہ دے باندے آباد دی، زہ بہ

خواست کوم چہ ہاؤس دیوہ کمیٹی جوہہ کپی اوپہ سرکاری اراضی باندے چہ کوم دا کسان آباد دی نو ہغوی لہ کہ تولہ زمکہ د خدائے پہ نامہ، پہ خیرات زکوٰۃ کبنے نہ شی ورکولے نو د ہغے دیو سرکاری ریت، مناسب ریت مقرر کپی او کوم کسان پچاس ساٹھ سال نہ پہ ہغے باندے آباد دی چہ ورومبے ہغوی تہ آفر ورکپی چہ ہغوی ترے واخلی۔ اوس پالیسی داسے دہ چہ د ویلفیئر سکیمونو تحت پولیس ڈیپارٹمنٹ، نور ڈیپارٹمنٹس تہ لاپرہ شی او ہغوی عاجزان Wit کیری لگیا دی نو سر، کہ ہغے باندے یو غریب سری کور جوہہ کرے دے، ہغہ پہ پینخہ مرلے کبنے او لس مرلے کبنے کور پہ کوم تکلیفونو جوہہ پری، ہغے نہ تاسو ہم خبریئی او مونہہ ہم، دا زیاتے دے سر، نو چہ ورومبے د ہاؤس یو کمیٹی تہ دا ریفر شی او ہغہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، دغہ مسئلہ پہ کوہات کبنے جرمے کبنے ہم دہ، دا یوہ ڈیرہ سنگینہ مسئلہ دہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ۔

سید قلب حسن: نو پکار دہ چہ پہ دے باندے یوہ کمیٹی کنبینی۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, to answer please. Minister Concerned.

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب، یہ مسئلہ واقعی پورے ملک کا ہے اور ہمارا بھی ہے اور انتہائی ضروری بھی ہے۔ جس طرح پرائم منسٹر صاحب نے اعلان کیا ہوا ہے کہ کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے، یہاں بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے مواد اکٹھا کرنے کا اور معلومات اکٹھا کرنے کا کہا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس کو کر لیں گے کہ کہاں تک، کس قدر تک Possible ہے؟ لیکن اس مرحلہ پر میں Commitment نہیں کر سکتا البتہ یہ جائز کام ہے، اس کیلئے ہم کوشش کریں گے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد Move کرو؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زہ جی ریکویسٹ کومہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voice: No.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Akram Khan Durani Sahib-----

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دا Unanimous نہ دے شوے جی، 'No' کپے دے مونز جی، دا Not unanimous دے۔ ہغہ۔۔۔۔۔

منفی ثنائیت اللہ: رولنگ آگئی ہے جی۔ رولنگ راغلی دے، دا بعینہ اہم خبرہ دہ، پروں زما ہم یو لفظ ضائع شوے وو۔

بیر سٹراشد عبداللہ (وزیر قانون): میں اس کی تصحیح کوں، یہ تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: By majority, by majority پاس ہوئی ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دیکھنے مونزہ یوریکویسٹ دا ہم کپے وو چہ دھاؤس یوہ کمیٹی د جو رہ شی جی، ہغہ چہ خنگہ منسٹر صاحب خبرہ او کرہ چہ دوئی تہ مونزہ دا نور انفارمیشن ہم ورکوؤ نو چہ کوم کسانو تہ اوس Eviction نو تہ سے ملاؤ شوی دی او پنخوس شپیتہ کالو نہ ہغوی پہ ہغے زمکو دی چہ ورومبے ہغوی تہ یو چائس ملاؤ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خان لہ یوراوئی، خیر دے، سیکرٹیریٹ تہ ئے ورکری، بیا بہ ئے ڊسکس کرو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیرہ مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr Akram Khan Durani, honourable MPA, to please move his resolution No. 98. Since he is not present, so this –

منفی ثنائیت اللہ: نہ جی، ہغوی اجازت را کپے دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منفی ثنائیت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ گزشتہ حکومت نے پورے صوبے کے ہسپتالوں میں ہو میو پیٹھک ڈاکٹروں کو تعینات کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، جواب بھی جاری ہے، اس کو مستقل کیا جائے۔"

جناب سپیکر، علاج کے ایک دو مشور طریقے ہیں، ایک علاج بالمثل ہوتا ہے جی اور ایک علاج بالضد ہوتا ہے۔ ایلو پیٹھی کے اندر جو علاج ہے، وہ علاج بالضد ہے جی اور ہو میو کے اندر جو علاج ہوتا ہے، وہ علاج بالمثل ہے جی۔ اس سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور اگر حکومت کے ساتھی اس کو مان لیں تو میرے خیال میں پورے صوبے کو فائدہ ہو جائے گا۔ اسلئے میں نے قرارداد Move کی ہے، اگر وہ مہربانی کر لیں۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: اس سلسلے میں گزارش یہ ہے جی کہ ہیلتھ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں چونکہ ان کو Background knowledge ہو گا کہ آیا یہ جو ہو میو پیٹھک ڈاکٹرز ہیں، ان کا فائدہ ہے اس صوبے کو اور جنرل پبلک کو؟ تو ان کو زیادہ، میرے خیال میں اگر یہ پینڈنگ کی جائے، گزارش ہے میری تو۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر! زما بہ بیا دا دغہ وی چہ The Cabinet lis collectively responsible اور جناب سپیکر، د خومرہ کافی میا شتو نہ پس دا قرارداد راغے، اوس بہ بیا ہغے پورے صبر کیری چہ کلہ بہ وزیر صاحب راخی او پتہ نشتہ ہغہ بہ کلہ راخی، Attend کوی بہ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، مونر دا غوارو چہ داشے مونر ہغہ کوؤ نہ خو مونر تہ پکار دی چہ مونر لبر خان پوہہ کرو، پینڈنگ د شی کنہ۔ گنی کہ دوئی اووائی نو مونر بہ 'No' او کرو او فائدہ بہ ئے شہ نہ وی، Unanimous بہ نہ وی۔ بیا بہ حکومت پسے لگیا وی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دا ایجنڈا چہ ایشو شوے وہ نو دوئی تہ او حکومت تہ خو پتہ وہ چہ دا قرارداد چہ دے، دا۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: It will be better to keep it pending, it will be better.

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، دا د Postpone کرے شی۔ کہ دوئی پرے خبرے کول غواری نو مونر ئے کوؤ خو کہ چرے دا پینڈنگ شی نو بنہ بہ وی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، لکھ بشیر خان۔۔۔۔۔

Deputy Speaker: Kept pending, please.

مفتی کفایت اللہ: نہ جی، دوئی د ما سرہ 'ہاں' اوکری جی، زہ بہ ئے پوہہ کومہ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): رولنگ راغلے دے۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Jaffar Shah, MPA, to please move his resolution No. 113. Mr. Jaffar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: شکریہ، سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ سوات میں سینکڑوں سکولوں کو تباہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں طلباء اور طالبات تعلیم سے محروم ہو رہے ہیں، لہذا علاقے کے معروضی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان بچوں اور بچیوں کو تعلیم جاری رکھنے کیلئے عارضی طور پر سکولوں کا بندوبست کیا جائے، نیز ان کیلئے پشاور اور صوبہ سرحد کے دیگر سکولوں میں کوٹہ مختص کیا جائے۔"

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس پر تھوڑا سا حکومت کی طرف سے بتانا چاہتا ہوں۔ پوزیشن یہ ہے کہ تقریباً سینتیس ہزار بچے ہمارے Affect ہوئے ہیں حالیہ کارروائیوں میں، سوات میں جو کچھ ہو رہا ہے اور اس کیلئے ہم نے پشاور، مردان، ایبٹ آباد اور دیگر علاقوں میں Already اگست میں یہ انسٹرکشنز دی ہیں کہ ان بچوں کو، جب یہ Criteria پورا کریں، میرٹ پر آئیں تو آپ ایڈمیشن دیں اور سر، جو کالجز ہیں، ان میں بھی یہی پوزیشن ہے۔ کیڈٹ کالج کوہاٹ کو بھی ہم نے کہا ہے سر، فضل حق کالج کو بھی کہا ہے اور جتنے ہمارے گورنمنٹ کالجز ہیں، ان میں ہم نے سوات کے Affectees کیلئے کوٹہ مختص کر دیا ہے۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، اس سلسلے میں میری ایک گزارش ہے منسٹر صاحب سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: سر، اس میں منسٹر صاحب سے ایک گزارش ہے کہ یہ صرف سوات کا مسئلہ نہیں ہے، یہی مسئلہ ہنگو میں بھی ہے، یہی مسئلہ درہ میں بھی ہے، یہی مسئلہ پاڑا چنار میں بھی ہے، یہی مسئلہ ڈی آئی خان میں بھی ہے تو ان کو چاہیے کہ کچھ مخصوص کوٹہ رکھیں ان علاقوں کیلئے کیونکہ وہ لوگ دھکے کھا رہے

ہیں اور ان کو ایڈ مشن نہیں ملتا، تو ان لوگوں کیلئے سپیشل کوٹہ رکھیں کہ اگر کسی کو پرابلم ہنگویا پاڑا چنار میں ہے تو اس کو کوہاٹ میں کوٹہ دیا جائے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب، سوات کی سیجویشن سب سے مختلف ہے، لہذا میری گزارش ہوگی کہ اس کو ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس میں دوسرا کونسیجین آسکتا ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دیکھنے جی یو فاضل خیبرہ دا سے

دہ چہ۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ آرنیبل منسٹر صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد۔ آپ تشریف رکھیں، اس کے بعد آپ کو۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب، د نورو علاقو د پارہ د بیا بل قرارداد راوری، پہ دے باندے تاسو د رائے شماری اجازت ور کری۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: فاضل ممبر کو میں نے فلور دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں، ان کو سنیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ میرٹ، سوات مٹہ کے یہ علاقے تو ڈسٹرب ہو گئے ہیں، وہاں کے بچوں کی میرٹ کیا ہوگی؟ ان کی میرٹ میں Relaxation دے دی جائے، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اپنے کوٹے کی بات کریں نا۔ اپنے کوٹے میں تو میرٹ ہونی چاہیے نا، یہ تو پھر میرٹ ہے۔ اپنے کوٹے میں میرٹ کی بات کر رہے ہیں نا، ایسے تو نہیں کر رہے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، دا قرارداد د پاس کرے شی، زہ ہاؤس تہ ریکویسٹ کوم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، دا ہاؤس تہ پیش کری چہ ہغوی فیصلہ او کری۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما خواست دا دے جی، بالکل دا چہ کوم زما ورور خبرہ کوی، دا بالکل سمہ خبرہ دہ جی خو زما ریکویسٹ دا دے، تاسو د کوٹہ زیاتولو دا لفظ چہ دے، د دوئی د پارہ د سپیشل سیتونہ ور کبے زیات شی خکے جی چہ اوس کوم تناسب سرہ زمونہ دی نو کہ تاسو دا کوئی چہ یرہ د پینور خلق کم شی او هلته چہ کوم۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: دا سوات والا تاسو دے هاؤس پیش کری نو دا خایونو والا قرار دادونہ د بیا راشی کنہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او چہ کوم کالج کبے کیری، زہ دا ریکویسٹ کوم چہ د سوات ملگرو د پارہ، هنگو، پارا چنار د پارہ د د سپیشل سیتونو بندوبست اوشی او هغه هغه تناسب سرہ د ملاؤ شی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voice: No.

Mr Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

Mr. Jaafar Shah: Thank you very much.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب، آپ اس کو By consensus کرائیں سر۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

آوازیں: سر، 'No' والے کون ہیں؟ 'No' والا د پاخی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، مہربانی کر کے اس کو By Consensus کرائیں، یہ ان کی دل

آزاری ہو رہی ہے۔ پہلی بار یہ ان کی ریزولوشن آئی ہوئی ہے تو ایک شخص اگر 'No' کر لیتا ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر حیدر علی: سپیکر صاحب، چہ چا وئیلے دے، د دوئی جذباتو سرہ، د سوات د

ماشومانو د جذباتو سرہ ئے مذاق کرے دے۔ سر، چہ چا دا 'No' وئیلے دے نو

هغه د پاخی او خان د او بنائی، سر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی): وضاحت د اوکری د هغه۔

ڈاکٹر حیدر علی: هغه ماشومان خوتباه شول، برباد شول او دلته کبنے د د هغوی سره مذاق کبری، سر؟

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں سارے، Please take your seats.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زہ دا ریکویسٹ کومہ چہ د سوات د ملگرو د پارہ دا ریزولیشن دے۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں کس کی بات سنوں یا؟ ایک آدمی، ایک بات، دیکھیں آپ تو بہت معززین ہیں ہمارے، مطلب ہے ایک ہی بات، آپ سارے اکٹھے کھڑے ہو کر، ہم کس طرح آپ کو سن سکتے ہیں اور آپ کی بات ہم کس طرح Understand کر سکتے ہیں؟ ذرا آپ ہمارے ساتھ کوآپریشن کریں۔ مطلب ہے جس کام میں نے نام لیا، رولز کے مطابق جس کو میں فلور دے دوں تو اس کا حق بنتا ہے، کسی اور کا حق تو نہیں بنتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح، کم از کم ہم سارے یہاں پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں، عوامی نمائندے بیٹھے ہیں، پلیز، کوآپریشن کریں۔ ثاقب اللہ صاحب، فرمائیے، آپ کیا فرما رہے تھے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مہربانی، بخوبی غوارو جی د دغه نہ۔ خبرہ داسے دہ سر، چہ مونبرہ دا غوارو چہ دے ریزولیشن کبنے د لبر غوندے Amendment اوشی چہ سپیشل سیتونہ د سوات ملگرو د پارہ Create شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کیلئے اپنی علیحدہ ریزولیشن لے آئیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: مہربانی، ہاؤس نہ معافی غوارم، ریکویسٹ کوم چہ ہاؤس نہ بیا تپوس اوکری۔۔۔۔

ایک آواز: بالکل جی، بالکل۔



مفتی کفایت اللہ: او جی، مونبرہ دوی تائید کوؤ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مونبرہ تاسو تہ ریکویسٹ کوؤ چہ دھاؤس نہ بیا تپوس او کړی د دے ریزولوشن بارہ کبے۔

مفتی کفایت اللہ: د دغہ ریزولوشن بیا تپوس او کړی جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Dr. Iqbal Fana, MPA, to please move his resolution No. 115. Mr. Iqbal Fana Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ انڈس ہائی وے پر 'نیو کڑپہ'، تا 'این ایچ اے ٹول پلازہ لاپچی' کے مابین ایک کلومیٹر سڑک کو 'ون وے' بنایا جائے کیونکہ سڑک کا یہ ٹکڑہ انتہائی خراب حالت میں ہے اور آئے روز عوام کے جانی و مالی نقصان کا سبب بنتا ہے۔"

محترم سپیکر صاحب، اس کی ہمارے جنوبی اضلاع کے سارے ساتھی جویہاں پر موجود ہیں، وہ بھی گواہی دیں گے کہ اس ایک کلومیٹر روڈ میں ایک خطرناک ڈھلوان پر، خطرناک موٹر پر ایک پل ہے جہاں سے گزرتی ہوئی بھاری گاڑیوں اور ٹریلروں کی مرکز مائل اور مرکز گریز قوتوں کے توازن بگڑنے سے آئے دن گاڑیاں لڑکھڑا کر الٹ جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): یہ این ایچ اے سے تعلق ہے اس کا، اور کوئی، تھیبیک شوہ جی،

صحیح دہ، We agree۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

ڈاکٹر اقبال دین: مہربانی جی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Munawar Khan, honourable MPA, to please move his resolution No. 119. Please Manawar Khan.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ لکی سٹی میں اوجی ڈی سی نے ٹھیکیدار کے ذریعے الیکشن کے دنوں میں گھریلو کنکشنز پر کام شروع کیا تھا لیکن اب اس کام کو بند کر دیا گیا ہے، لہذا لکی سٹی کو جلد از جلد گھریلو کنکشنز مہیا کئے جائیں اور متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کی جائے۔"

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

Mr. Munawar Khan Advocate: Thank you, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha, Ms. Naeema Nisar and Dr. Yasmeen Jaseem, the honourable MPAs, to please move their joint resolution No. 133.

سر دار اورنگزیب خان نلوٹھ: شکریہ۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ اس سال صوبہ سرحد کے بیشتر نوجوانوں کو ایوارڈز کیلئے منتخب ہونے کے باوجود ایوارڈز نہیں دیئے گئے اور ان کیساتھ نائنصافی کی گئی، لہذا بیرونی ممالک میں بھیجے جانے والے نوجوانوں کے وفود میں صوبہ سرحد کی نئی نسل کو آبادی اور ٹیلنٹ کے تناسب سے نمائندگی دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

Ms. Naeema Shaheen Nisar: Thank you, Mr. Speaker.

جناب ڈپٹی سپیکر: سوری، نعیمہ نثار صاحبہ، پلیز۔

بیگم نعیمہ شاہین نثار: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ اس سال صوبہ سرحد کے بیشتر نوجوانوں کو ایوارڈز کیلئے منتخب ہونے کے باوجود

ایوارڈز نہیں دیئے گئے اور ان کیساتھ ناانصافی کی گئی، لہذا بیرونی ممالک میں بھیجے جانے والے نوجوانوں کے وفود میں صوبہ سرحد کی نئی نسل کو آبادی اور ٹیلنٹ کے تناسب سے نمائندگی دی جائے۔" - شکر یہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر یاسمین جسیم، پلیز۔

بیگم یاسمین نازلی جسیم: شکر یہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ اس سال صوبہ سرحد کے بیشتر نوجوانوں کو ایوارڈز کیلئے منتخب ہونے کے باوجود ایوارڈز نہیں دیئے گئے اور ان کیساتھ ناانصافی کی گئی، لہذا بیرونی ممالک میں بھیجے جانے والے نوجوانوں کے وفود میں صوبہ سرحد کی نئی نسل کو آبادی اور ٹیلنٹ کے تناسب سے نمائندگی دی جائے۔"

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Agreed, Sir.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour-----

مفتی کفایت اللہ: یہ ایوارڈ کونسا ہے جی؟ یہ ایوارڈ کی جو بات ہو رہی ہے، وہ مسہم ہے، وہ کیا ایوارڈ ہے، ہم بھی ذرا 'Yes' کرنا چاہتے ہیں۔

بیگم یاسمین نازلی جسیم: یہ ایجوکیشن کے ایوارڈز ہیں جس میں بچوں کو باہر بھیجا جاتا ہے سکالرشپ پہ۔ جی ہاں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Uzma Khan, honourable MPA, to please move her resolution No. 141.

محترمہ عظمیٰ خان: "صوبائی حکومت صوبائی ملازمین کی تنخواہوں میں سے بنولینٹ فنڈ کی مد میں مناسب شرح سے کٹوتی کرتی ہے، پھر اس فنڈ میں سے ملازمین کے سکول کالج جاتے بچوں کو سال میں ایک دفعہ ایک سکالرشپ دیا جاتا ہے۔ مذکورہ سکالرشپ صرف والد کی ملازمت کے توسط سے دیا جاتا ہے لیکن والدہ کی ملازمت کی صورت میں ان کو سکالرشپ نہیں دیا جاتا جو کہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے حالانکہ میاں بیوی کی ملازمت کی صورت میں دونوں کی تنخواہوں میں سے بنولینٹ فنڈ کی مد میں خاصی کٹوتی کی جاتی

ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ میاں بیوی کی ملازمت کی صورت میں ان کے سکول جاتے بچوں کو ایک کی بجائے دو سکالرشپ یعنی والد اور والدہ کے نام سے بھی دیا جائے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں اور ساتھ ہی مذکورہ سکالرشپ میں مہنگائی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے تاکہ غریب ملازمین کو ریلیف مل سکے۔" سپیکر صاحب، زہ بہ لہر مختصر وضاحت کو مدہ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وضاحت اوکری،

محترمہ عظمیٰ خان: جی، دا فنڈ چہ کم از کم دوئی تہ ورکھے کیبری، سکالرشپ پہ کال کنبے یو گل نو دا چہ سکول تہ کوم ماشوم غی، ہغہ لہ پانچ سو روپی Per year او چہ کالج تہ غی، ہغوی تہ Thousand روپی Per year او University going ماشوم د پارہ پندرہ سو روپی Per year ملاویری، ہغہ ہم دومرہ Regularly نہ ملاویری، کلہ کلہ، یو نیم کال ملاؤ ہم ورتہ نہ شی او چہ کلہ د گورنمنٹ ایمپلائئی پانچ سال پورہ شی، کتوتی خود ہغہ د ملازمت سرہ سرہ ستارت شی لیکن چہ ہغوی د گورنمنٹ پانچ سال پورہ کری نو د ہغوی ماشومانو تہ دا سکالرشپ او بیا ریلیز کیدل ستارت شی نو سپیکر صاحب، پہ نن سبا ماحول کنبے پندرہ سو روپی د یونیورسٹی د ماشوم د پارہ کم از کم یو میاشت جیب خرچ ہم نہ دے۔ زہ غوارم چہ د دے لہر، کم از کم کہ نہ وی نو لہر زیات د شی چہ د ہغوی لہر جیب خرچ خو پورہ شی۔ جناب سپیکر، چہ یو غائے کنبے پہ یونیورسٹی کنبے پینتیس ہزار، Something approximately پینتیس ہزار ہغوی د یو میاشتی ایڈمشن فیس اخلی نو ہغہ پندرہ سو خہ اہمیت نہ لری؟ زہ غوارم چہ دا د زیات شی او بل دا چہ د مور د تنخواہ نہ کتوتی کیبری نو پکار دا دہ چہ د ہغے بل بچی تہ د غہ بارہ کنبے سکالرشپ ملاؤ شی یا د دا کتوتی نہ کیبری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یرہ مہربانی۔ بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، خبرہ خود وئی بنہ او کپلہ خو دیکنبے چہ د چا اولاد بہ نہ وی نو ہغوی نہ بہ نہ کت کیبری؟ دا قانون خود تولو د پارہ دے چہ ہر یو کس نہ بہ بنوولنت فنڈ کنبے پیسے کت کیبری، چاہے دوہ

کسان نوکران وی، که یو کس نوکرو وی یا د شوک بیس گریه افسردے، د هغه نه زیات تنخواه کبے کت کیږی، شوک دا کلاس فور دے، کلرک، د هغوی نه کم کت کیږی، نو سبا به هغوی وائی چه ما نه زیات کت کیږی، زما دوه بچو له تاسو ورکړی، نو قانون دا دے چه یو بچی له ورکوی او دا Already قانون، اوس نه دے، دا ټول عمر نه جوړ دے۔ په دے وجه باندے، دوی د خیر دے، تاسو هاوس ته ئے Put up کړی، مونږ ته انکار نشته، مونږ به پرے 'No' اوکړو او دوی به 'Yes' اوکړی۔ خبره هغه ده خو دے باندے مونږ د سکشن کړے وو، ما سیکرټریان غوښتی وو، هغوی دا وئیلی دی چه یو کس چه نوکرو وی، هغوی ته به هم هغه شان ملاویږی او چه دوه کسانو بنولنت فنډ خو چه د چا ماشوم به نه وی، هغوی نه به نه کت کیږی؟ دا وو قانون، دا پکار دے، نو د دے د پاره دا Collective responsibility ده د دواړو د پاره۔

محترمہ عظمیٰ خان: نو سپیکر صاحب، بیا د کتوتی نه کوی، د والدے د تنخواه نه د کتوتی نه کوی۔ کتوتی کبے هغوی ته Advantage روان دے، د هغوی بنولنت فنډ خپل پټرول پمپس دی، د هغه نه هغوی ته دومره فائده روانه ده، بلډنگز دی، هغه نه فائده روانه ده۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا خو یو بل 'پینډورا بکس' به کهلاؤ شی۔ د چا بچی به نه وی، هغوی به وائی چه ما نه به هم نه کت کوی۔ دا نه شی کیدے۔ We oppose it, ji.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، دے قرارداد کبے چه کومه خبره بشیر خان۔۔۔۔۔  
جناب ڈپٹی سپیکر: کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، په دے قرارداد کبے چه کومه خبره بشیر خان کوی نو هغه یو لفظ حذف کولو سره تهیک کیږی جی۔ تاسو رولنگ ورکړی، هغه لفظ د حذف شی چه کوم کبے نقصان دے او باقی Unanimous د پاس کړی او که دوی دا نه منی نو بیا ئے پینډنگ کړی چه دے باندے مونږ لږ دوی قائل کړو جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مفتی کفایت اللہ: مونبرہ تاسو قائل کول غوارو، یو بنہ خبرہ ده، دا د خا مخا راشی۔

جناب محمد زمین خان: بشیر خان چه کومه خبرہ کوی، دا حقیقت دے چه دا یو 'پیندورا بکس' به کھلاؤ شی۔ کہ د چا پکبنے اونہ شی نو بیا به۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority. Mr. Javed Tarakai, honourable MPA, to please move his resolution No. 168. Mr. Javed, please.

انجینئر جاوید اقبال ترکی: السلام علیکم۔ مہربانی، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ہیضہ، ایچ سی وی یعنی ہیپاٹائٹس اے، بی، سی، پولیو اور دیگر ملکہ امراض کی روک تھام کی غرض سے تمام سکولوں کے نصاب میں صحت اور حفظان صحت کے مضامین شامل کئے جائیں۔" سپیکر صاحب! زہ چه خہ وئیل غوارمہ، ہغہ لہ Explain کر مہ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: او کړئ، او کړئ، Explain کړئ۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: سپیکر صاحب، د ہیلتھ بلا ڈیر چیلنجز دی خود تولو نہ Biggest چیلنج چه زمونبر سرہ پہ صوبہ سرحد کبنے دے، ہغہ ہیپاٹائٹس سی دے And is spreading like a wild fire. نو پکار دا ده، پہ دے باندے مونبرہ حکومت ته ہم دا درخواست کوؤ چه د دے د Prevention د پارہ کار او کړے شی خکہ چه ڈیر زیات د دے مریضان دی پہ صوبہ سرحد کبنے چه حکومت ہم د دے د Prevention د پارہ کار او کړی Plus دا چه مونبر پہ خپل نصابونو کبنے د دے بیماری ذکر او کړو Depending on level of the understanding کہ تاسو مڈل کبنے کوئ، کہ ہائی کبنے کوئ، کہ کالجز کبنے کوئ چه دا بیماری Spread کیری خنگہ او د دے Prevention به مونبرہ خنگہ کوؤ؟ Otherwise every second or third person in coming future would be having hepatitis C, so it's better to talk to youngsters and then they will talk to their parents. کہ دا ریزولوشن تاسو پاس کړو،

پہ دے باندے مونہہ Seriously غور او کرے شو نو مونہہ بہ دا خپلہ صوبہ د دے

Otherwise, it's dangerous. شو مرض نہ بیج کرے شو.

Mr. Deputy Speaker: The Minister concerned.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، ہم Principally agree کرتے ہیں، اس پر دیکھ لیں گے۔ میرے خیال میں اگر اس طرح کی چیز ہو تو اس کا لیول Determine کرنا پڑے گا۔ سکولز میں ہونا چاہیے اور اس کو کسی طریقے سے نصاب میں لانے کی ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Those who are against it may say 'No'.

One voice: No, no.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed--

ایک آواز: ولے----

Mr. Deputy Speaker: By majority.

ایک آواز: عالمگیر خان، 'ہاں'----

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب----

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نارگل----

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، آپ کی رولنگ سے پہلے انہوں نے دو دفعہ 'No' کہا ہے تو میں ایک شعر

عرض کرتا ہوں، اس میں ان کا کام بن جاتا ہے:

دو منفیوں سے ملکر بنتا ہے ایک مثبت

ایک دفعہ 'No' کہنا چاہیے، دو دفعہ نہیں کہنا چاہیے۔ دو دفعہ 'No' ہو جاتا ہے تو یہ 'Plus' ہو جاتا ہے۔

دو منفیوں سے ملکر بنتا ہے ایک مثبت

تم بھی خدا کے واسطے کدو نہیں نہیں

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Mian Nisar Gul Kakakhel Sahib, honourable Minister for Jails, to please move his resolution No. 178.

میاں نثار گل کا کاخیل (وزیر جیلخانہ جات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع کرک میں صابر آباد کے مقام پر بجلی گرڈ سٹیشن منظور ہوا تھا جس پر آٹھ ماہ پہلے کام شروع ہو گیا تھا لیکن بعد میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر تعمیراتی کام بند پڑا ہے، لہذا مذکورہ گرڈ سٹیشن پر کام جلد از جلد شروع کیا جائے اور ساتھ ہی 'سراج بابا' گرڈ سٹیشن پر بھی کام شروع کیا جائے تاکہ ضلع کرک کے عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو جائے اور بجلی لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ ہو جائے۔"

جناب سپیکر، اس پر میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ ضلع کرک میں ایک ہی گرڈ 1973 میں بنا تھا، پھر 1990 میں ایک گرڈ منظور ہوا۔ اس کے بعد کافی جدوجہد کے بعد اس پر کام شروع ہوا لیکن ابھی اس پر آدھا کام ہو گیا اور آدھا کام بند پڑا ہے تو اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس کو یہاں پہ لے آؤں۔  
شکریہ، جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ۔

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): We agree, Sir.  
Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye'. and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mian Nisar Gul Kakakhel Sahib, honourable Minister for Jails and Malik Qasim Khan, MPA, to please move their identical resolution No. 179 and 189, one by one.

میاں نثار گل کا کاخیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر، میں 'منسٹر آف جیل، نہیں ہوں، جیلخانہ جات ہوں۔ جیل ایک ہی جیل ہوتا ہے اور جیلخانہ جات، پورے جیل کیلئے ہوتا ہے وزیر جیلخانہ جات۔  
"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سوئی نادرن گیس کمپنی کی طرح گرگری گیس کمپنی کی تشکیل کی منظوری دی جائے اور ساتھ گرگری گیس کمپنی کا مرکزی دفتر ضلع کرک میں تعمیر کیا جائے جس سے مقامی لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر آنے کیساتھ جنوبی اضلاع کی پسماندگی کا خاتمہ بھی ہو جائے گا۔" شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ملک قاسم خان، پلیز۔



ملک قاسم خان خٹک: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ گرگری، ضلع کرک میں گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہو چکے ہیں جس سے صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع کو گیس کی سپلائی جاری ہے، لہذا حکومت سوئی نادرن گیس کمپنی کی طرز پر گرگری گیس کمپنی بنانے کیلئے بھی فوری طور پر اقدامات کرے۔"

جناب والا، کہ تاسو ما تہ اجازت را کوئی نو یو بل اہم قرارداد دے چہ

ہغہ۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister and honourable MPA, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolutions are passed unanimously. Mr. Ahmad Khan Bahadur, honourable MPA, to please move his resolution No. 202. Mr. Ahmed Khan Bahadur.

جناب احمد خان بہادر: نحمدہ و نصل علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن

الرجیم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب والا، د قرارداد پیش کولو اجازت

غواہم جی۔ "مردان چونکہ صوبہ پختونخوا کا ایک بہت بڑا شہر ہے جس کا مرتبہ ڈویژن کے برابر ہے اور

ڈویژنل سطح کی کئی ایک دفاتر وہاں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور اس کا وفاقی حکومت۔۔۔۔"

جناب محمد زمین خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ دیکھنے یو

دغہ کومہ چہ دے قرارداد کنبے دا 'پختونخوا' نوم نہ دے، 'پختونخوا' تہکے

نہ دے لیکلے شوے او ہغہ دوئی Read out کرو، د دے وجے نہ صرف ہغہ

Correction ورتہ کول غواہم۔

جناب احمد خان بہادر: "اور اس کا وفاقی حکومت کی محاصل میں خاطر خواہ حصہ بھی ہے۔ موجودہ حکومت

کے دور میں مردان میں ایک یونیورسٹی اور ایک میڈیکل کالج کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ 1992ء

میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے مردان کو بڑے شہر کا درجہ دیا تھا اور میونسپل کمیٹی سے درجہ بڑھا کر اسے

میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا گیا تھا اور اس مقصد کیلئے میئر کی تقرری بھی کئی گئی تھی لیکن مرکزی حکومت

کی جانب سے اس کے بارے میں مطلوبہ نوٹیفیکیشن جاری نہ ہونے کی وجہ سے مردان کا بڑے شہر ہونے

کا درجہ صرف آٹھ ماہ تک قائم رہا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ مردان کو بڑے شہر یعنی Big city کا درجہ دینے کیلئے نوٹیفیکیشن کا اجراء کرے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): تھیک شوہ جی، سپورٹ کوؤٹے جی۔ سپورٹ کوؤٹے جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

Mr. Ahmad Khan Bahadur: Thank you, Mr. Speaker. Thank you all.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Ahmed Khan Bahadur, honourable MPA, to please move his resolution No. 203, please.

جناب احمد خان بہادر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع مردان دو تحصیلوں یعنی تحصیل مردان اور تحصیل تخت بھائی پر مشتمل ہے جبکہ تحصیل مردان اٹھاون اور تحصیل تخت بھائی سترہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے۔ چونکہ تحصیل مردان کا رقبہ انتظامی لحاظ سے، انتظامی طور پر تقریباً غیر منظم ہے، لہذا حالات کو بہتر بنانے اور عوام کے مسائل کو جلد حل کرنے کی غرض سے ضلع مردان میں مزید دو تحصیلوں یعنی تحصیل کاٹلنگ اور تحصیل سدھوم کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب۔۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: زہ اوواہ۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب۔

حافظ اختر علی: زما۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو اجازت ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): خبرہ ئے کرے دہ، د چا دے، ستا دے؟

حافظ اختر علی: زما دے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بنہ۔ سپیکر صاحب، دیکھنے Financial involvement

دے، تحصیل د پارہ فنانس پکبے پکار دے۔۔۔۔

حافظ اختر علی: نو زہ چہ پیش کریم، بیا بہ تاسو خبرے او کړی کنہ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): د دے د پارہ تاسو رولز او گورن، دا بہ فنانس نہ پاس شی نو

بیا بہ دا کبیری۔

حافظ اختر علی: زہ ئے پیش کریم نو بیا بہ تاسو خبرہ او کړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ۔

حافظ اختر علی: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع مردان دو تحصیلوں یعنی تحصیل

مردان اور تحصیل تخت بھائی پر مشتمل ہے۔ تحصیل مردان اٹھاون جبکہ تحصیل تخت بھائی سترہ یونین

کونسلوں پر مشتمل ہے جبکہ تحصیل مردان کا رقبہ انتظامی لحاظ سے، انتظامی طور پر تقریباً غیر منتظم ہے۔

حالات کو بہتر بنانے اور عوام کے مسائل کے جلد حل کرنے کی غرض سے ضلع مردان میں مزید دو

تحصیلوں، تحصیل کاٹنگ اور تحصیل سدھوم کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: میں اتفاق کرتا ہوں جی اس کیساتھ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا داسے دہ چہ دیکھنے Financial

implications دی، دا پہ قرارداد و نو بان دے نہ کبیری۔ دا بہ او گورو چہ دیکھنے

Financial implications چرتہ راخی نو هغے نہ پس بہ انشاء اللہ کوؤ خود دے

مونرفی الحال پہ فلور آف دی ہاؤس مخالفت کوؤ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

Mr. Ahmad Khan Bahadur: Thank you, Mr Speaker. Thank you, House.

Malik Qasim Khan Khattak: Point of order, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Saleem Khan, Minister for Population to please move his resolution-----

Malik Qasim Khan Khattak: Point of order, Sir.

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): بسم اللہ الرحمن الرحیم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: قاسم خان! وخت نشته دے، ناوختہ دے۔ یوہ بجہ دہ او یو دغہ پاتے دے، دے نہ پس در کوم جی۔ سلیم خان، مستر سلیم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: یوہ ڊیرہ ضروری خبرہ دہ جی۔ ڊیرہ ضروری خبرہ دہ۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Saleem Khan-----

ملک قاسم خان خٹک: کہ چرتہ تاسو ما تہ پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے-----

Mr. Deputy Speaker: Mr. Saleem Khan-----

ملک قاسم خان خٹک: تہ خو پہ رول خبرے کومے تبولے، قانون کنبے تاسو باندے، زہ پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے ولا یریم، دا قانون خہ شو جی؟

وزیر برائے بہبود آبادی: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع چترال کی پانچ لاکھ کی آبادی کے تمام زمینی راستے اس وقت بند ہو چکے ہیں، لواری ٹاپ کاروڈ بند ہو چکا ہے اور پانچ لاکھ کی آبادی چترال کے اندر محصور ہو کر رہ گئی ہیں جن کو کھانے پینے اور اجناس کی کمی پڑی ہوئی ہے اور لوگ شدید پریشانی کے عالم میں ہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ نو تعمیر شدہ لواری ٹنل کے اندر سے چترال کے عوام کو عارضی طور چار میڈیوں کیلئے گزرنے کا بندوبست فرمایا جائے۔"

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

وزیر برائے بہبود آبادی: شکر یہ جی، شکریہ۔

ملک قاسم خان خٹک: اوس خو جواب را کړئ کنه جی، اوس خو را کړه۔ پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، نن ټوله صوبه کښه پیرامید کس په هرتال باندے دی نو زه حکومت ته دا خواست کوم چه دوئ کوم مطالبات کوی، هغه ډیر جائز دی او هغوی د پاره د مناسب دوئ څه اقدامات او کړی۔ پیرامید کس ټوله صوبه کښه په بهوک هرتال باندے دی۔۔۔۔

ایک خاتون رکن: جناب سپیکر صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: او باقاعدہ د په دے باندے ریزولیشن راشی۔۔۔۔

ایک خاتون رکن: جناب سپیکر صاحب، زما قرارداد پاتے دے۔

ملک قاسم خان خٹک: او بل جی۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Now coming-----

ملک قاسم خان خٹک: بل جی 'اکنامک زون' د دے صوبے نه فیصل آباد ته ترانسفر کیبری، د دے باره کښه ما تاسو ته قرارداد درکړے دے، د دے اجازت را کړئ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Now coming-----

ملک قاسم خان خٹک: دا د ټوله صوبه خبره ده۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں جی۔

ملک قاسم خان خٹک: مونږ ریکویسٹ تاسو ته کړے دے چه 'اکنامک زون' فیصل آباد ته بدلیری لکيا دے، دا ډیر اهم دے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Now coming to Item No. 9 and 10: Mr. Saqibullah Khan-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو Latter on لیں گے، ٹائم نہیں ہے اور یہ Important matter ہے، لے لیں گے۔

ملک قاسم خان ننگ: دا 'اکنامک زون' دیر اہم دے جی، دا دتولے صوبے مسئلہ  
دہ۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ، شرعی (ترمیمی) بل 2009 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9 and 10- Mr. Saqibullah Khan Chamkani, Hhonourable MPA, to please move that 'the North West Frontier Province, Shari (Amendment) Bill, 2009' may be taken into consideration at once. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: کل آپ لیں گے، آپ تشریف رکھیں۔ کل لیں گے، اب ٹائم نہیں ہے۔ کل لیں گے،  
اس کو ختم۔۔۔۔۔

ایک آواز: تاسو پروں ہم ما تہ 'کل' وئیلی وو نو دا 'کل' بہ کلہ راخی جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I request to move 'the North West Frontier Province Shari (Amendment) Bill, 2009' for immediate consideration-----

(Pandemonium)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Saqibullah Khan, please repeat your-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

آوازیں: دیرہ بنہ دہ، سر۔ (تہقہ) قاسم خان! ہمارا بھی وہ کر دیا جائے۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I request to move 'the North West Frontier Province Shari (Amendment) Bill, 2009' for immediate consideration.

Mr. Deputy Speaker: Arshad Abdullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: دے باندمے یوہ خبرہ کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں جی جناب سپیکر، آپ کی بہت۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پہلے اس کو Lay کر کے پیش کر دیں، Consideration پر تو پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی میں ایک بات اس سے پہلے کرنا چاہتا ہوں جی، اگر آپ کی اجازت ہو۔  
جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ، آپ تشریف رکھیں۔ مفتی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔  
مفتی کفایت اللہ: میں جلدی سے بات کر لوں گا۔

Mr. Deputy Speaker: The motion دے دیتا ہوں، فلور دے دیتا ہوں، خیر ہے۔  
before the House is that 'the North West Frontier Province Shari (Amendment) Bill, 2009' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment.....

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بسم الله الرحمن الرحيم۔ نحمدہ و نصل علی رسولہ الکریم۔ جناب سپیکر، میں سب سے پہلے جناب ثاقب اللہ چمکنی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں اس کے ویژن پر اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس نے ایک بہت اچھی چیز کی ابتداء کی ہے۔ جناب سپیکر، اگر اس طرح ہم اچھی قانون سازی کریں گے تو میرا خیال ہے کہ بہت ساری پیچیدگیاں ختم ہو جائیں گی اور میں اس پر بھی اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جو چیز وہ پورے صوبے کی قوم کو دینا چاہتا ہے جی، وہ ہمارا نصاب تعلیم سے متعلق ہے۔ یہ بات درست ہے کہ نصابی تعلیم، Curriculum side کا سبجیکٹ وفاق ہے لیکن ہم اس کے اندر ایک اچھی سفارش تو کر سکتے ہیں اور ایک ایسی سفارش کر سکتے ہیں جو ماڈل بن جائے تمام سسٹم اس میں کیلئے۔ اور ہو سکتا ہے کہ جو آج ہم ایک قدم اٹھا رہے ہیں، وہ قدم ماڈل بن جائے بلوچستان کیلئے، سندھ اور پنجاب کیلئے۔ جناب سپیکر، محترم جناب ثاقب اللہ خان چمکنی نے یہ تجویز کی ہے کہ آپ کے اسلامیات کا جو پرانا نصاب ہے، اس کو تبدیل کر کے ایک نیا اسلامیات کا نصاب دے دیں۔ جناب سپیکر، اس کے اندر بہت ساری تجاویز ہیں اور اس کے اندر ہم نے کام بھی کیا ہے۔ میں نے ان سے پرسوں یہ درخواست بھی کی ہے اور آپ سے بھی گزارش کی ہے کہ اگر یہ اس کو جلدی میں پاس نہ کریں اور ہم ایک

ایسی چیز لے آئیں جو انتہائی، پوری قوم کیلئے اعتراض کی چیز نہ ہو، ہر مکتبہ فکر اس پر اعتماد کر لیں، اس کو اگر سلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کر لیں اور وہاں ہم چند ہم ظرف لوگ اس کے اندر بیٹھ کر ایک ایسی جامع چیز لے آئیں تاکہ کوئی بھی آدمی اس پر اعتراض نہ کر سکے اور قوم کو اگر بہتر نصاب تعلیم ہم دے سکیں تو یہ بہت زیادہ مہربانی ہوگی اور مجھے امید ہے کہ Mover میری اس انتہائی مخلصانہ کوشش کو اسی دیا تدارانہ نظر سے دیکھے گا، اس کے اندر ہماری تجاویز کو شامل کرنے کا موقع دے گا اور اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کرنے سے وہ انکار نہیں کریں گے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Saqibullah Sahib.

ایک آواز: مفتی ثاقب اللہ صاحب۔

(تقریر)

جناب ثاقب اللہ خان چیمکنی: دیرہ مہربانی، سر۔ زہ ستاسو پہ وساطت باندے د خپل منسٹر صاحب ہم شکریہ ادا کوم چہ لقب ئے ہم را کرو او د دوئ دا کومک وو چہ دلته دا پیش دے نو دیرہ مہربانی جی۔ سر، مفتی صاحب خبرہ او کرہ جی، ز مونبرہ مقصد دلته د قانون سازی دا دے چہ د قوم د پارہ او د دے صوبے د پارہ یوبنہ قدم اوچت کرو۔ دوئ وائی چہ پہ دیکبے نورے مسئلے، چہ خو پورے Concept clear دے، اسلامیات سر، د مذہب، د دین بارہ کنبے ایزدہ کول دی او شرعاً دا خبرہ دہ چہ ورومبے Source ستاسو د اسلام قرآن دے او دویم حدیث، حکمہ ما دا خواست کرے وو چہ ز مونبرہ د اسلامیات دا سلیبس د چینج شی او چہ خنگہ شرعاً او اسلام مونبرہ تہ بنائی چہ ورومبے قرآن او بیا دا حدیث۔ بیا سر، شپرمہ پورے ناظرہ، بیا د ہغے نہ پس ترجمہ او درس و حدیث چہ کومہ خبرہ دہ، دا ہم، ما ہم دغسے نہ دہ اچولے دیکبے، ز مونبرہ جماعتونو کنبے چہ کوم کار کیبری، چہ زما او ستاسو بچی او دے ایوان کنبے د ناستو بچی چہ کوم سبق وائی، مدرسو کنبے چہ کیبری، د ہغے تولو نہ بغیر، خو مفتی صاحب چہ خنگہ خبرہ او کرہ، زہ پہ دے دیر ایمان لرم، دوئ تہ ما مخکبے وئیلی چہ ید اللہ علی الجمع او د ہغے جماعت، دا چہ مونبرہ دلته ناست یو، د دوئ چہ صرف مشورہ وی، زہ بہ بالکل منم۔ ز مونبرہ مشرہم ما تہ او وئیل چہ Appropriate



Committee دہ، ہفے تہ د حوالہ شی، ما تہ ہیخ اعتراض نشتہ۔ ڀیرہ مہربانی،  
سر۔

Mr. Deputy Speaker: Appropriate Committee?

سینیئر وزیر (بلدیات): او، دا قائمہ کمیٹی شتہ کنہ جی د دے د پارہ۔  
جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی زیادہ تر اصرار ہے کہ وہ سلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کریں۔  
سینیئر وزیر (بلدیات): نہ، نہ، قائمہ کمیٹی چہ کوم دہ کنہ جی۔۔۔۔  
جناب ڈپٹی سپیکر: کومہ؟  
سینیئر وزیر (بلدیات): ہفے تہ د حوالہ شی چہ ہفے تہ لا پر شی۔

Mr. Deputy Speaker: Committee concerned.

مفتی کفایت اللہ: دیکنبے یوہ وجہ دہ۔ زہ شکر یہ ادا کوم د بشیر خان لیکن کومہ  
کمیٹی چہ دہ نو کیدے شی چہ ہغوی ما را اوغواپی۔ زما دیکنبے ڀیر زیات  
Suggestions دی۔ سلیکٹ کمیٹی معنی دہ چہ خوک دیکنبے دلچسپی لری۔۔۔۔  
سینیئر وزیر (بلدیات): نہ، نہ، تاسو دے As a special case را اوغواپی خو کمیٹی  
د ہم ہغہ وی، یعنی قائمہ کمیٹی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو بہ را اوغواپی، تاسو بہ را اوغواپی۔  
مفتی کفایت اللہ: Concerned committee کہ سلیکٹ جی؟

Mr. Deputy Speaker: Committee concerned.

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ جی۔ ڀیرہ مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that 'the North West Frontier Province Shari (Amendment) Bill, 2009' may be referred to the Law Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Law Committee concerned.

(تالیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڀیرہ مہربانی جی۔ ڀیرہ مہربانی جی۔

مفتی کفایت اللہ: ڊيره شكريه جي، ڊيره شكريه۔

ڏاکٽر اقبال دين: سپيڪر صاحب۔

سينيئر وزير (بلديات): سپيڪر صاحب، دا خو پڪار دا ده چه مونڊر ڊ ثاقب صاحب ڊير شڪر گزار شو، ايم ايم اے پينئحہ كاله دلته حكومت ڪرے وو او چرته دا خبره ئے نه وه ڪرے او ڪه زمونڊر ڊ طرف نه دا خبره اوشوه او ڊ مولانا صاحب پڪبنے هم لاس وو، غٺ شيئر، مونڊر خو په هغه وخت هم تقرير ڪرے وو، ما وئيل چه مونڊر شريعت هم منو، لس وارہ ڪوتے ورته ايردو خو تاسو ئے نافذ ڪرئى خو دوى نه ڪولو۔ زه مبارڪباد ور ڪوم ڊ خپل پارٽي ممبر صاحب ته چه هغوى دومره بنه خبره ڊے هاوس ته راوسته۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 a.m. of tomorrow morning. Thank you very much.

---

(اسمبلي ڪا اجلاس مورخه 16 جنوري 2009 بروز جمعہ صبح دس بجے تک ڪيلئے ملتوي هونگا)